

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبُطْءِ  
خَدَقْتُمْ لَهَا أَمْوَالَكُمْ  
فَرَزَانِ امِيرِ الْمَوْسِيَّينَ  
قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبُطْءِ  
خَدَقْتُمْ لَهَا أَمْوَالَكُمْ  
فَرَزَانِ امِيرِ الْمَوْسِيَّينَ

# احياء الاموات

بِأَمْرِ

## الْمُرَّةِ الْكَاسِّنَاتِ

عليهم فضل الصلوات والتحيات الزاكيات

تأليف

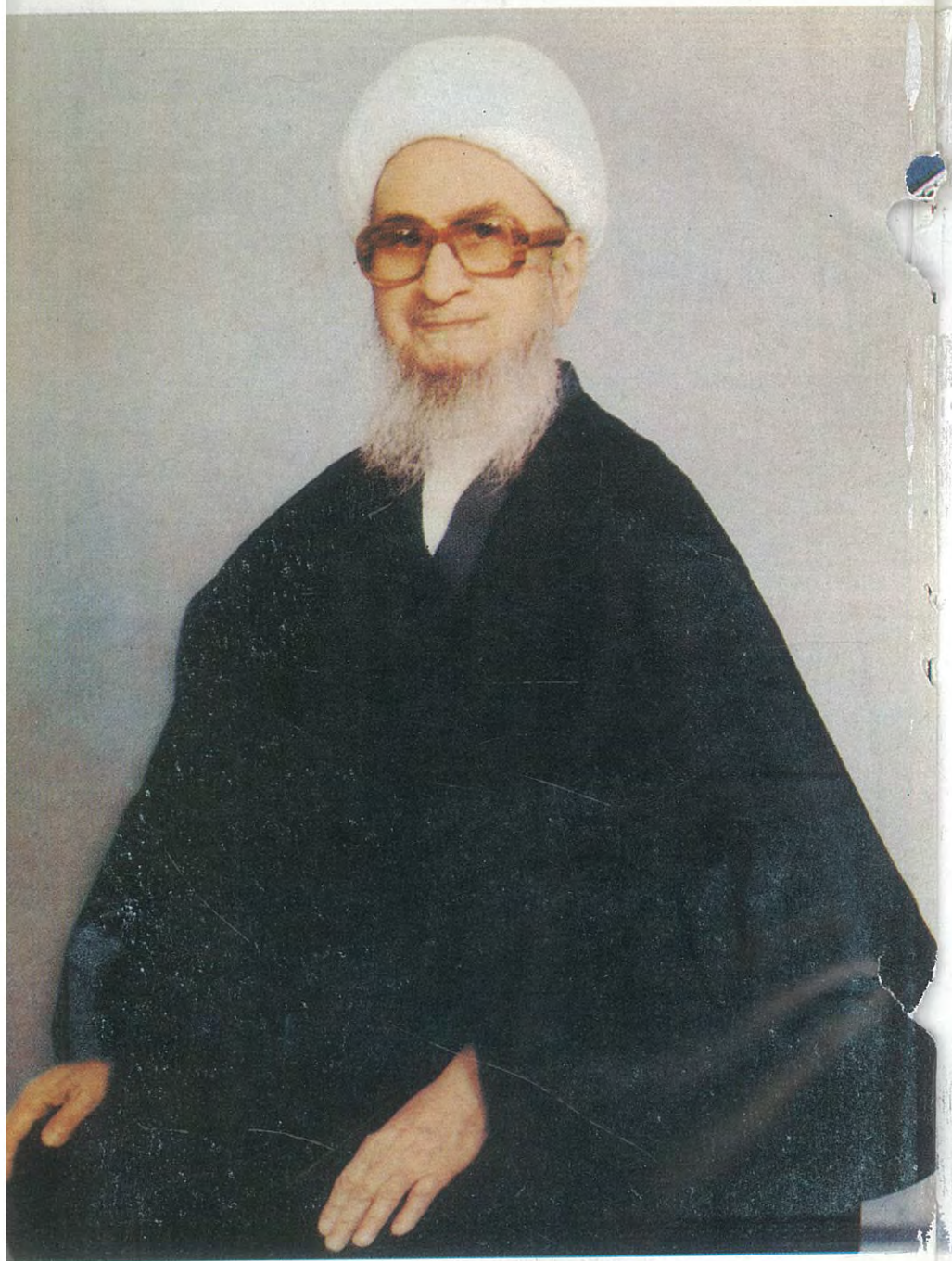
حجة الاسلام والاسلاميين علامته محمد ابوالحسن الموسوي المشهدي

ادام الله فله الشرف

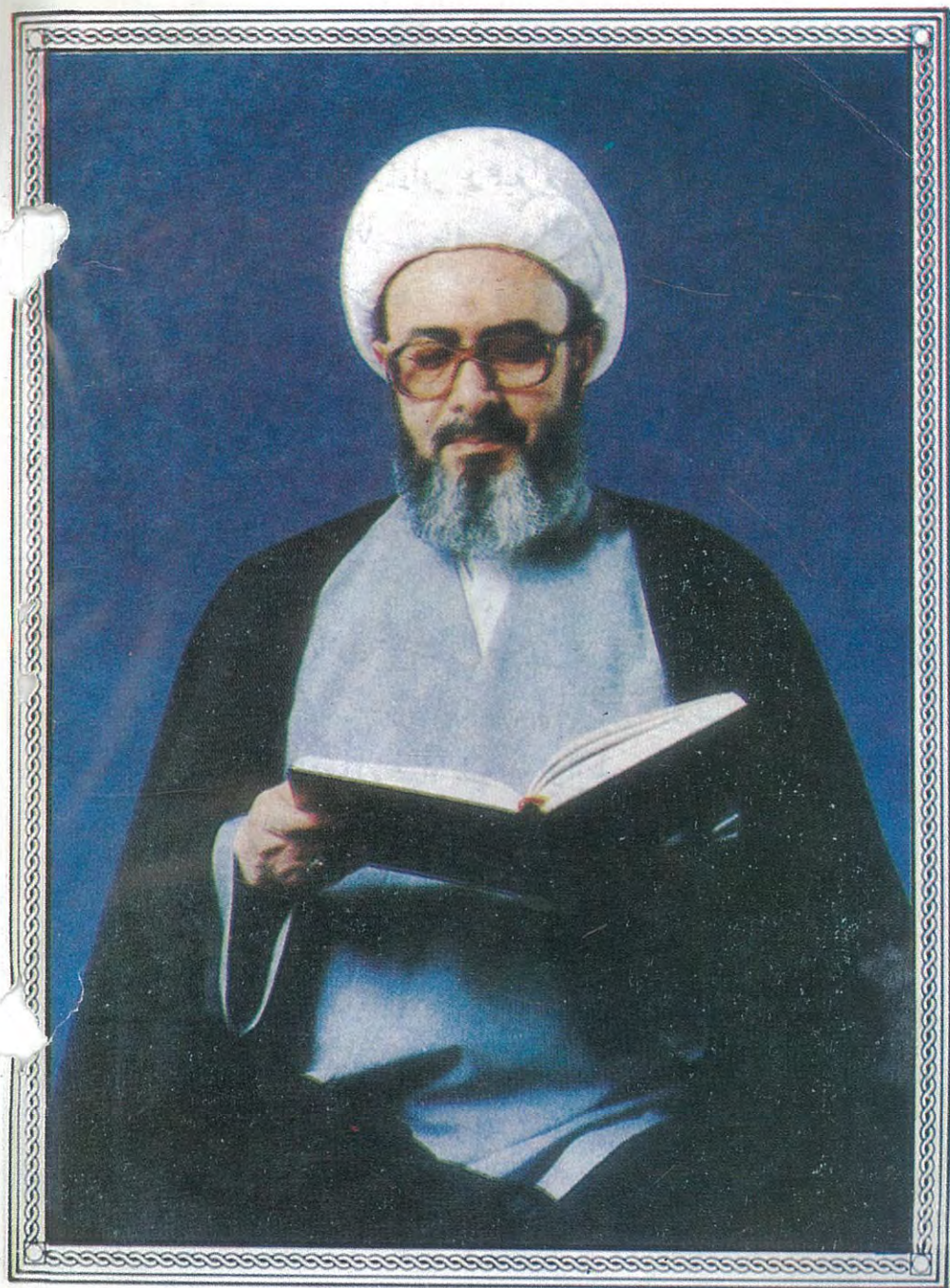
پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵  
اسلام آباد - پاکستان

دار التبليغ الجعفرية

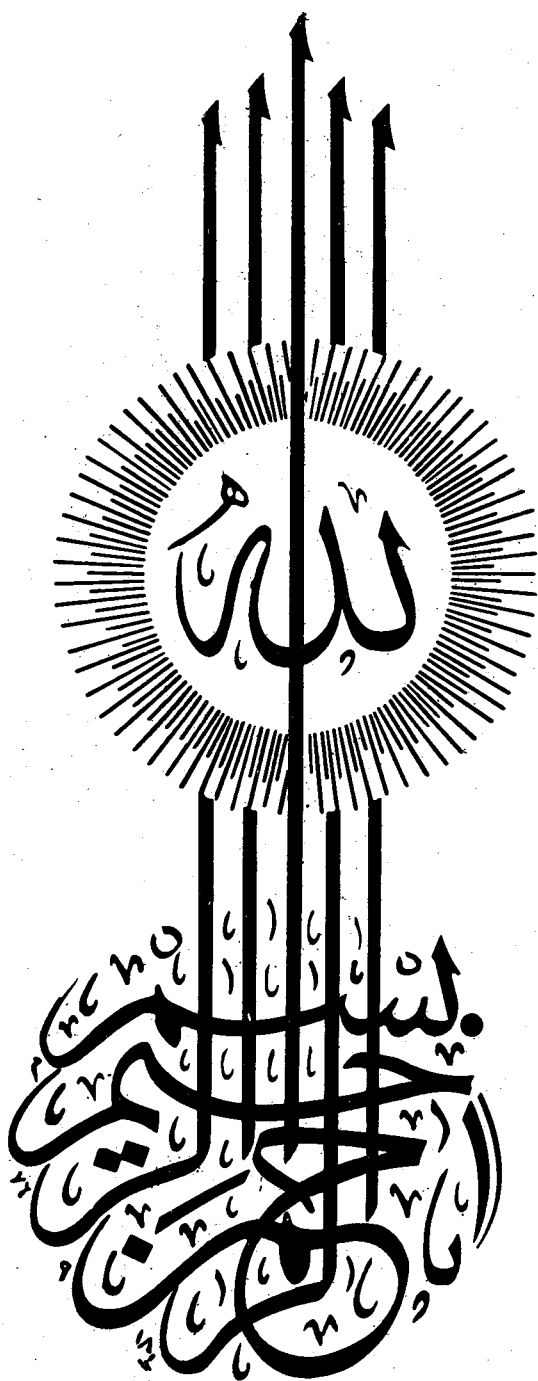




تمثال مبارک حضرت آیت اللہ العظمیٰ احقاقی دام ظلہ العالی



آية الله المعظم الفقيه المولى ميرزا عبد الرسول الإحقاقي دام ظلّه





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّيْلِ لِيَوْمٍ مَّا تَعْلَمُونَ  
 وَتَرَىٰ أَوَّلَ مَن لَّمْ يَسْأَلْ  
 فَرَّانِ امير المؤمنين

فرمان امیر المومنین

# احياء الاموات

يَا مَرْيَمُ

# أُمَّةُ الْكَائِنَاتِ

عليهم افضل الصلوات والتحيات الزاكيات

## تالیف

حجة الاسلام والمسلمين علامته محمد البواحسن الموسوي المشهدي

ادام اللہ ظلہ الشرف



اللَّهُمَّ يَا مَنْ خَصَّ مُحَمَّدًا وَآلَهُ  
بِالْكَرَامَةِ وَحَبَاهُمْ بِالرِّسَالَةِ وَ  
خَصَّصَهُمْ بِالْوَسِيلَةِ وَجَعَلَهُمْ  
وَرَثَةَ الْأَنْبِيَاءِ وَخَتَمَ بِهِمُ الْأَوْصِيَاءَ  
وَالْأَيْمَّةَ وَعَلَّمَهُمْ عِلْمَ مَا كَانَ  
وَعِلْمَ مَا بَقِيَ وَجَعَلَ أَفْئِدَةً  
مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ صَلَّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَافْعَلْ  
بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

# خطبة الكتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيداء كائنات و  
 اول المخلوقات الذى استخلصه الله فى القدم على ساير الامم  
 واقامه فى ساير عوالمه فى الاداء مقامه و جعل معرفته معرفته و  
 اطاعته اطاعته و مبايعته مبايعته محمد المصطفى و رسوله  
 المرتضى و على اله الذين خلقهم من نور عظمتهم و جعلهم مظاهر  
 قدرته و ابواب رحمة و خلفائه بعد نبيه فى بريته الائمة الهداة  
 المهديين و على شيعتهم الانجيين الذين خلقهم الله من شعاع  
 نورهم و اتم حجة فى غيبتهم بظهورهم و لعنة الله على اعداهم  
 مبغضى مواليهم و احباءهم من الاولين و الاخرين الى يوم الدين.

## نقش اول

معرفت امام واجب ہے عرفان مقام امامت کے لیے لازم ہے کہ امام معصوم کے ارشادات ہی کو نشان منزل بنایا جائے اگر اپنے ذہن سے تصور قائم امامت قائم کیا تو اس میں غلطی کا امکان ہے اور ممکن ہے کہ رہوار عقل ٹھوکر کھا جائے اور بندہ قعر ضلالت میں جا پڑے مقام امامت کی پہچان کے لیے فرمودات ترجمان وحی موجود ہیں۔

امام برحق کی جو نشانیاں فرمان وحی ترجمان سے بیان ہوئی ہیں ان میں ایک نشانی یہ کہ احياء امامت بدست امام اور بحکم امام ہے۔

حضرت امیر المومنین علی بن ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد حق بنیاد

واللہ لا یکون الامام اماماً حتی یحییٰ الموتی وینزل من السماء مطراً اویاتی بعایشا کل ذلک مما یعجز عنه غیرہ عیون المعجزات 39 مطبوعہ بیروت  
خدا کی قسم امام امام نہیں ہو سکتا جب تک مردے زندہ نہ کرے اور بارش نازل نہ کرے اور وہ امور کرے نہ دکھائے جس سے تم عاجز ہو۔

احیاء امامت ، مردوں کا زندہ کرنا۔ امام کی نشانیوں میں سے ہے اور ہمارے آئمہ ہدیٰ علیم السلام نے ہر دور میں مردے زندہ کر کے اپنا امام برحق ہونا ثابت کیا ہے دراصل موت و حیات پر تصرف امام کا ذاتی تصرف ہے

جو باذن خدا ان کو حاصل ہے امام برحق ولایت مطلقہ کلیہ الہیہ کا مالک ہے۔

اس کی ولایت تکوینی ہے اور جمیع امور تکوینہ خواہ ان کا تعلق احیاء امات سے ہو یا شفا، امراض و اجال اور ارزاق کے ساتھ ہو تمام جہاں ہستی کا نظام امام کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے اذن امر سے کائنات کے امور چل رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان واجب ہے

خلقہم اللہ نور عظمتہ وولاہم امر مملکتہ فہم سر اللہ المخزون واولیاء المقربون و امرہ بین الکاف و النون بحار الانوار جلد 25 صفحہ 174 مطبوعہ بیروت

حق تعالیٰ نے آئمہ اہل بیتؑ کو اپنے نور عظمت و جلال سے خلق فرمایا اور اپنی مملکت کے امور کا والی بنایا ہے پس وہی اللہ کے پوشیدہ راز ہیں اور ان کے مقرب اولیاء (خصوصی حاکم من جانب اللہ ہیں) اور کاف نون کے درمیان اس کے امر ہیں وہی کاف و نون ہیں

چونکہ جمع امور عالم کی تدبیر امام برحق کی دست مبارک میں ہے لہذا موت و حیات پر اس کے تصرف کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ گذشتہ سال ہم نے ایک محفل میں یہ حدیث بیان کی کہ امام کی نشانی یہ ہے کہ وہ مردے زندہ کرے اور جو اس پر قادر نہیں وہ امام نہیں ہو سکتا تو ہمارے عزیز قرۃ العین جناب سید اسرار حیدر موسوی سلمہ تعالیٰ نے خواہش ظاہر کی کہ کیوں نہ ان واقعات فرمودات آئمہ ہدی علیہم السلام کا ایک مرقع تیار

کیا جائے تاکہ مقام امامت کے عرفان کی بُرینِ دلیل مومنین کے ہاتھ میں آجائے چونکہ ان کی خواہش فضائل نورانی کے اشاعت کے لیے تھی اور اس موضوع پر باقاعدہ کتاب بھی اردو زبان میں نہ تھی کہ جس میں صرف احیاء امامت بحکم والی ولایت کے واقعات ہوتے لہذا ہم نے کتب معتبرہ سے تلاش شروع کی تو معجزہ کا ایک خزانہ نادرہ ہمیں نصیب ہوا عزیز سلمہ تعالیٰ نے بھی اس سلسلہ میں کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ اور کتب کی فراہمی اور حوالہ جات کی تلاش میں خوب محنت جس کا اجر انہیں بارگاہ امامت سے ضرور ملے گا۔ بہر حال یہ گلستان ولایت کی تھوڑی سی سیر کے ایک خوبصورت خوشبودار پھولوں کا گلستہ تیار کر کے موالیاں حیدر کرار کے دست بوس کر رہے ہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ احیاء امامت کے کل واقعات و معجزات یہ ہی ہیں جو ہم نے جمع کیے ہیں حضرات آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے اذن و امر سے لا تعداد مردے زندہ ہوئے ہیں اور واقعات بھی لا تعداد ہیں ہم اپنی کم ہمتی اور کم علمی کا اعتراف کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے ہم نے گلستان امامت کی سیر اپنی ہمت کے مطابق کی تو ہم نے چند پھول گلستے کے لیے چنے ہیں ورنہ چمنستان ولایت تو رنگا رنگ پھولوں سے بھر ہوا ہے۔

امید ہے مومنین کرام ہماری سعی کو شرف قبولیت بخشیں گے اور اس قیمتی مجموعہ کی قدر دانی فرمائیں گے خداوند کریم ہمیں عرفانِ امام نصیب فرمائے اور معرفتِ نورانیہ سے ہمارے قلوب منور فرمائے ہمیں زیادہ سے زیادہ نشر فضائل نورانیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

طالبِ دعا

سید محمد ابوالحسن موسوی

## تمہید سدید

خلق، احیاء اور امات بیان

فتبرک اللہ احسن الخالقین

تو کیا برکت والا ہے جو سب بنانے والوں سے اچھا ہے

کلام الامام البدر التمام الرضا علیہ السلام

التوحید میں ہے امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا خالق جلیل کے سواء اور کوئی خالق ہے فرمایا خدا خود فرماتا ہے فتبرک اللہ احسن الخالقین اور اس نے یقیناً "یہ خبر دی ہے کہ اس کے بندوں میں خالق تھے اور غیر خالق بھی جو خالق تھے ان میں سے ایک عیسیٰ بن مریم بھی تھے جن کی نسبت اس نے خبر دی ہے کہ انھوں نے اس کے حکم سے گندھی ہو مٹی سے پرندہ کی سی صورت پیدا کر دی اور ایک سامری تھا جس نے بنی اسرائیل کے لئے ڈاکرانا ہوا پچھڑا بنا دیا

ملاحظہ فرمائیں تفسیری حاشیہ ترجمہ مقبول ص 410 حاشیہ

تفسیر صافی جلد دوم 138 مطبوعہ ایران

## مقصّرین کا قیاس بے اساس

مقصّرین جنہیں اہل بیتؑ سے سخت دشمنی ہے اپنی شیطانی توحید کا

ڈھنڈورا اس الفاظ میں پیٹتے ہیں کہ

اسی آیت کے ذیل میں تفسیر صافی نیز اصول کافی وغیرہ میں روایات آئمہ

طاہرینؑ سے مروی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مخلوقین پر بھی من

باب الحجاز خالق کا اطلاق کیا گیا ہے احادیث میں ان کی تعداد چار تک شمار کی گئی ہے ایک حضرت عیسیٰؑ اور دوسرے اور تیسرے وہ فرشتے ہیں جو باذن خدا بطن مادر میں بچہ کی تصویر کشی کرتے ہیں سامری جس نے گوسالہ بنایا تھا بنا بریں آیت اپنے ظاہری معنی پر رہے گی لیکن پھر بھی آئمہ طاہرینؑ کا اس سے خالق ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس امر کی نفی ہوتی ہے کیونکہ اگر یہ معصومین علیہم السلام بھی خالق ہوتے تو جہاں آن مذکورہ بالا چار افراد کا ذکر احادیث میں کیا گیا وہاں یہ بھی مذکور ہوتا کہ ہم آئمہ اہلبیتؑ بھی خالق ہیں لیکن جب یہ وارد نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خالق نہیں ہیں اب محض قیاسی آرائی سے کام نہیں لیا جاسکتا

فان اول الناس من قاس ابليس  
ملاحظہ فرمائیں مقصرین کا صحیفہ اول احسن الفوائد ص 443 طبع دوم

### اہلبیتی قیاس بے اساس کا رد

مقصرین کی قسمت میں معرفت اہلبیتؑ نہیں اور نہ ہی پیچاروں کو احادیث اہلبیت علیہم السلام کے سمجھنے کی اہلیت ہے کوئی ان سے پوچھے کہ آپ سامری جیسے ظالم کو خالق تسلیم کر گئے تو توحید کو کوئی خطرہ نہیں مگر معصومین علیہم السلام کو اگر خالق کہا جائے جو کہ احادیث متکاثرہ سے ثابت ہے تو توحید خطرے میں اور حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو خالق کہ دیا ہے جو محمد و آل محمد علیہم السلام سے مفضول ہیں مگر عیسیٰؑ سے جو افضل ہیں انہیں خالق نہ کہنا اول درجہ کا قیاس ہے

حضرت عیسیٰؑ خالق تھے غیب کی خبریں بھی دیتے تھے بیماروں کو شفا بھی دیتے تھے یہ سب مقصرین کو تسلیم پھر انہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام انبیاء سابقہ سے افضل ہیں اور جامع کمالات انبیاء ہیں

کیا مقصرین اہل بیت کو وارث انبیاء نہیں مانتے اگر کبھی زیارت وارث پڑی ہوتی تو ڈھکویہ نہ کہتے پتہ چلا کہ یہ زیارت وارث کا بھی منکر ہے

### حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان

قال امیر المومنین علیہ السلام والذی بعثہ بالحق نبیا ما من آیتہ کانت لاحد من الانبیاء من لان ادم الی ان انتہی الی محمد ﷺ الا وقد کان لمحمد مثلها و افضل منها ملاحظہ فرمائیں احتجاج طبری جلد اول ص 37 نجف اشرف

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس ذات واحدہ لاشریک کی قسم جس نے سردار انبیاء کو نبی معبوث فرمایا اور جو معجزہ کسی بھی نبی کے لئے آدم سے لیکر محمد مصطفیٰ ﷺ ثابت ہے ویسے تمام کے تمام معجزات بالحقیق محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے ثابت ہیں بلکہ ان سے بھی افضل

### وارث کمالات انبیاء

حضرت امام عالی مقام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ناطق فیصلہ

حضرت امام کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جتنے نبی خدا نے معبوث فرمائے ان سب میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ افضل و اعلیٰ ہیں

راوی نے عرض کی کہ حضرت عیسیٰ خدا کے اذن سے مردے زندہ کرتے تھے حضور نے فرمایا بے شک درست ہے

اور سلمان بن داؤد پرندوں کی زبانیں سمجھتے تھے؟ کیا رسول خدا کو بھی یہ مراتب حاصل ہیں؟ امامؑ نے فرمایا سلیمان بن داؤد نے ہد ہد کے متعلق فرمایا کیا بات ہے کہ مجھے ہد ہد نظر نہیں آرہا ہے؟ کیا کہیں غائب ہو گیا ہے؟ اور اس پر غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ میں اس کو سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر دوں گا یا پھر وہ میرے سامنے کوئی مکمل ثبوت پیش کرے کہ کیوں غائب ہے اور یہ غضب اس لئے تھا کہ وہ پانی کی نشاندہی کرتا تھا ”کیونکہ خدا نے اس کی نظر میں یہ طاقت عطا کی تھی سلیمانؑ تو نبی تھے اور وہ پرندہ تھا اس کو خدا نے وہ طاقت بنیائی عطا فرمائی تھی جو سلیمان علیہ السلام کو عطا نہیں ہوئی تھی (یہ انبیاء کے لئے نہ تو عیب ہے نہ نقص بلکہ بتانا خدا کا یہ مقصود ہے نبی کا ماتحت ہد ہد یہ کام کر سکتا ہے اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہر حیثیت سے کمال ہی کمال ہوا کچھ بھی کمی نہ ہو تو ان کو لوگ خدا نہ کہہ دیں) حالانکہ سلیمانؑ کے قبضہ میں ہوا، چونٹیاں، انسان، جنات اور سرکش شیاطین تک تھے مگر انہیں یہ طاقت حاصل نہیں تھی جو پرندہ کو عطا ہوئی تھی کہ وہ پانی کو زیر ہوا پہچان لیتا تھا جسے سلیمانؑ نہیں پہنچاتے تھے

اور یہ بھی خدا نے فرمایا ہے لو ان قران سیرت النجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتی

اگر کوئی قران ایسا ہوتا جیسا یہ ہے کہ پہاڑ اس کے ذریعہ سے چلائے جاتے یا اس کے ذریعہ زمین کی مسافت طے کی جاتی اور مردے زندہ کیے جاسکتے

فقد ورنانحن هذا القران اور ہم اس قران کے بتحقیق وارث ہیں کہ جس کے ذریعہ سے پہاڑ چلائے جاسکتے ہیں اور مسافت طے کی جاسکتی ہے۔ اور مردے زندہ کیے جاسکتے ہیں اور ہم زیر ہوا پانی کو بھی جانتے ہی اور اللہ کی کتاب میں ایسی آیات موجود ہیں کہ جس کام کا بھی ارادہ کیا جائے وہ

بازن اللہ ہو جاتا ہے اور ایسے کام باذن اللہ ہو بھی چکے ہیں جو کام انبیاء مرسلین علیہم السلام کے ہاتھوں ہوئے وہ سب کام اس ام الکتاب میں ہیں اور اس کے بارے میں وہ فرماتا ہے

وما من غائبتہ فی السماء والارض الا فی کتاب مبین جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں غائب ہے وہ سب کتاب مبین میں ہے اور یہ بھی خدا نے فرمایا ہے۔

ثم اور ثا الکتاب الذی اصطفینا من عبادنا پ 23 سورہ مبارکہ فاطر 32 کہ ہم نے اس کتاب کے وارث اپنے اصطفیٰ بندوں کو بنایا

فنحن الذین اصطفانا لله فقد ورثنا علم هذا القرآن الذی فیہ تبیان کل شی اور وہ اصطفیٰ بندے ہم ہیں ہم اس قرآن کے علم کے وارث ہیں جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے

ملاحظہ فرمائیں تفسیر البرہان جلد 3 مطبوعہ ایران - الکافی ج 1 صفحہ 226  
ینایع المعاجز صفحہ 10 مطبوعہ ایران

### فوائد الفوائد

اولاً: اہلبیت علیہم السلام قرآن پاک کے وارث ہیں  
ثانیاً: قرآن سے پہاڑ چلائے جاسکتے مسافتیں آن واحد میں طے ہو سکتی ہیں اور مردے زندہ ہو سکتے ہیں لہذا اہلبیت چونکہ وارث ہیں لہذا وہ آن واحد میں ہر جگہ میں حاضر ہوتے ہیں اور مردے زندہ کرتے ہیں

ثالثاً "ماضی میں عیسیٰ علیہ السلام نے مردے زندے کیے اور پرند خلق فرمایا اور قرآن میں ایسے اسماء قدسیہ موجود ہیں کہ ان سے یہ کام لئے جاسکتے ہیں اور باذن وہ کام ہو سکتے اور ہو چکے ہیں اور آل محمد تمام کمالات انبیاء کے وارث ہیں اور قرآن کے وارث ہیں لہذا ان کا اقتدار کل کائنات پر ثابت ہے

### کمالات عیسیٰ علیہ السلام

انی اخلق لکم من الطین کھیتہ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابری الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ

میں تمہارے لیے گندھی مٹی سے پرندے کی سی صورت پیدا کر دوں گا پھر اس میں پھونک ماروں گا پھر وہ خدا کے حکم سے پرندہ بن جائے گا اور میں مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دوں گا اور میں حکم خدا سے مردوں کو زندہ کروں گا

سرکار سید المفسرین علامہ السید مقبول احمد اعلیٰ مقامہ کا تفسیری بیان

انی اخلق لکم اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے خدا نے تعالیٰ کی صف خالقیت کا خود مظہر ہو کہ ثبوت دیا خدا ایسی چیز نہیں کہ بندے اس کو دیکھ سکیں یا اس سے بات کر سکیں اس لیے اس نے اپنے خالص بندے ایسے بھیجے کہ وہ اس کی صفات کے مظاہر بن کر اس کی ہر ہر صفت کا ثبوت دیں اور وہ صفات ذات پر دلالت کریں

ملاحظہ فرمائیں ترجمہ مقبول حاشہ نمبر 1 ص 66 مطبوعہ لاہور

سرکار شیخ اجل اوحد شیخ احمد احسانی قدس سرہ نے فرمایا  
 اللہ سبحانہ تعالیٰ کے آثار ربوبیت ان بزرگوار ان سے ظاہر ہوتے ہیں  
 (مظاہر آثار بوسیہ ہیں) جیسا دل کے بھید کو جانتے ہیں مردے زندہ کرتے ہیں  
 اندھوں کو بینائی دیتے ہیں اور مبروص کو شفاء دیتے ہیں۔  
 شرح زیارت جامعہ کبیرہ جلد سوم صفحہ 150

### کمالات فخر مسیح

#### حضرت امام عالی مقام علی نقی علیہ السلام

ہاشم بن زید سے روایت کی ہے کہ ہم نے امام علی نقی علیہ السلام  
 کو دیکھا کہ ان کے ان کے پاس ایک مادر زاد اندھا لایا گیا تو آپ نے ایسے  
 بیٹا فرما دیا پھر آپ نے مٹی سے ایک پرندہ بنا دیا اس میں پھونک ماری تو وہ اڑ  
 گیا میں نے عرض کیا مولا آپ اور عیسیٰؑ میں کوئی فرق نہیں فرمایا وہ مجھ سے  
 ہے اور میں اس سے ہوں  
 ملاحظہ فرمائیں

صحیفۃ الابرار جلد 2 ص 272 مطبوعہ بیروت

#### حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان حق بنیان انا الحی و امیت و انا الخلق و انا رزق

میں زندہ کرتا ہوں میں مارتا ہوں میں خلق کرتا ہوں میں رزق دیتا ہوں

حدیث معصوم کا ماننا واجب ہے

#### حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

میرے اصحاب میں بدترین حال اس شخص کا ہے کہ جب ہماری طرف

منسوب ہونے والی اور ہم سے مروی ہونیوالی احادیث کو سننے اور اس کا دل اسے برداشت نہ کر سکے اور نفرت کرے حدیث کا انکار کر دے اور اس حدیث کے بیان کرنے والے پر کفر کا الزام لگا دے حالانکہ اس کو علم نہیں کہ شاید ہم نے ہی بیان کی ہو اور ہماری طرف سند ہو پس وہ اس فعل بد کی وجہ سے ہماری ولایت سے دور پھینک دیا جائے گا

ملاحظہ فرمائیں تفسیر مرآۃ الانوار ص 3 بحار الانوار جلد 1 ص 181 جلد 8 ص 249 مطبوعہ بیروت

## مقامات معنویہ اور فضائل نورانیہ کا منکر کافر ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں  
 بالتحقیق آل محمد کی حدیث نہایت ہی مشکل ہے جس پر ایمان لانا ملک مقرب اور نبی مرسل اور مومن توفیق یافتہ کا ہی کام ہے جب آل محمدؑ کی کوئی حدیث ملے اور تمہارے دل اس کے لئے نرم ہو جائیں اور تم اسے سمجھ لو تو قبول کر لو اور جو حدیث دلوں پر گراں گذرے تو اسے اللہ اسکے رسول اور عالم آل محمدؑ یعنی آئمہ ہدیٰ کی طرف پلٹا دو اور یاد رکھو کہ وہ شخص یقیناً ہلاک ہونے والا ہے کہ جس کو ہماری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اسے برداشت نہ کر سکے اور یہ کہے کہ خدا کی قسم یہ تو غلط ہے اور آل محمد علیہم السلام کے فضائل کا انکار کفر ہے  
 ملاحظہ فرمائیں مختصر بصائر الدرجات ص 107

## فرمان اہلبیتؑ مثل قرآن

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہماری احادیث میں آیات

قرآن کی طرح متشابہات اور محکمات کی طرح محکمات ہیں پس متشابہات کو محکمات کی طرف لوٹاؤ اور بغیر محکم کے متشابہ کی پیروی نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جائے گے

ملاحظہ فرمائیں عیوان اخبار الرضا جلد 1 ص 226 مطبوعہ ایران، فصل الخطاب ص 30 مطبوعہ ایران

اگر کوئی آیت قرآنی ہماری سمجھ میں نہ آئے تو اسکا انکار کرنا کفر ہے اسی طرح فرمان معصوم اگر سمجھ نہ آنے کے باعث اس کا انکار کرنا کفر ہے اس لیے کہ فرمان محمد و آل محمد علیہم السلام مثل قرآن ہے چونکہ خطبہ البیان مولا علیہ السلام کا مشکل ترین خطبہ ہے لہذا اگر کسی کی ناقص عقل انسانی اسے نہ سمجھ سکے نہ تو انکار نہیں کرنا چاہئے

سرکار رئیس المحدثین علامہ مجلسی اعلیٰ مقامہ نور اللہ مرقدہ کا فرمان واجب الاذعان

وما ورد من الاخبار الدالۃ علی ذالک بخطبۃ البیان و امثالها فلم توجد الا فی کتب الغلاة واشباحهم مع انه یحتمل ان یکون المراد بها کو نہم علتہ غائیتہ لایجاد جمع المکونات وانه تعالیٰ جعلہم مطاعین الارضین والسموات و یطیعہم باذن اللہ تعالیٰ کل شیء حتی الجمادات و انہم اذا اشاء وامرا لا یرد اللہ مشیتہم لکنہم لایشاءون الا یشاء اللہ بحارا الانوار جلد 25 صفحہ 348 مطبوعہ بیروت

یعنی وہ احادیث جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ ذوات مقدسہ تمام مخلوق پر حاکم ہیں اور جملہ امور کائنات خداوند عالم نے انہیں تفویض فرما

دئے ہیں جیسا کہ خطبہ البیان اور اسی قسم کی دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے تو یہ چیز اگر غالیوں کی کتب میں مرقوم ہو تب بھی رد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ان اخبار و احادیث کا صحیح مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ذوات مقدسیہ جمع موجودات کی علت غائی ہیں اور خداوند عالم نے موجودات کے لئے ان ذوات قدسیہ کو حاکم و مطاع قرار دیا ہے کل زمین و آسمان کا حاکم بنایا ہے اور تمام کائنات باذن اللہ ان کی مطیع و فرمانبردار قرار دی ہے حتیٰ کہ جمادات بھی تابع حکم ہیں اور خداوند ان ذوات مقدسہ کی مشیت و ارادہ کو رد نہیں کرتا اور یہ چاہتے بھی وہی ہیں جو خدا چاہتا ہے

سرکار علامہ مجلسی قدس سرہ العزیز کی فرمائیشات کا منکر  
شعیت سے خارج ہے

رئیس المقصرین کہتے ہیں  
سرکار موصوف قدس سرہ کی علمی شخصیت اس قدر عظیم المرتبت ہے کہ کوئی بھی شیعہ کہلانے آپ کی فرمائش کا انکار کرنے کی جرات و جسارت نہیں کر سکتا۔

ملاحظہ فرمائیں مقصرین کا صحیفہ اصول الشریعہ ص 150 طبع سوم

### اب فیصلہ ہو گیا

مقصرین فضائل اہلبیت علیہم السلام میں وارد احادیث مبارکہ کا یہ کہہ کر انکار کرتے ہیں کہ یہ خبر واحد ہے یہ غالیوں کی کتابوں سے مترشح ہے لیکن سرکار علامہ مجلسی قدس سرہ العزیز نے اپنی تحقیق کا نچوڑ پیش کر کے سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے کہ خبر واحد تو ایک طرف رہی اگر احادیث فضیلت غالیوں کی کتابوں میں ہوں تب بھی ان کا انکار نہ کرو اور

خداوند قہار نے مقصرین کے قلم سے لکھوا دیا کہ سرکار مجلسی قدس سرہ کی فرمائش کا انکار کرنے کی کوئی شیعہ جرات و جسارت نہیں کر سکتا لہذا اب اگر ڈھکو اور ان کے ہم نوالہ و پیالہ بزعم خود اپنے کو شیعہ امامیہ کہواتے ہیں تو انہیں فضیلت اہلبیت میں وارد ہر حدیث ماننا پڑے گی خواہ وہ خطبتہ البیان یا کوئی اور احادیث ہو اور حتیٰ کہ غالیوں کی کتابوں سے اخذ شدہ احادیث بھی انہیں قبول کرنی ہوں گی اور اگر وہ اسے قبول نہیں کریں گے تو ان کا شیعیت سے کوئی تعلق نہیں ہوگا

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں  
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

### فصل سوئم

انا احی و امیت کا صحیح مفہوم  
حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!

ابی اللہ بجری الاشیا الا بالاسباب یعنی اللہ کسی شے کو جاری نہیں فرماتا مگر اسباب سے

ملاحظہ فرمائیں بصائر الدرجات جلد اول ص 6 مطبوعہ ایران

ہر فعل کے مبداء کو فاعل کہا جاتا ہے اور اس بناء پر خداوند تعالیٰ نے اپنے افعال خلق فرما کر ان کے مبداء کو بھی خلق کیا ہے کہا جاتا ہے کہ مبداء کی صفت فاعلیت خود خداوند کی مخلوق ہے جسے اس نے افعال کے مبدائی کو مرکز بنا کر اپنی فاعلیت کا نام ان مبدائی کو عطا فرما دیا ہے مثال کے طور

پر جلانے کا فعل خلق فرمایا اور اس کا مبداء آگ کو قرار دیا اور جلانے کا فعل اس آگ سے باہر نکالا اسی طرح جلانے کی صفت آگ کو عطا فرمائی حالانکہ جلانے والا خود خداوند ہے لیکن اس فعل کو آگ کے حوالے کر کے اس فعل کو آگ سے منسوب فرما دیا اس دلیل پر قرآن پاک میں کافی شہادتیں موجود ہیں دوسری مثال یہ ہے کہ مارنے والا خداوند عالم ہے اور فرماتا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا یعنی یہ کہ نفوس کے مرنے کے وقت اللہ تعالیٰ انہیں موت دیتا ہے لیکن ملک الموت کو چونکہ مارنے کا مبداء قرار دیا ہے اور دوسری آیت میں ہے کہ مارنے کی صفت ملک الموت سے نسبت دیکر فرماتا ہے۔ قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم

یعنی کہہ دیں کہ ملک الموت جسے تم پر موکل بنا دیا گیا ہے تمہیں مارتا ہے پھر اسی طرح اگرچہ خداوند تعالیٰ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور فرماتا ہے واللہ یمیت ویمیت یعنی خدا ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے مگر دوسرے مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے کہلواتا ہے واحیی الموتی باذن اللہ یعنی میں زندہ کرتا ہوں میں مردے کو اللہ کے حکم سے یا اجازت سے۔

اسی طرح بہت سی آیات میں خداوند تعالیٰ نے مخلوق کے افعال کو اپنے افعال سے نسبت دی ہے اس لیے کہ حقیقت فاعل خود خداوند ہے مثلاً فرماتا ہے۔ افرائیتم ماتحراثون انتم ترعون ام نحن الزارعون یعنی مجھے بتلاؤ کہ جو کچھ تم زراعت کرنے آیا تم خود کرتے ہو یا ہم زراعت کرنے والے ہیں اسی طرح اپنے پیغمبر خاتم صلی علیہ وسلم سے فرمایا۔ وماریت ازرمیت و لکن اللہ رمی اے پیغمبر آپ نے یہ کنکریاں نہیں

پھینکیں یہ ہم نے پھینکیں ہیں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اسے معلوم ہو گیا کہ اس عقیدے کے باوجود کے تمام افعال کا فاعل اور خالق خداوند عالم ہے اور اگر افعال کو ان کے خلق شدہ مبدئی سے جن سے خداوند تعالیٰ باہر نکالتا ہے نسبت دیں تو یہ بات غلط نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا جائز ہے کہ جلانے کو آگ سے نسبت دی جائے سرد کرنے کو برف سے مارنے کو عزرائیل سے زندہ کرنے کو حضرت عیسیٰؑ سے اور اسی طرح ہر فعل کے لئے ملاحظہ فرمائیں رسالہ یا علیؑ مدد مطبوعہ ایران

### افعال خدا

فہو تبارک و تعالیٰ اجل و اعظمہم من ان یتولی ذلک بنفسہ و فعل رسولہ و ملائکتہ فعلہ لا نہم بامرہ

احتجاج طبری جلد اول صفحہ 47

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:-

خداوند عالم کی ذات اجل و ارفع ہے کہ وہ خود یہ کام سرانجام دے یا اس کے فرشتوں اور اس کے ملائکہ کا فعل در حقیقت خدا کا ہی فعل ہے کیوں یہ سب اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

ملائکہ کو حکم کہاں سے ملتا ہے

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ارادة الرب فی مقا دیر امور تھبط الیکم تصدیر من بیوتکم اے اہلبیت علیہم السلام اللہ کا ارادہ جملہ امور کی مقدمہ کے بارے میں آپ کی بارگاہ میں نازل ہوتا ہے اور پھر آپ کے گھر سے صادر ہوتا ہے۔ (مفتاح الجنان)

اللہ تعالیٰ کا ارادہ جملہ مقادیر امور کے متعلق اہلبیت علیہم السلام کے پاس آتا ہے پھر ان کی بارگاہ سے نافذ ہوتا ہے۔

خداوند عالم بلا واسطہ امر جاری نہیں فرماتا بلکہ اس کے امور مقدرہ کا ارادہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے قلب مبارک پر وارد ہوتا ہے اور پھر یہ نفوس مقدسہ ارادہ خداوندی کا نفاذ فرماتے اور فرشتوں کی ڈیوٹیاں مقرر فرماتے ہیں۔ رحم مادر میں نطفے کا انعقاد اور حمل بچہ اور اس کی صورت تقسیم رزق اور اجال و اموات جملہ امور کائنات فرشتے سرانجام دیتے مگر وہ سب محمد آل محمد علیہم السلام کے حکم کے پابند ہیں میں اور ان کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کرتے جب یہ ذوات مقدسہ انہیں حکم فرماتے ہیں تو وہ کام سرانجام دیتے ہیں۔

یہاں پر چند جلیل القدر علمائے اعلام و محدثین عظام کے بیانات شافعیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

سرکار سید المحدثین رئیس المتکلمین علامہ السید اسماعیل نوری الطبرسی اعلیٰ اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں۔

بھیچ ملکہ عملی نمی نمایند حرکتی نمی کنند مگر باذن ایشان

کفایتہ الموحیدین فی عقائد الدین جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ مطبوعہ ایران

اخبار معتبرہ سے ثابت ہے کہ کائنات عالم میں ہونے والی ہر شے محمد آل محمد علیہم السلام کے حکم کے ساتھ وابستہ ہے حتیٰ کہ اتنا بھی وارد ہے کہ کسی درخت کا کوئی پتہ ان کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کرتا اور ان کی اجازت کے بغیر کوئی نطفہ منعقد نہیں ہوتا اور میکائیل انہی کے حکم سے بندوں کے رزق تقسیم کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں حقائق الاسرار صفحہ ۲۹ مطبوعہ ایران

سرکار قدوة العلماء والمحدثین علامہ میرزا حسین نوری اعلیٰ  
...۱ مقامہ فی دار الکرامہ متوفی ۱۳۲۰ء ارشاد فرماتے ہیں

الملك لا يتحرك الا باذنه عليه السلام کوئی فرشتہ امام علیہ  
السلام کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کرتا

ملاحظہ فرمائیں نفس الرحمان ص ۷۸ مطبوعہ ایران

مقصرین کا یہ اعتراف کچھ فرشتے ہیں کہ جو بطن مادر میں بچہ کی  
تصور کشی کرتے ہیں احسن الفوائد حضرات محمد آل محمد علیہم السلام کی  
احادیث متکاثرہ اور علماء اعلام و محدثین کرام کے بیانات سے یہ ثابت ہو  
چکا ہے کہ ملائکہ کی ہر حرکت حکم آئمہ سے ہے اور حکم اہلبیت  
علیہم السلام کے بغیر کوئی حرکت نہیں کرتے تو شکم مادر میں جو فرشتے بچہ  
کی تصویر کشی کرتے یا رزق تقسیم کرتے ہیں وہ سب حکم آئمہ سے ہے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

انا احيى واميت انا الخلق و ارزق في زنده کرتا ہوں میں موت دیتا  
ہوں میں خلق کرتا ہوں رزق دیتا ہوں۔

انا المصور فى الارحام بطن مادر میں بچہ کی تصور کشی کرنے والا میں  
ہوں۔

انفتاح الاسباب انا منشئ السحاب انا مورق الاشجار انا  
مخرج الشمار انا مجرى العيون انا داحی

الارضین انا سماک السماوات اسباب بنانے والا میں ہوں بادلوں  
کا برسانے والا میں ہوں درختوں پر پتے لگانے والا میں ہوں چشمے جاری کرنے  
والا میں ہوں فرش زمین بچھانے والا میں ہوں آسمانوں کو بلند کرنے والا میں  
ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں بحر المعارف صفحہ مطبوعہ ایران

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس خطبہ میں خالق رازق ہونا بیان فرمایا اس قسم کے دیگر خطبات یا احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہے بعض جہال و ضلال ان خطبات کو جو معارف ربانیہ سے لبریز ہیں اپنی جبلی جہالت و خباثت اور کم علمی کے باعث رد کرنے کی گستاخی کرتے ہیں جو کفر ہے حضرات محمد آل محمد علیہم السلام کے فضائل میں وارد حدیث کو ماننا واجب ہے خواہ خبر واحد ہو یا غالیوں سے کتب میں مرقوم ہو ایمان لانا واجب ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان واجب موجود والانکار لفضنا نلہم ہو الکفر محمد و آل محمد علیہم السلام کے فضائل کا انکار کفر ہے مختصر بصائر الدرجات ص 107

## فصل چہارم

### احیاء و امات

احادیث مبارکہ کثیرہ اور علمائے اعلام کے بیانات شافیہ سے حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کا متصرف فی العوالم ہونا اور کائناتی اقتدار ثابت ہے اس مقام میں ہم احیاء و امات کے متعلق نظریات اعلام زب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

### سرکار رئیس المحدثین علامہ باقر مجلسی اعلیٰ کا بیان

آن حضرت با سائر آئمہ علیہم السلام نیز قبض بعض از ارواح مینمایند یا مدخلیتی درہمہ دارند با امر الہی و از برائے تقیہ از منافقان و ضعفاء العقول تصریح بان نموده ہم چنانکہ در بعضی از خطبہ غیر مشورہ فرمودہ اند کہ منم محی و منم

ممیت باذن خدا او ایضاً " دلالت دار بر آنکہ دریں قسم ایمان اجمالی کافی است و تجسس از تفصیل آنہا ضروری نیست ملاحظہ فرمائیں حق الیقین 384 مطبوعہ ایران

ترجمہ:- آنحضرت اور دیگر آئمہ اطہار علیہم السلام بعض ارواح کو قبض کرتے ہیں (ارواح انبیاء ماسبق) بحکم خدا سب ارواح کے قبض کرنے میں مداخلت رکھتے ہیں مگر مخالفین اور ضعیف العقل لوگوں سے تقیہ کے باعث اس کا اظہار نہیں کرتے جیسا بعض غیر مشہور خطبوں میں فرمایا کہ میں زندہ کرنے والا ہوں میں موت دینے والا ہوں یہ سب دلالت کرتے ہیں کہ اس قسم کے امور میں ایمان اجمالی کافی ہے اور تفصیل کی ضرورت نہیں

صدر العارفین قطب الارشاد عالم ربانی میرزا ابوالقاسم  
بن عبدالنبی حسینی راز شیرازی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے

ہیں متوفی 1286ء

حضرتؑ نے فرمایا میں مردہ زندہ کرتا ہوں اس لئے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام معدن حیات و صاحب روح کلی ہیں اور اسرافیلؑ جو کہ عالم میں روح پھونکنے پر مقرر ہے حضرت کا خادم و نوکر ہے پھر حضرت فرماتے انا امیت کہ میں موت دیتا ہوں چونکہ قبض ارواح عزرائیلؑ کے ذریعہ ہوتی ہیں واز جملہ حاملین عرش واز خدام ان حضرت است کہ بدون اذن آن حضرت حرکت نمی کنند اور جمع حاملین عرش حضرت کے خدام اور نوکر ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی اجازت کہ بغیر حرکت تک نہیں کرتے " چونکہ موت حیات کے فرشتے آپؑ کے خادم ہیں لہذا فرماتے ہیں انا اخی و انا امیت میں

زندہ کرتا ہوں میں موت دیتا ہوں“  
ملاحظہ فرمائیں اسرارِ ولایت ص 341 مطبوعہ ایران۔

**حقیقت اور مجاز کے متعلق مقصرین کا مغالطہ**  
حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے فضائل پر پردہ ڈالنے کے لیے اور فضیلتِ اہلبیتؑ کو چھپانے کی سعی مذموم کرتے ہوئے مقصرین نے جا بجا لفظ مجاز کا استعمال کیا ہے جب بھی کوئی فضیلتِ اہلبیتؑ کی حدیث سامنے آتی ہے فوراً ”من باب المجاز کہہ کر بھاگ جاتے ہیں انہیں کہیں بھی حقیقت نظر نہیں آتی ہر جگہ مجاز ہی مجاز اور حقیقت کا پتہ دوزخ میں جا کر لگے گا کہ مجاز کیا ہے اور حقیقت کیا ہے۔

### حقیقی معنی کیا ہے

جو لوگ علومِ عربیہ سے معمولی سی واقفیت بھی رکھتے ہیں کہ التبا و علامتہ الحقیقۃ کسی لفظ کو سکر کسی معنی کا تبادر الی الذہن ہونا جلدی ذہن میں آنا اس کے حقیقی معنی کی قطعی دلیل ہوا کرتا ہے  
کتب اصول ملاحظہ ہوں

اب لفظ خالق یا رازق سکر فوراً ”ذہن جو معنی آئے گا وہ حقیقی معنی ہو گا لفظ خالق یعنی ایجاد کرنے والا رازق یعنی رزق دینے والا ہی معنی ہیں  
اب یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ رزق کا لغوی معنی بلا عوض عطا کرنا ہیں تو پھر خدا کے سوا عطا کرنے والے کے لیے یہ لفظ حقیقت ہو گا مجاز نہیں ہو سکتا اس لیے کہ لفظ کے لغوی معنی کو ہی حقیقی کہا جاتا ہے البتہ اس کے

برعکس ہو تب مجاز ہوتا ہے

رئیس المقصرین علامہ محمد حسین صاحب نے اصول الشریعہ میں من باب المجاز کی دفلی بجائی جس پر ان کی پارٹی نے خوب رقص کیا اور اب تک اسی مجاز کی دفلی پر رقص کناں ہیں آپ ان کی گمراہ کن کتاب میں جگہ جگہ کا لفظ دیکھیں گے جب بندگان خدا کے افعال کا ذکر کریں گے کہ من باب المجاز ہے حالانکہ بندوں کے لیے لفظ خالق الافعال موجود ہے ہر بندہ اپنے افعال کا خالق ہے

مجبرہ کا باطلہ عقیدہ ہے۔ اور یہی عقیدہ مقصرین کا ہے جو کہ لکھتے یہ من باب المجاز سے یہ کمالات ان کے اپنے نہیں بلکہ مجازی ہیں

### موالیان اہلبیتؑ

خداوند عالم بطفیل سرکار ولی عصر علیہ السلام آپ کے عقائد حقہ کی حفاظت فرمائے مقصرین کے گمراہ کن عقائد سے اجتناب فرمائیں مخلوق کے افعال کو مجازی کہنا مجبرہ کا عقیدہ اور وہ گمراہ ہے ان کی گواہی مردود ہے اور ان ہاتھ کا زبھیہ حرام ہے

### حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان واجب

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے جد بزرگوار حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی یہ حدیث فرمائی کہ جو شخص بندگان خدا کو مجبور سمجھے اور ان کے افعال کی نسبت خدا کی طرف دے اور اسی طرح یہ کہے کہ خدا نے بندوں کو

نا قبل برداشت تکلیف دی ہے تو اس کا ذبیحہ نہ کھاؤ اور اس کی گواہی نہ قبول کرو اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور اسے زکوٰۃ نہ دو تعلق مت رکھو ملاحظہ فرمائیں عیون اخبار الرضاج ض

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام عباد اللہ ہیں عباد اللہ کے افعال کو خدا کے افعال کہنا مجبرہ کا عقیدہ ہے لہذا ان ذوات مقدسہ کے افعال ان کے ذاتی حقیقی اور اختیاری ہیں وہ لوگ جو ان کے افعال کو حقیقی نہیں بلکہ مجازی کہتے ہیں وہ مجبرہ میں ان کے پیچھے نہ نماز ہو سکتی نہ ان کے ہاتھ کا زبحہ حلال ہے

آپ اپنے عقائد کی اور اموال کی حفاظت کریں ان گمراہ ملاؤں سے بچیں مساجد اور مدارس میں صرف موالی و حلالی علماء کو مقرر کریں حکم امام علیہ السلام پر عمل کریں مقصرین سے بایکٹ کریں جب تک وہ عقائد و باطل سے توبہ کر کے عقائد حقہ کا اقرار نہیں کرتے مقصرین دائرہ ایمان و عرفان سے خارج ہیں۔

## مقدمہ اول

احیاء امانت از دید گاہ قرآن

پہلی آیت اور احیاء امانت

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوءًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ قَالَتْ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا  
فَارِضٌ وَلَا يَكْرُمُ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ فافْعَلُوا مَا تُؤْمُرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ  
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْ هِيَ قَالَتْ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفَرَاءُ  
فَاتَّقِعْ لَوْنُهَا تَسُرُّ النِّظَرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا  
مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَبَهَ عَلَيْهِمْ وَأَتَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَتْ إِنَّهُ  
يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا  
شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْكُنْ جِدَّتْ بِالْحَقِّ فَمَا بَعُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَ  
إِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَرَأْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مِمَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾  
فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِ مَا كُنْذَلِك يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ  
تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾

سورہ بقرہ آیت 67 تا 73

ترجمہ: اور اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا خدا تمہیں

حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو اور اس کے بدن کا ایک ٹکڑا اس مقتول کے ساتھ لگاؤ جس کا قاتل نہیں پہچانا جا رہا تاکہ وہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کا تعارف کرائے اور یہ شور و غوغا ختم ہو وہ کہنے لگے تم ہم سے مذاق کرتے ہو موسیٰ نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں اور کسی سے مذاق و استہزا کروں

وہ کہنے لگے کہ پھر اپنے خدا سے کہو کہ ہمیں واضح کرے کہ وہ گائے کس قسم کی ہونا چاہیے اس نے کہا خدا فرماتا ہے کہ گائے نہ بوڑھی ہو جو کام سے رہ گئی ہو اور نہ بالکل جوان ہو بلکہ ان کے درمیان ہو جو کچھ تمہیں حکم دیا گیا ہے جتنی جلدی ہو سکے اسے انجام دو وہ کہنے لگا اپنے خدا سے کہو ہمارے لئے واضح کر دے کہ اس کارنگ کیسا ہو وہ کہنے لگا خدا فرماتا ہے کہ وہ زرد رنگ کی ہو ایسے رنگ کی جو دیکھنے والوں کو اچھا لگے

وہ کہنے لگے اپنے خدا سے کہئیے وہ واضح کرے کہ یہ گائے کس قسم کی ہو کیونکہ یہ گائے تو ہمارے لئے مبہم ہو گئی ہے اور اگر خدا نے چاہا تو ہم ہدایت پالیں گے

اس نے کہا خدا فرماتا وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہوئی ہو کہ زمین جو تتی ہو اور نہ ہی بھیتی سینچے بھلی چنگی اور ایک تلاش کی اور اسے ذبح کیا حالانکہ وہ مائل نہ تھے کہ اس کام کو انجام دیں

اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا پھر اس (قاتل کے بارے میں) تم میں پھوٹ پڑ گئی اور خدا نے (اس حکم کے ذریعے جو مندرجہ بالا آیات میں آیا ہے) اسے آشکار کر دیا جسے تم چھپا رہے تھے۔

پھر ہم نے کہا اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے ساتھ لگاؤ (تاکہ وہ زندہ ہو کر قاتل کی نشاندہی کرے) اس طرح خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تمہیں

اپنی آیات دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو

عامیل بن راحیل بنی اسرائیل کا بہت بڑا عالم تھا اس مرد نیک و عالم کو قتل کر دیا گیا اور اس کے قاتل کا پتہ نہ چل رہا تھا موسیٰ کے پاس بنی اسرائیل جمع ہوئے کہ قاتل کا پتہ چلائیں تو حضرت نے فرمایا کہ ایک گائے ذبح کرو اور اس کا گوشت اس کے ساتھ مس کرو وہ زندہ ہو جائیگا جو نشانیاں حضرت موسیٰ نے گائے کی بتائی تھیں اس معیار کی گائے کو تلاش کر کے ذبح کی گئی اس کی دم اس مردہ شخص عامیل بن راحیل کو ماری گئی دم کا لگنا تھا کہ وہ زندہ ہو گیا اور اس نے بتایا کہ فلاں شخص میرا قاتل ہے

قرآن حکیم کی یہ آیات اور یہ واقعہ احيائے موتی کا ایک ثبوت ہے تمام علمائے اسلام نے اسے چیز کو تسلیم کیا کہ بنی اسرائیل کی گائے کا کچھ حصہ جب اسے مردے کو مارا گیا تو وہ زندہ ہو گیا تعجب ہے منکرین مقامات اولیاء طاہرینؑ پر جو مس اجزائے بقرہ پر تو احيائے امات کے قاتل ہیں مگر ٹھوکر امام سے مردے کا زندہ ہونا انہیں مشکوک نظر آتا ہے

چہ نسبت خاک را بعالم پاک

### امیر المومنین علی علیہ السلام کا استدلال

جب مدرکہ بن حنظلہ کی میت علی علیہ السلام کے سامنے لائی گئی تو مومنین و منافقین کے اس ابنوہ کثیرہ میں جب درخواست کی گئی کہ یا علیؑ اس کو زندہ کر دیجئے تو امیر کائناتؑ نے فرمایا کہ اے اہل کوفہ بنی اسرائیل کی گائے برادر رسول علی ابن ابی طالبؑ سے افضل نہیں ہے جس کے ایک حصہ مردے سے جس ہوا اور وہ زندہ ہو گیا میرا جسم اس سے افضل ہے پھر حضرت نے پاؤں کی ٹھوکر ماری اور فرمایا اے مدرکہ بن حنظلہ کھڑے ہو

جاؤ اور وہ کھڑا ہو گیا۔

ملاحظہ فرمائیں مدینہ المعاجز ص 39 مطبوعہ ایران عیون المعجزات ص 32  
تا 31 مطبوعہ بیروت

## حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا استدلال

حضرت جب حج کر کے واپس مدینہ لوٹ رہے تھے تو آپ نے دیکھا کہ  
ایک خراسانی اپنے مردہ گدھے کے پاس کھڑا رو رہا ہے اس وقت وہاں  
حضرت نے فرمایا

لم تکن بقرہ بنی اسرائیل باکرم علی اللہ تعالیٰ منی وقد ضربو ببعضہا المیت  
ملاحظہ فرمائیں ومعہ الساکبۃ ج ہشتم ص 160 مطبوعہ بیروت  
العیون المعجزات ص 134 مطبوعہ بیروت الخراج و الجراح مطبوعہ  
ایران ص۔ جلد

فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بنی اسرائیل کی گائے مجھ سے زیادہ مکرم نہیں  
بنو اسرائیل اس کے ایک حصہ کو مردہ پر مارتے تھے وہ زندہ ہو جاتا تھا پھر  
حضرت نے اپنے دائیں پاؤں سے گدھے کو ٹھوکرا مارا اور فرمایا قم باذن اللہ  
اور وہ کھڑا ہو گیا

دوسری آیت اور احیاء امات

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي  
أَخْلَقْتُ لَكُم مِّنَ الطَّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفَخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ  
اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْكَلْبَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأُنْجِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَنْبِئُكُمْ

بِمَا تَأْكُلُونَ وَمِمَّا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُم إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٤٨﴾

ال عمران آیت نمبر 48 تا 49 پارہ نمبر 3

جو افراد خدا کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کیلئے مامور ہوتے ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ پہلے مرحلے میں لوگوں کو علم و دانش کے ذریعے دعوت دیں اور زندہ انسان ساز آئین و قوانین پیش کریں پھر دوسرے مرحلے میں خدا سے اپنے ارتباط کے ذریعے واضح اسناد دکھائیں اور یوں خدا کی طرف سے اپنے منسوب ہونے کا ثبوت پیش کریں

اس مقصد کیلئے ہر پیغمبر اپنے زمانے کے ترقی یافتہ علوم کی قسم سے لیس ہوتا ہے تاکہ جہان ماوراء طبیعت سے ان کا ارتباط زیادہ واضح ہو جائے اور ہر زمانے کے علماء انکے مقابلے میں اپنے عجز کی وجہ سے انکی دعوت کی حقانیت کا اعتراف کریں یہ بات ایک حدیث میں امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے منقول ہے ان سے سوال کیا گیا تھا ہر پیغمبر کے پاس کچھ نہ کچھ معجزات کیوں ہوتے ہیں اس سوال کے جواب میں آپؑ نے وضاحت فرمائی جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے

حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں جادوگر بہت زیادہ تھے حضرت موسیٰؑ نے ایسا عمل انجام دیا جس کے مقابلے میں تمام جادوگر عاجز آگئے حضرت مسیحؑ کے زمانے میں اطباء بیماریوں کے علاج معالجے میں بہت مہارت رکھتے تھے جناب عیسیٰؑ نے لاعلاج بیماریوں کو مادی وسائل کے بغیر شفا دیکر اپنی حقانیت کو ثابت کر دیا پیغمبر اسلامؐ کے زمانے میں خطباء شعراء اور سخنور بہت زیادہ تھے اور فصاحت بلاغت کے مالک تھے اور ان سب نے قرآنی فصاحت و بلاغت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے

مندرجہ بالا آیت میں حضرت مسیحؑ کی ماموریت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خداوند عالم نے پہلے فرمایا ہے خدا نے اسے کتاب و حکمت کی تعلیم دی (و یعلّمہ الکتاب و الحکمۃ) اس کے بعد کتاب و حکمت کے مصداق کی نشاندہی کی گئی ہے فرمایا تورات و انجیل سکھائی (والتورۃ والانجیل) اس کے بعد بنی اسرائیل کے منحرف لوگوں کی ہدایت کیلئے ان کی ماموریت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ وہ ان دنوں طرح طرح کے خرافات آلودگیوں اور اختلافات میں گرفتار تھے فرمایا ورسولاؑ الی بنی اسرائیل یہ بات قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا آیات سے ابتداء میں یوں لگتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے ذمہ صرف بنی اسرائیل کو دعوت دینا تھا لیکن یہ ان کے اولوالعزم ہونیکے نفی نہیں ہے کیونکہ اولوالعزم پیغمبرؑ وہ ہے دنیا دین اور آئین لے کر آئے اگرچہ اس کی ماموریت عالمی نہ ہو تفسیر نور الثقلین میں حضرت عیسیٰؑ کی بنی اسرائیل میں منحصر ماموریت کے بارے میں ایک روایت بھی منقول ہے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی ماموریت عالمی تھی اور بنی اسرائیل میں منحصر نہ تھی البتہ وہ کہتے ہیں کہ جن کی ہدایت ان کے ذمہ تھی ان میں بنی اسرائیل پہلی صف میں تھے

مرحوم علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں اولوالعزم کے معنی میں روایات نقل کی ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کی دعوت جہانی اور پوری دنیا کیلئے ہونی چاہیے

درحقیقت انبیاءؑ کی دعوت حقیقی زندگی کی طرف دعوت ہے اس لئے مندرجہ بالا آیت میں حضرت مسیحؑ کے معجزات کی تفصیل کے موقع پر سب سے پہلے حکم خدا سے بے جان چیزوں میں زندگی پیدا کرنے کا تذکرہ ہے اور حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی زبانی فرمایا گیا ہے میں تمہارے بروردگار کی

طرف سے تمہارے لئے نشانی لایا ہوں میں گیلی مٹی سے پرندے کی شکل کی کئی چیز بناتا ہوں اور اس میں پھونکتا ہوں تو وہ حکم خدا سے پرندہ بن جاتا

ہے حکم خدا سے ایجاد حیات کا مسئلہ کوئی پیچیدہ نہیں ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کے تمام زندہ موجودات مٹی اور پانی سے وجود میں آئے ہیں زیادہ سے زیادہ اسے تدریجی تحویل و تفسیر کہہ سکتے ہیں اور یہ تبدیلی عرصہ دراز میں وقوع پذیر ہوئی ہے تو کیا مانع ہے کہ خدا تعالیٰ تمام عوالم کو جمع کر دے اور تمام مراحل تیزی سے صورت پذیر ہو جائیں اور مٹی زندہ موجود میں بدل جائے جب کہ یہ معجزہ پیش کرنے والے کا ربط ماوراء الطبیعات اور پروردگار کی لامتناہی قدرت کے ساتھ ہے

اس کے بعد ان بیماریوں کے علاج کا تذکرہ ہے جن کا علاج بہت مشکل ہے یا جو معمول کے طریقوں سے قابل علاج نہیں ارشاد ہوتا ہے میں مادر زاد اندھے اور ابرص اور سفید داغ والی بیماری میں مبتلا لوگوں کا علاج کر سکتا ہوں اور مردوں کو بھی لباس حیات پہنا سکتا ہوں

واضح ہے کہ یہ امور خصوصاً "اس زمانے کے اطباء کیلئے ناقابل انکار معجزات تھے بعد کے مرحلے میں لوگوں کے پوشیدہ اسرار کے متعلق خبر دینے کی بات کی گئی ہے کیونکہ ہر شخص کی اپنی انفرادی اور شخصی زندگی سے کچھ ایسے اسرار اور راز ہوتے ہیں جن سے دوسرے لوگ آگاہ نہیں ہوتے اب اگر کوئی شخص کسی قسم کے سابق روابط کے بغیر ایسے امور کی اطلاع دیدے مثلاً "جو کھانے انھوں نے کھائے ہیں ان کی خبر دے یا جو کچھ انھوں نے پس انداز کر رکھا ہے اس کی تمام تفصیلات بتا دے تو یہ اس امر کی دلیل ہوگی کہ اس نے غیبی مبینع و مصدر سے الہام حاصل کیا ہے جناب

مسیحؑ فرماتے ہیں میں ان امور سے آگاہ ہوں اور تمہیں ان کی خبر دیتا ہوں  
 وابنکم بماتنا کلون وما تدخرون فی بیوتکم آخر میں فرمایا  
 گیا ہے ان تمام چیزوں میں تمہارے لیے نشانیاں ہیں اگر تم صاحب ایمان  
 ہو اور حقیقت کے متلاشی ہو ان فی ذلک لایتہ لکم ان کنتم  
 مومنین

### ولایت تکوینی

اس آیت اور اس سے مشابہ دیگر آیات جن کے بارے میں ہم انشاء  
 اللہ اشارہ کریں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے بھیجے ہوئے افراد اور  
 اولیاء اللہ کے فرمان اور اذن سے بوقت ضرورت عالم تکوین و آفرینش میں  
 تصرف کر سکتے ہیں اور خلاف معمول اور طبعی قوانین سے ہٹ کر کچھ  
 واقعات کو جنم دے سکتے ہیں

”ابر“ شفا دیتا ہوں ”احی الموتی“ مردوں کو زندہ کرنا اور اس قسم  
 کے دیگر الفاظ جو فعل متکلم کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں اس  
 بات کی دلیل ہیں کہ اس قسم کے افعال خود پیغمبروں سے صادر  
 ہوتے ہیں اور ان عبادات کو انبیاء کی دعائیں قرار دینا بلا دلیل  
 دعویٰ ہے ان عبادات کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ یہ وہ عالم تکوین  
 میں تصرف کرتے تھے اور ان واقعات کو عالم وجود میں لاتے تھے  
 زیادہ سے زیادہ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص یہ تصور کرے  
 کہ خدا کے انبیاء اور اولیاء ذاتی طور پر صاحب استقلال تھے اور ان کی کوئی  
 قدرت خدا کی قدرت خلقت کے مقابل تھی نیز دو گانہ پرستی کے احتمال کو

برطرف کرنے کیلئے چند موقع پر باذن اللہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں  
ولایت تکوینی سے بھی اس کے علاوہ کچھ مراد نہیں کہ انبیاء اور آئمہ  
علیہ السلام ضرورت کے وقت اذن پروردگار سے عالم خلقت میں تصرفات کر  
سکتے ہیں اور یہ چیز ولایت تشرعی عوام پر حکومت قوانین کی نشر و اشاعت  
اور براہ راست دعوت و ہدایت کرنے سے بالاتر ہے

جو کچھ کہا جا چکا ہے اس سے ان لوگوں کا جواب بھی اچھی طرح واضح  
ہو جاتا ہے جو مردان خدا کی ولایت تکوینی کے منکر ہو جاتے ہیں اسے شرک  
کی ایک قسم سمجھتے ہیں کیونکہ کوئی شخص بھی حضرات انبیاء اور آئمہ علیہم  
السلام کو خدا کے مقابلے میں صاحب قدرت نہیں سمجھتا ہو حضرات یہ سب  
کام خدا کے فرمان اور اس کی اجازت سے انجام دیئے ہیں

لیکن ولایت تکوینی کے منکر یہ کہتے ہیں کہ انبیاء کا کام صرف  
تبلیغ احکام اور خدا کی طرف دعوت دینا ہے اور کبھی کبھی وہ بعض  
امور تکوینی کی انجام دہی کیلئے دعا سے استفادہ کرتے ہیں اور اس  
سے زیادہ ان سے کوئی کام نہیں ہو سکتا حالانکہ مندرجہ بالا  
آیات اور اس کے مشابہ دیگر آیات کچھ اور کہتی ہیں

ضمنی طور پر مندرجہ بالا آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم انبیاء کے  
بہت سے معجزات تو ایسے افعال ہیں جو خود انہی کے ذریعے انجام پاتے ہیں  
اگرچہ وہ فرمان خدا کے تحت اور خدائی طاقت کی مدد سے انجام پاتے ہیں اس  
لئے حقیقت میں کہا جا سکتا ہے کہ معجزہ انبیاء کا فعل بھی ہے کیونکہ ان کے  
ذریعے انجام پاتا ہے اور خدا کا کام بھی ہے کیونکہ پروردگار کی قدرت سے مدد  
طلب کرتے ہوئے اور اس کے اذن سے انجام پاتا ہے

ملاحظہ فرمائیں تفسیر نمونہ جلد دوم ص 331 تا 334 مترجم مطبوعہ لاہور

## مسیح علیہ السلام اور تصرف تکوینی

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں مادر زاد اندھے کو شفا دیتا ہوں میں کوڑھی کو شفا دیتا ہوں اور میں مردہ اللہ کے اذن سے زندہ کرتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ تمہارے گھروں میں تم نے کیا ذخیرہ کیا ہوا ہے ان تمام امور کی نسبت انہوں نے اپنے ساتھ کی ہے

واضح رہے کہ اذن کے معنی ہر کام کیلئے بار بار خدا سے اجازت لینا نہیں ہے بلکہ خلقت اولیٰ میں ہی خداوند عالم نے ولی کو ولایت تکوینی سے سرفراز فرمایا مقصرین کا یہ نظریہ باطل ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہر کام کیلئے بار بار اذن لینا پڑتا ہے ایسا نہیں ہے یہ ہماری حکومتوں کے جاری کردہ پرمٹ ہوتے ہیں جن کی تجدید کرانا ہوتی ہے حکومت الہیہ میں ایسا نہیں ہے ولایت تکوینی پر مفصل ہماری کتاب شواہد الولایت اور دلائل الولایت موجود ہے نیز ہماری معرکہ الاراء کتاب احقاق الحق و ابطال الباطل میں دلائل قاہرہ و براہین باہرہ سے ولایت تکوینی کا اثبات کیا ہے وہاں رجوع فرمائیں بقول مقصرین کہ نبی اور ولی کو بار بار اذن لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ نعوذ باللہ حجت خدا اور پروردگار کے درمیان رابطہ منقطع ہو جاتا ہے کہ دوبارہ تجدید کی ضرورت ہوتی ہے یا خدا کو نعوذ باللہ اپنے نمائندوں پر اعتماد نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ حجت خدا اور پروردگار عالم کے درمیان ایک ایسا رابطہ دائمی طور پر ہے کہ جس کا تصور عقل انسانی نہیں کر سکتی اور عنایات الہیہ اور فیوض ربانی کا سلسلہ مسلسل جاری رہتا ہے اور اس میں انقطاع نہیں ہوتا سرکار آیت اللہ العظمیٰ آقائے سید حسن حجت اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں

انبیاء اور اوصیاء باذن اللہ ولایت تکوینی رکھتے ہیں اور امور عالم میں تصرف فرماتے ہیں ہر فیض کے لئے مبداء فیاض سے اذن نہیں لیتے بلکہ ” فیض و اختیار و اذن اول ان کے لئے کافی ہے

ملاحظہ فرمائیں کتاب دلائل الولايت ص 15 مطبوعہ ایران

### حضرت مسیح علیہ السلام اور ولی مطلق میں فرق

امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام دعائے شب عرفہ میں فرماتے ہیں  
وباسمک الذی بہ احیا عیسیٰ ابن مریم الموتی و  
تکلم فی المهد صبیا ابر الاکمہ والابرص باذنتک ملاحظہ  
فرمائیں مفتاح الجنات ص 275 جلد دوم مطبوعہ بیروت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مروجے زندہ کرنا اندھوں کو بینائی عطا فرمانا  
مبروص کو شفا دینا اور گود مادر میں تکلم فرمانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام  
امور تکوینی کا مرکز و محور اسم الہی ہے

### صدر المفسرین سرکار علامہ ابوالحسن عالمی اصفہانیؒ فرماتے ہیں

انہم اسم اللہ والاسم الاعظم ملاحظہ فرمائیں تفسیر مراۃ  
الانوار ص 191 مطبوعہ قم اسم الہی حضرت محمدؐ آل محمدؐ ہیں  
پس یہ راز کھل گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جو اسم اعظم تھا وہ محمدؐ  
و آل محمدؐ تھے جو اسم اعظم حقیقی ہیں اس لئے ان ذوات مطہرہ کو معدن نبوت  
اور موضع رسالت کہا گیا ہے اس لیے علی علیہ السلام نے فرمایا  
وانا تکلمت علی لسان عیسیٰ بن مریم فی المهد

## کیا ولی مطلق صرف دعا گو ہے

بعض جاہل یہ سفسطہ پیش کر کے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے اور گمراہی پھیلاتے ہیں کہ یہ ذوات مطہرہ دعا کریں تو خدا مردے زندہ کر دیتا ہے یا اولاد عطا کرتا ہے یہ نظریہ قرآن سے متصادم ہے اس لئے کہ قرآن حکیم میں تصرف تکوینی رکھنے والوں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ ہم دعا کرتے ہیں

اول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

وابرء الاکمه والابرص و احی الموتی باذن اللہ و انبکم بماتا کلون و تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لایتہ ان کنتم مومنین ترجمہ: مادر زاد اندھے کو بینا کروں گا اور مبروص کو شفا دوں گا اور مردے کو زندہ کروں گا اللہ کے اذن سے اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو اور جو کھاتے ہو اس کی تمہیں خبر دوں گا

مندرجہ بالا آیات قرآنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ سے دعا کروں گا اور یہ تمام امور سرانجام پائیں گے بلکہ مندرجہ بالا تمام امور کی نسبت انہوں نے اپنی طرف دی ہے کہ میں انہیں سرانجام دیتا ہوں میں بنیائی دیتا ہوں میں مبروص کو شفا دیتا ہوں میں مردہ زندہ کرتا ہوں میں غیب کی خبر دیتا ہوں

دوم: قال الذی عنده علم من الكتاب انا ایتک بہ قبل ان یرتد الیک طرفتہ آصف بن برخیا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تخت بلقیس کو تمہاری آنکھ جھپکنے سے قبل ہی تمہارے پاس لے آتا ہوں

اس میں بھی انہوں نے کہیں نہیں فرمایا کہ میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں

اور اللہ سے درخواست گزار ہوں کہ تخت کو حاضر فرمائے بلکہ انہوں نے بھی تخت لانے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور اپنا فعل قرار دیا ہے

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ حضرات صرف جزوی ولی تھے اور ولایت کلی انہیں حاصل نہ تھی اور ان امور کو وہ اپنی طرف منسوب کر رہے ہیں وہ ذوات مقدسہ یعنی محمد و آل محمدؐ جو کہ تمام عوالم امکانیہ پر حق تصرف رکھتے ہیں اور ولایت کلیہ مطلقہ انہیں عطا کی گئی ہے وہ کسی کام کی انجام دہی کیلئے پہلے دو رکعت نماز پڑھیں اور پھر لوگوں سے کہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ تمہارا فلاں کام ہو جائے یا بارش ہو سوائے مقصرین کی ہٹ دھرمی اور زعم باطل کے اور کچھ نہیں کہ ان امور کو جزوی ولی تو بلا تردد اور فوراً خود سر انجام دیں اور جو ذوات مقدسہ خود اسم اعظم اور ولی مطلق ہیں اور تمام امور کائنات کے نگران ہیں وہ کسی کام کی انجام دہی کیلئے پہلے مصلہ بچھائیں اور نمازیں پڑھیں دعائیں مانگیں اور تب جا کر وہ کام سر انجام پائے فاعتبر ویا ولی الابصار

### ازلہ اشتباہ

بعض روایات میں موجود ہے کہ معصومؑ نے نماز پڑھی دعا مانگی اور مردہ زندہ کیا لیکن یہ اس مقام پر موجود لوگوں کی ذہنی سطح کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا فرمایا یہ بھی ملتا ہے کہ کبھی مردے کو ٹھوکر مار کر قم باذن اللہ کہا اور کبھی قم باذن فرمایا اور وہاں نہ تو نماز پڑھی اور نہ ہی دعا مانگی

حجت خدا معصوم ہے دل کے بھید بھی جاننے والے ہیں ان کے علم میں تھا اوچتر کہ بعض لوگ ضعیف الاعتقاد ہیں یا اسے جادو کہہ دیں گے یا پھر ہمیں

خدا کہہ دیں گے لہذا معبود حقیقی کی توحید کو منوانے کیلئے ان ذوات مطہرہ نے نماز پڑھی اور سجدے میں سر رکھا تاکہ لوگ انہیں خدا نہ کہیں بلکہ خدا وہ ہے جس کے حضور یہ سجدہ ریز ہیں اس لئے فرماتے ہیں بناء عرف اللہ بناء عبد اللہ لولانا ما عبد اللہ

## ولایت تکوینی اور دعا

استاد الفقہاء والمجتہدین ایت اللہ غلام رضا باقری نجفی ارشاد فرماتے ہیں دعاؤں کا مستجاب ہونا کثیر بندگان خدا و زہاد کیلئے ثابت ہے لیکن یہ خصائص امامت اور امتیازات مقامات ولایت میں نہیں ہے اور نہ اسکا معجزہ کے ساتھ تعلق ہے اگر کوئی استجاب دعوات کو ان ذوات مطہرہ کی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ اصل امامت و ولایت کا انکار کرتا اور یہ شخصیت امام اور اس کے امتیازات خاصہ کا انکار ہے اس طرح علم غیب انکار بھی امام کے خصائص امامت اور امتیازات مقامات ولایت کا انکار ہے معاذ انبیاء و آئمہ ہدیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا مرجع ان ذوات متعالیہ کی ولایت تکوینیہ ہے

ملاحظہ فرمائیں ملخصاً "الانوار الہدایہ فی الامامۃ والولایتہ ص 18

مطبوعہ ایران

# حضرت محمدؐ و آل محمد علیہم الصلوٰۃ السلام کو محض دعا گو کہنا درحقیقت ان کی امامت کبریٰ اور ولایت مطلقہ کا انکار ہے اور انکی امامت کبریٰ کا منکر کسی اور مذہب کا پیروکار تو ہو سکتا ہے حرم مقدس تشیع سے وہ خارج ہے

## آیت سوم

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كَلِمَةٌ بِهِ السَّمَوَاتُ  
بَلِّغُوا إِلَهُكُمْ مُجِيبًا آیتہ مبارکہ الرعد آیت نمبر 31

یہ وہ قرآن ہے کہ جس سے پہاڑ جگہ چھوڑ دیتے ہیں مسافت طے ہو جاتی ہے اور مردے بول اٹھتے ہیں

اس آیت شریفہ میں خداوند عالم نے مقام قرآن یہ بیان کیا کہ وہ پہاڑوں کو ہٹا دیتا ہے طی الارض کرتا ہے اور مردوں کو زندہ کر دیتا ہے اس آیت مبارکہ کا اور قرآن کے اس مقام کا کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن سے مردے زندہ نہیں ہوتے تو وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے یہاں قرآن سے مراد کتاب وجودی ہے اور یہ مقام محمد و آل محمد ہے بڑے سادہ سے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن صامت بھی ہے اور ناطق بھی قرآن صامت وہ ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہے اور قرآن ناطق حجت خدا ہے حتیٰ کہ اہلسنت والجماعت نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے

امام اہلسنت شاہ اسماعیل دہلوی فرماتے ہیں

حضرت امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے  
انا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا کذاب وانا  
القرآن الناطق میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد یہ لفظ سوائے  
کذاب کے کوئی نہیں کہے گا اور میں قرآن ناطق ہوں

ملاحظہ فرمائیں کتاب منصب امامت ص 119 مطبوعہ لاہور مترجم طبع

امام اہلسنت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں  
 جب اہل شام نے قرآن بلند کیئے حضرت علی مرتضیٰ فرمود کہ این  
 قرآن صامت است ومن قرآن ناطقہم حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یہ  
 قرآن صامت ہے اور میں قرآن ناطق ہوں  
 ملاحظہ فرمائیں ازالتہ الخفاء عن خلافت الخلفاء مقصد دوم ص  
 276 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور

کتاب وجودی  
 سرکار شیخ الاسلام علامہ الشیخ عبدالعلی الہروی الطہرانی  
 طاب ثراہ ارشاد فرماتے ہیں  
 کتاب شے وجودی ہے ہر ایک شے ایک کلمہ وجودیہ ہے  
 اور کوئی چیز کتاب سے خالی نہیں لیکن جس جسم کا تاکید زیادہ ہے  
 اس میں کتابت زیادہ ہے پس صحیفہ وجود حضرت ختمی مرتبتؐ  
 جو سب سے اتم اکمل ہے کتاب بھی اس کی سب سے اتم و اکمل  
 ہے اور وہی کتاب جامع الاحادیث جمع کتب ہے اور دراصل  
 کتاب وہی ہے

ذالک الکتاب لاریب فیہ پس کتاب سے مراد کتاب  
 وجودی یعنی صحیفہ وجودیہ حضرت ختمی مرتبتؐ ہے لہذا رزق  
 روحانی ان سے لینا چاہیے

ان القرآن کریم فی کتاب مکنون یعنی یہ قرآن کریم کتاب  
 مکنون میں ہے اور وہ صحیفہ وجودیہ حضرت رسالتماہؐ ہے

لا یمسہ الا المطہرون سوائے مطہرین کے اور کوئی اس صحیفہ وجود  
پر کوئی مس نہیں کر سکتا  
ملاحظہ فرمائیں مواعظ حسنہ ص 112 مطبوعہ لاہور

آیت چہارم: وارثان قرآن

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ  
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْتِي بِلَاذِنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ

الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ سورہ فاطر آیت 32

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں  
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا  
آنحضرتؑ تمام انبیاء کے وارث تھے آپؑ نے فرمایا ہاں  
عرض کیا آدم علیہ السلام سے آپؑ تک؟  
حضرتؑ نے فرمایا خدا نے جتنے بھی انبیاء بھیجے سب پر عالم  
وافضل آنحضرتؑ ہیں راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا ان  
عیسیٰ مریم کان یحیی الموتی باذن اللہ  
تعالیٰ

حضرت امامؑ نے فرمایا صحیح ہے  
میں نے عرض کیا اور سلیمان بن داؤد علیہ السلام۔ منطق  
الطیر (پرندوں کی زبان) جانتے تھے کیا آنحضرتؑ بھی ان منازل پر  
فائز تھے اور یہ کہ

سلیمان بن داؤدؑ نے فرمایا ہد ہد کے متعلق کہ وہ آکر اپنا عذر پیش کرے ورنہ میں اسے ذبح کر دوں گا اس لئے کہ ہد ہد پانی بتاتا تھا اور تمام حیوانوں، چوٹیوں جنوں، انسانوں اور شیاطین پر حضرت سلیمانؑ کی حکومت تھی اور وہ ان کے تابع تھے

ولم یکن یعرف الماء تحت الہوا وکان الطیر یعرفہ لیکن سلیمان علیہ السلام تحت الہوا پانی کو نہیں جانتے تھے اور وہ پرندہ جانتا تھا اور پروردگار عالم نے اپنی کتاب میں فرمایا ولوان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی وقدور ثنائحن ہذا القرآن الذی فیہ ماتسیر بہ الجبال وتقطع بہ البلدان ویحیی بہ الموتی ونحن نعرف الماء تحت الہوا بتحقیق یہ وہ قرآن ہے کہ جس سے پہاڑ ہٹ جاتے ہیں مسافت ارض آنا "فانا" طے ہو جاتی ہے اور مردے بول اٹھتے ہیں

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق اس قرآن کے ہم وارث ہیں جس کے ذریعے پہاڑ چلائے جا سکتے ہیں اور شہروں میں آمدورفت چشم زون میں طے کی جاتی ہے اور مردے زندہ کیئے جا سکتے ہیں سلیمان بن داؤد زیر ہوا پانی کو نہیں جانتے تھے اور ہم جانتے ہیں اور کتاب خدا میں ایسی آیات خدا موجود ہیں کہ جس کام کا ارادہ کیا جائے وہ باذن اللہ ہو جاتا ہے اور ایسے امور اذن خدا وندی سے ہو بھی چکے ہیں اور وہ

سب امور خدا نے ہمیں اس کام الکتب میں عطا فرما دیے ہیں  
اور خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے

وما من غائبۃ فی السماء والارض الا فی  
کتاب مبین جو کچھ ارض و سما میں ہے انتہائی غیب  
ہے وہ سب اس قرآن مبین میں موجود ہے پر خدا نے یہ بھی  
فرمایا

ثم اور ثنا الکتب الخ کہ ہم نے اس کتاب کا وارث اپنے  
خاص بندوں کو بنایا جن کو ہم نے منتخب کر لیا ہے خدا کی قسم وہ  
اللہ کے بندے ہم ہیں اور ہمیں ہی خدا نے اصطفیٰ بنایا  
ہے اور ہمیں ایسی کتاب کا وارث بنایا ہے جس میں کل شے کی  
وضاحت موجود ہے

ملاحظہ فرمائیں تفسیر البرہان ج سوم ص 362

### فوائد:

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے قرآن کی تین آیات کی  
تفسیر فرمائی ہے

اول: ہم قرآن کے وارث ہیں اور مقام قرآن یہ ہے کہ اس سے پہاڑ  
چلائے جاسکتے ہیں دور دراز کی مسافت آن واحد میں طے ہو سکتی ہے مردوں  
کو زندہ کر کے ان سے بات کی جاسکتی ہے

دوم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام احیائے اموات پر قادر تھے اور ہم جملہ انبیاء  
کے کمالات کے وارث ہیں لہذا ہم بھی مردہ زندہ کرتے ہیں مریض کو شفا  
دیتے ہیں اور امور عالم پر تصرف رکھتے ہیں

سوم: گذشتہ انبیاء کو جو کمالات حاصل تھے ہمیں ان سے زائد حاصل ہیں اس لئے کہ ان کی نبوت کا دائرہ محدود تھا لیکن سردار انبیاء کی نبوت جمیع عوالم کیلئے ہے لہذا خاتم الانبیاء ﷺ کا جانشین ہونے کے باعث ہمیں بھی تمام کائنات پر حاکمیت حاصل ہے

چہارم: چونکہ آل رسول و ارثان قرآن ہیں اور مقام ورثہ یہ ہے کہ کلمہ بہ الموتی کہ قرآن سے مردے بول اٹھتے ہیں لہذا وارث قرآن کا ہی مقام ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرے لہذا نص قرآنی سے آل محمد کا تصرف ثابت ہو گیا ہے

پنجم: یہ وارثان قرآن ارض و سما کے عالم ہیں ان کا علم حضوری ہے

### آیت پنجم

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱

سورہ مبارکہ الکہف آیت نمبر 61

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون جب خضر علیہ السلام کی ملاقات کو نکلے تو ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں دو دریا مل رہے تھے ان کے پاس ایک بھنی ہوئی مچھلی تھی جس پر آب حیات کا ایک قطرہ پڑ گیا اور وہ زندہ ہو گئی اور دریا میں تیر گئی

ملاحظہ فرمائیں قصص الانبیاء جزاوی ص 369 مطبوعہ ایران

بعض کتب تفائیر میں یہ بھی ہے کہ اس علاقے میں آب حیات کا چشمہ تھا اس کے کچھ قطرات مچھلی پر پڑ گئے اور وہ زندہ ہو گئی

ملاحظہ فرمائیں تفسیر نمونہ ج 12 ص 421 مطبوعہ لاہور

## آب حیات

حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مشہور ہے کہ انھوں نے  
آب حیات پیا ہے

زبدۃ المحدثین عارف بصیر مولیٰ عبدالصمد ہمدانی  
طاب ثراہ فرماتے ہیں

لانه شرب منها قطره و بالحقیقہ ہی عین الولايتہ  
الاصیلۃ ملاحظہ فرمائیں بحر المعارف ص 324 مطبوعہ ایران

خضر علیہ السلام نے چشمہ آب حیات کا ایک قطرہ پیا ہے دراصل وہ  
چشمہ ولایت اصلیت ہے جس کا ایک قطرہ خضر علیہ السلام کو حیات دائمی

دے گیا زیارت معصومین وارد ہے السلام علیک یا عین الحیوۃ  
ملاحظہ فرمائیں تفسیر مرآۃ الانوار ص 243 مطبوعہ قم

آب حیات کا چشمہ محمد و آل محمد ہیں یہی حیات دینے والے ہیں

آیت ششم

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾

سورہ مبارکہ انبیاء آیت نمبر 3

ہر شے کی حیات پانی سے وابستہ ہے اگر پانی نہ تو کوئی شے زندہ نہ رہے  
وہ آب حیات حقیقی جس پر حیات کائنات کا دار و مدار ہے وہ خلقِ اول  
ہے حدیث میں وارد ہے اول ما خلق اللہ العقل ما خلق  
اللہ القلم اول ما خلق اللہ العلم اول ما خلق اللہ روحی

اول ماخلق الله الماء اول ماخلق الله نوری

ملاحظہ فرمائیں لوامع الحسینیہ ص 308 سطر 35 مطبوعہ ایران باب

اول

جو عقل ہے وہ علم ہے جو علم ہے وہ قلم ہے جو قلم ہے وہ روح ہے جو روح ہے وہ اصل الماء ہے جو پانی ہے وہ نور ہی نور محمد والی محمد ہے علیہم السلام یہی وہ پانی جس کے متعلق خداوند عالم نے فرمایا کان عرشہ علی الماء کہ عرش خداوندی پانی پر تھا یعنی عرش خداوندی کا حامل نور اول ہے اور یہی صادر اول آب حقیقی ہے جس سے کائنات کی حیات وابستہ ہے اور اسی خلق اول آب اول نے کائنات کو حیات دی ہے اور اسی چشمہ حیات سے کائنات کو پانی ملا ہے اور یہی ہر ذی روح کی حیات کا باعث ہے

### منبع آب

ایک مرتبہ جبرئیلؑ نے بارگاہ رب جلیل میں عرض کی اے خالق یہ عبد دلیل چاہتا ہے کہ منبع سب دریاؤں کے جدا جدا دیکھے ندا آئی اے جبرئیلؑ ہر دریا کا منبع فرات ہے جبرئیلؑ نے عرض کی اے مالک اگر اجازت ہو تو فرات کو جا کر دیکھوں ارشاد ہوا تم کو اختیار ہے پس جبرئیلؑ نے اپنے مقام سے پرواز کی اور ایک مقام پر پہنچے فرائی سریرہ من لولوء تجری من تحتها الانہار دیکھا کہ ایک تخت سفید مروارید کا بچھا ہوا ہے اور زیر تخت سے پانی جاری ہے اور چند شعبہ ہو کر اطراف عالم میں جاتا ہے اور ایک پردہ اسبتراق کا سامنے اس تخت کے پڑا ہے وید خارجہ فیہ والماء تجری من انا ملھا اور اس پردہ سے ایک دست نورانی قدرت حق کی نشانی باہر ہے اور انگلیوں کی اس سے پانی جاری ہے اس وقت جبرئیلؑ

نے درگاہ رب جلیل میں عرض کی پروردگار منبع فرات کو تو دیکھا مگر زیارت سے اس صاحب دست کے بہرہ ور نہ ہوا ندا آئی پردہ اٹھا کر مودب اندر جا اور میری قدرت معائنہ کر روح الامینؑ اس پردہ کو اٹھا کر اندر داخل ہوئے دیکھا منظر العجائب والغرائب علی بن ابی طالبؑ دست خدا مالک حوض کوثر اس تخت پر جلوہ گر ہیں اور حضرتؑ کی انگشتان مبارک سے نہریں جاری ہیں ملاحظہ فرمائیں بحور الغمہ جلد دوم ص 140 تا 139 مطبوعہ لکھنؤ

### آیت ہفتم

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾ سورہ مبادکہ الروم آیت نمبر 24

امام باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں آسمان سے مراد رسول خداؐ اور ماءؑ سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں جو من الرسول ہیں

ملاحظہ فرمائیں تفسیر فرات کو فی جلد اول ص 153 مطبوعہ ایران آسمان سے پانی اترا جو مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے یعنی نور رسول خداؐ سے امیر المومنین کا نور ظاہر ہوا جو مردوں کو حیات دینے والا ہے یعنی خداوند عالم نے حیات ذمہ ہی علی علیہ السلام کے لگادی ہے خدا جب بھی حیات دیتا ہے امیر المومنین علی علیہ السلام کے ذریعے دیتا ہے

آیت ہشتم اَعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ سورة مبارکہ الحدید آیت نمبر 17

خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد ضرور زندہ کرے گا  
بے شک ہم نے تمہارے لئے آیتوں کو کھول کر بیان کر دیا ہے تاکہ تم  
سمجھو

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قائم آل محمدؑ کے ذریعے خدا زندہ  
فرمایگا

ملاحظہ فرمائیں تفسیر نور الثقلین ج 5 ص 242 مطبوعہ ایران  
تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب ج 13 ص 93 مطبوعہ ایران  
پس قرآن حکیم کی آیات مبارکہ اور آل محمدؑ کے فرامین متکاثرہ سے  
یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے موت و حیات بلکہ مکمل نظام کائنات  
آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے چشمِ ذہن میں اس سے  
مستغنی نہیں ہیں اور خداوند عالم کی عطا کردہ ولایت تکوینی کی بدولت یہ  
جہان ہستی کا نظام چلاتے ہیں موت ہو یا حیات خلق ہو یا رزق ہر چیز ان کے  
تابع ہے اور یہی تعریف امامت ہے

سرکارِ آیت اللہ آقائے خمینی طاب ثراہ

فان امام مقاما محمودا و درجته ساميته و  
خلافتہ تکونیه تخضع لولایتها و سيطر تھا جميع  
ذرات هذا الكون وان من ضروریات نبیہ ان الائمتنا  
مقاما لا یبلغ ملک مقرب ولا نبی مرسل ملاحظہ فرمائیں  
الحکومت الاسلامیہ ص نمبر 52 مطبوعہ ایران

بتحقیق امام مقام محمود پر فائز ہے اور درجہ سامیہ رکھتا ہے اور اس کی خلافت تکوینی ہے۔ ولایت کلی تکوینی کے باعث تمام ذرات کائنات اس کے تابع ہیں اور یہ ہماری ضروریات مذہب میں سے ہے اور ہمارے آئمہ کا وہ مقام ہے کہ جس تک نہ کوئی ملک مقرب پہنچ سکتا ہے اور نہ بنیٰ مرسل پس آل محمد چونکہ خلافت تکوینی رکھتے ہیں لہذا خلق ہو یا رزق موت ہو یا حیات تدبیر کائنات ان ذوات نوریہ سے وابستہ ہے اور یہی ذوات قدسیہ نظام کائنات کو اللہ کے اذن و امر سے چلا رہے ہیں ہم اس کتاب میں صرف وہ روایات قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کر رہے جن میں محمدؐ و آل محمدؑ علیہ السلام کے تصرف موت و حیات کا ذکر ہے یہ بہت تھوڑی روایات نمونہ پیش کر رہے ہیں ورنہ لاتعداد ایسی روایات موجود ہیں جن میں آل محمدؑ کے احیائے امانت کا تذکرہ ہے حضرات طاہرین علیہم السلام کے معنوی مقامات کے بحور کی غواصی کر کے چند درآبدار پیش کر رہے ورنہ یہ سمندر بہت گہرا اور عمیق ہے۔ اور غواض عاجز اور ناتواں ہے

گویند خلق غلیم بشائے تو یا علیؑ  
حق است این کہ من زشائے تو قاصرم

حضرات طاہرین علیہم السلام کے بحور مناقب کی غواصی کر کے چند درآبدار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ورنہ بحر فضائل نورانی جواہرات سے بھرا ہوا مگر امواج بہت تیز ہیں اور سمندر بہت عمیق ہے اس کے طول عرض عمق کو کوئی نہیں ماپ سکتا اور تند امواج نورانی میں غواصی ناممکن ہے ہماری کیا مجال وہاں تو ملک مقرب اور نبی مرسل بھی ماندہ نظر آتے ہیں۔

عنقا شکار کے نشود دام باز گیر  
کانجا ہمیشہ بابدست است دام وا

کتاب کے آخر میں ہم مسلمات خصم کے طور پر کتب اہل سنت  
سے اولیاء کا مردے زندہ کرنا بھی بیان کریں گے ہمیں امید ہے کہ موالیان  
حیدر کرارؒ اس صحیفہ نورانی سے استفادہ کریں گے اور یہ نہ صرف موالیان  
حیدر کرارؒ کے لئے جلائے ایمان و ازیاد ایقان کا باعث ہو گا بلکہ ہمارے  
ذاکرین خطباء اور مقررین بھی بھرپور استفادہ فرمائیں گے

خداوند کریم ہمیں محمدؐ و آل محمدؐ کے مقامات معنویہ اور فضائل ظاہریہ  
باطنیہ کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحق محمد والہ طاہرین صلوات اللہ  
علیہم اجمعین



## مقدمہ دوم

حجۃ الاسلام علامہ آغا عبد الحسن سہروردی مدظلہ،

انی اخلق لکم من الطین کھیثہ الطیر فانفخ فیہ  
فیکون طیراً" باذن اللہ

میں تمہارے لئے گندھی مٹی سے پرندے کی سی صورت پیدا کروں گا  
پھر اس میں پھونک ماروں گا پھر وہ حکم خدا سے پرندہ بن جائے گا۔

آئیہ مذکورہ کے متعلق مفسر قرآن مولانا مقبول احمد صاحب حاشیہ میں  
لکھتے ہیں انی اخلق لکم اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے  
خدائے تعالیٰ کی صفت خالقیت کا خود مظہر ہو کر ثبوت دیا چونکہ خدا ایسی  
چیز نہیں ہے کہ بندے اسے دیکھ سکیں یا اس سے بات کر سکیں اس لئے اس  
نے اپنے خاص بندے ایسے بھیجے کہ وہ اس کی صفات کے مظہر بن کر اس کی  
ہر صفت کا ثبوت دیں اور وہ صفات ذات پر دلالت کریں۔ ترجمہ مقبول ص ۱۰۹  
عیسیٰ علیہ السلام نے باذن اللہ مٹی سے پرندہ بنانے کا دعویٰ فرمایا جس کی  
خالق نے ان الفاظ میں تصدیق کی واذ تخلق من الطین کھیثہ  
الطیر باذنی فتنفخ فیہا فتکون طیراً" باذن اللہ پے المائدہ  
"اور یہ کہ جس وقت تم میرے حکم سے گندھی ہوئی مٹی میں سے پرندے  
کی سی صورت بناتے تھے پھر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے  
پرندہ بن جاتا تھا ان دو آیات مبارکہ سے بعبارة النص ثابت ہے کہ  
حضرت عیسیٰؑ غیر خدا ہو کر باذن اللہ خالق ہو سکتے ہیں۔

## فتبارک اللہ احسن الخالقین

عن الرضا عليه السلام انه سئل اغیر الخالق الجلیل خالق قال ان الله تبارک و تعالی قال فتبارک الله احسن الخالقین وقد اخبر ان فی عبادہ خالقین و غیر خالقین منهم عیسیٰ ابن مریم خلق من الطین کھیتہ الطیر باذن الله و السامری خلق لهم عجل جسد الہ حوار۔

تفسیر صافی ص 308 تفسیر مقبول حاشیہ ص 683 احتجاج طبری

حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ یا بن رسول اللہ خالق جلیل کے سوا کوئی خالق ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم نے خود فرمایا ہے کہ وہ احسن الخالقین ہے یعنی خالقوں میں وہ بہتر خالق ہے اور انہوں نے خود خبر دی ہے کہ اس کے بندوں میں خالقین بھی ہیں اور غیر خالقین بھی اور ان میں عیسیٰ بن مریم بھی جنہوں نے باذن خدا مٹی سے پرندہ کی شکل پیدا کی تھی اور سامری نے بنی اسرائیل کیلئے ایک بچہ بنا دیا جس کا جسم بھی تھا اور آواز بھی بقول معصوم صاف الفاظ میں حضرت عیسیٰ اور سامری (جو غیر خدا ہیں) کا خالق ہونا ثابت ہوا جس سے کسی بیٹا کو یارائے انکار نہیں۔

عیسیٰ نے فرمایا و ابری الاکمہ والا برص و احی الموتی باذن اللہ۔

کافی اور تفسیر عیاشی میں ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان حضرت سے دریافت کیا گیا کہ آیا حضرت عیسیٰ نے کسی ایسے مردے کو بھی زندہ کیا تھا کہ وہ مدت تک زندہ رہا ہو اور اس نے کھایا پیا ہو اور اس کے بال بچے بھی ہوئے ہوں فرمایا ہاں ان کا ایک دوست تھا جس

سے مواخات کا صیغہ پڑھ چکے تھے۔ اور جب حضرت عیسیٰؑ اس کے گھر کے پاس سے گزرتے تھے تو اس کے مہمان ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک مدت تک اس کے ہاں جانا نہیں ہوا پھر جو اس کے مکان سے گزرے اور اس سے ملنے کا ارادہ تھا تو اس کی ماں نکل کر آئی جب اس کا حال دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ وہ فوت ہو چکا ہے آپ علیہ السلام نے اس کی ماں سے فرمایا کہ کیا تو اس کو دیکھنا چاہتی ہے اس نے عرض کی ضرور فرمایا اچھا کل تو میرے پاس آئیو بحکم خدا اسے زندہ کر دوں گا چنانچہ وہ دوسرے دن حاضر ہوئی فرمایا مجھے اس کی قبر کے پاس لے چل قبر پر پہنچ کر حضرت نے دعا دی وہ قبر شکافتہ ہوئی اور اس کا بیٹا زندہ نکل آیا جب ماں نے بیٹے کو اور بیٹے نے ماں کو دیکھا تو دونوں رونے لگے حضرت عیسیٰؑ کو ان پر رحم آیا اس سے دریافت کیا کہ آیا تو اپنی والدہ کے ساتھ دنیا میں رہنا چاہتا ہے اس نے عرض کی کہ یا نبی اللہ مجھے رزق اولاد اور کچھ مدت ملے گی حضرت نے فرمایا کہ سب کچھ ملے گا اور تو بیس برس بھی زندہ رہے گا۔ شادی بھی کرے گا اور بچے بھی ہوں گے اسی نے کہا مجھے منظور ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے اس کو اس کی والدہ کے حوالے کیا اور وہ بیس برس زندہ رہا اور بچے بھی ہوئے۔

(تفسیر مقبول بادلہائی توضیح حاشیہ ص ۱۰۹)

### مظاہر قدرت

جہاں اللہ تعالیٰ نے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا (اللہ قبض کرتا ہے جانوں کو مرتے وقت) فرمایا ہے۔

وہاں یہ بھی موجود ہے قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم قبض کرتا ہے تم کو وہ فرشتہ جو تم پر موکل کیا گیا ہے یا یتوفا

ہم الملائکہ ان کی روح قبض کرتے ہیں فرشتے۔

علامہ شیخ عبدالعلی قدس سرہ اپنے مواعظ میں فرماتے ہیں کہ بظاہر دونوں آیتیں ایک دوسرے کے منافی معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ قابض حقیقی خدا ہے۔ اور اس نے مقام قابضیت سے ایک موجود ایجاد کیا جس کا شغل قبض کرنا ہے اور فعل قبض الہی اس سے صادر ہوتا ہے اور وہ مظہر اسم القابض ہے یعنی حضرت عزرائیلؑ اور مظہر اسم البسیط میکائیلؑ ہے فعل تقسیم ارزاق وغیرہ اس سے صادر ہوتا ہے اور مظہر اسم العلیم اسرافیلؑ ہے اور مظہر الحفیظ جبرائیلؑ کہ امین وحی و اسرار ہے لیکن خدا کا ایک نام ایسا ہے کہ تمام اسماء کو جامع و حاوی ہے اور جملہ اسماء حسنی اس کے ماتحت ہیں اور وہ اسم اللہ ہے جو جامع جمیع صفات کمالیہ۔ اس کیلئے ایک مخلوق کو خلق کیا ہے اور وہ وجود محمدیؐ ہے پس جس طرح اسم اللہ جمیع اسماء کو جامع و حاوی ہے اور تمام اسماء اس کے تحت میں ہیں اسی طرح مظہر اسم اللہ تمام مظاہر کا حاوی ہے اور جملہ مظاہر اس کے تحت ہیں یعنی عزرائیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و جبرائیلؑ تمام مظاہر قدرت اس کے تحت حکومت ہیں وہ مظہر کامل الہی ہے پس اس کے افعال افعال الہیہ ہیں۔

احتجاج میں ہے امیر المومنینؑ فرماتے ہیں و ملک الموت اعوان من ملئکتہ الرحمتہ والنقمۃ یصدر عن امرہ فعلہم فعلہ وکل مایأتون فیہ منسوب الیہ و اذا کان فعلہم فعل ملک الموت وفعل ملک الموت فعل اللہ لانه یتوفی الانفس علی ید من یشاء ویعطی ویمنع و یشیب و یعاقب علی ید من یشاء وان فعل امناء فعلہ۔

احتجاج طبری ص ۱۲۰ چاپ قدیم حق الیقین ص ۲۹۹

ملک الموت کے ساتھ رحمت اور غضب کے فرشتے ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں گو قبض روح کا فعل ان سے صادر ہوتا ہے لیکن منسوب عزرائیل کی طرف ہوتا ہے ان کا فعل ملک الموت کا اور ملک الموت کا فعل خدا کا فعل کہلاتا ہے اس لئے کہ وہ جس کے ہاتھوں چاہے جان لے سکتا عطا کر سکتا اور منع کر سکتا ہے اور جس کے ہاتھوں چاہے جزا و سزا دے سکتا ہے اسی طرح اس کے امینوں کا فعل اس کا فعل کہلاتا ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے کہ تم نہیں چاہتے مگر وہ جو اللہ چاہتا ہے۔

کیونکہ خداوند عالم تمام افعال کا خالق اور مخلوقات کے تمام افعال انکی (عطا کردہ) قوت سے جاری ہیں۔

بموجب خلقکم وما تعملون مخلوقات اور ان کے تمام افعال خلق خدا ہیں۔ بنابرین تمام افعال و صفات مخلوق خدا اور وہ ان کا افرینندہ ہے چونکہ وہ خود مباشر بالاشیاء ہونے سے منزہ و مبرہ ہے اس لئے اس نے ہر فعل کیلئے ایک مبداء پیدا کیا جس سے افعال ظہور پذیر ہوتے ہیں افعال کو خالق نے خود پیدا کیا۔ لیکن اپنی فعالیت کا نام ان مبدؤں کو عطا فرمایا مثلاً "جلائے یا ٹھنڈا کرنے کے فعل کو خود پیدا کیا۔ آگ اور پانی کو اس کا مبداء قرار دیا چنانچہ فعل حرارت کو آگ اور برودت کو پانی سے ظاہر فرمایا اور ان دونوں فعلوں کی ماہیت کا نام آگ اور پانی کو عطا کیا حالانکہ جلائے یا ٹھنڈا کرنے والے وہ خود ہیں مثلاً "آگ کسی چیز کو جلائے یا پانی ٹھنڈا کرے تو اس وقت یہ نہیں کہا جاتا کہ ہمیں خدا نے جلایا یا پانی نے سرد

ہماری سبب نداء السلام فرماتے ہیں بندگان خدا بحیثیت ایجاد افعال

اپنے افعال کے اسی طرح فاعل حقیقی ہیں جس طرح خدا اپنے افعال کا فاعل حقیقی ہے اور بندوں کے افعال میں خدا کا دخل صرف اتنا ہے کہ خدا ان کی

قوت و قدرت کا خالق ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے افعال کے موجد و خالق ہیں اور خدا ان اسباب خارجی کا خالق ہے جن کے بغیر بندوں سے افعال صادر نہیں ہو سکتے تھے ادنیٰ سے ادنیٰ سبب یہ ہے جو چیز مانع افعال ہو سکتی تھی اس کو خدا اپنے قبضہ میں رکھتا ہے تاکہ وہ صدور افعال میں بندوں کیلئے مانع نہ ہو آگے چل کر لکھا ہے کہ ثبت بالبرہان صدور بعض الافعال عن العبد بالاختیار کما عرفت وایضاً دل علیہ قوله تعالیٰ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

قرآن مجید و احادیث آئمہ طاہرین علیہم السلام اور دلائل عقلیہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ بندگان خدا کے بعض افعال کا صدور خود ان کے اختیار میں ہے (لہذا بالکل مجبور نہیں ہیں) اور اسی مقصد پر قرآن مجید کی یہ آیت بھی دلالت کرتی ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین یعنی خدا خالقین میں افضل خالق ہے دیکھو عماد الاسلام ص ۱۰۱ بحوالہ حقائق الوساظ ص ۲۸ ج ۱

علامہ مجلسیؒ اپنے اعتقادیہ میں فرماتے ہیں والقول بان لا مدخل للہ تعالیٰ مطلقاً فی اعمال العباد کفر باللہ مدخل بالہدایات والتوفیقات وترکھا وهو المعبر عنہ فی عرف الشرع بالاضلال ولكن قبلک الہدایات لا یصیرا "بعبد مجبوراً" فی الفعل ولا بترکھا۔ یمتہ ص ۱ یہ کہنا کہ خدا بندوں کے افعال میں بالکل دخل نہیں رکھتا کفر ہے بلکہ خدا کو توفیق دینے یا اس کے سلب کر لینے والا دخل ضرور ہے اس توفیق کو اهداء اور سلب توفیق کو اضلال کہتے ہیں اس ہدایت و توفیق دینے یا سلب کرنے سے انسان مجبور نہیں ہوتا عاشیہ ختم ہوا

ٹھنڈا کیا بلکہ ان مبدوں کا نام لیا جائے گا اور افعال ان کی طرف منسوب کئے جائیں گے جن کو قدرت نے یہ قوت بخشی ہے چنانچہ ہم کہیں گے ہمیں آگ نے جلایا یا پانی نے ٹھنڈا کیا۔ (ملخص از رسالہ یا علی مدد فارسی)

اسی پر جناب عیسیٰ علیہ السلام کا قول احی الموتی باذن اللہ میں خدا کے اذن سے مردے زندہ کرتا ہوں (قرآن) اور مولا امیر المومنین علیہ السلام جن کے بارے حضور نے فرمایا یا علی فیک مثل عیسیٰ یا علی تجھ میں عیسیٰ کی مثالیں موجود ہیں) کا انا احی الموتی میں مردے زندہ کرتا ہوں فرمانا محمول کریں۔

اذن اللہ کہنے میں خالق کی عطا کردہ قوت کا اقرار اور احی الموتی کہنے میں اپنے فعل ہونے کا اظہار ہے۔

ماخوذ انوار الیقین فی معرفۃ المعصومین صفحہ 286 تا 292

# حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور احياء امانت

آنحضرتؐ کا اپنے والدین شریفین کو زندہ کرنا

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دن ابوذر غفاری نے مسجد میں آکر کہا آج رات کو جو کچھ میں نے دیکھا ہے کبھی نہیں دیکھا لوگوں کے دریافت کرنے پر آپ نے جواب دیا کہ میں نے حبیب خدا اشرف الانبیاءؐ کو اپنے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا رات کا وقت تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بسوئے البقیع روانہ ہوئے میں پیچھے پیچھے چلتا رہا حتیٰ کہ مکہ قبرستان میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم والد بزرگوار کی قبر کی طرف متوجہ ہوئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی اچانک قبر دو لخت ہوئی اور حضرت عبداللہ بیٹھے ہوئے اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبده ورسوله پڑھتے ہوئے نظر آئے۔ فقال له بن وليک یا ابته فقال و مالولی یا بنی قال هو هذا علیؑ قال ان علیاؑ ولی قال فارجع الی روضتک ثم عدل الی قبر امہ فصنع کما صنع عندقبر ابیه فاذاً بالقبر قدانشق وازاد اھی تقول اشہدان لا الہ الا اللہ وانک نبی اللہ ورسولہ قال لھامن ولیک یا امہ فقالت و مالو لایتہ یا بنی فقال هو هذا علی ابن ابی طالب فقالت ان علیاؑ ولی قال

ارجعی الی حفر تک ورد روضتک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا من ولیک کہ ابا جان آپ کا ولی کون ہے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا ومن الولی یا بنی کہ میرے پیارے بیٹے ولی کون ہے؟ تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہو هذا علی کہ یہ ولی ہیں تو حضرت عبداللہ نے فرمایا وان علیا ولی کہ علی میرا ولی ہے اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنے غلہ آشیانے میں تشریف لے جائیں اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی مرقہ پر تشریف لائے وہاں بھی پہلے کی طرح دو رکعت نماز پڑھی ناگاہ ان کی قبر بھی شق ہو گئی اور بی بی آمنہؓ فرما رہی تھیں کہ میں گواہی دیتی ہوں اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور تو اللہ کا نبی اور رسول ہے آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا من ولیک یا امہ فقلت و مالو لایتہ یا بنی کہ اماں جان آپ کا ولی کون ہے؟ تو بی بی نے پوچھا کہ بیٹا ولی کون ہے؟ فرمایا کہ ہو هذا علی ابن ابی طالب ولی ہیں تو بی بی نے اقرار فرمایا کہ علی میرا ولی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا آپ اپنی جنت نظیر قبر میں واپس تشریف لے جائیں۔

یہ بات سکر سب نے ابوذر کی تکذیب کی اور دست بگربیاں آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے آئے اور کہا آج اس نے آپ پر کذب بیانی کی ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا انہوں نے کیا کہا عرض کیا آج جندب یعنی ابوذر نے آپ کے متعلق ایسا ایسا کہا ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ما ظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء علی ذی لہجۃ اصدق من ابی زر کہ نیلی فام آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور

غبار آلود زمین نے کسی کو اٹھایا نہیں جو ابوزر سے زیادہ سچا ہو۔

ملاحظہ فرمائیں معانی الاخبار 187 - 179 مطبوعہ بیروت

بحار الانوار ج 15/108 تا ص 109 چاپ نو

الدمعۃ الساکبہ جلد اول ص 163/162 مطبوعہ بیروت

### احیائے امانت

سرکار زبدۃ العلماء علامہ سید آغا مہدی لکھنوی طالب ثراہ  
فرماتے ہیں

حضرت مظاہرؒ کو سرکار نبویؐ میں غیر معمولی عقیدت تھی اسی اخلاص کی بناء پر حضور اکرمؐ کو ضیافت کیلئے مدعو کیا حبیبؒ کو جب یہ خبر ہوئی تو باپ سے شہزادہ کوئین امام حسینؑ کو مدعو کرنے کی تمنا ظاہر کی مظاہرؒ دوبارہ حاضر خدمت ہوئے اور وعدہ کی تکمیل کی رسول اکرم ﷺ مع فرزند جب آنے لگے تو حبیبؒ جوش محبت سے بغرض زیارت بالائے بام پہنچے اور کنعان محمدؐ کے حسینؑ کو دیکھ کر زنان مصر کی طرح از خود رفتہ ہو گئے استقبال کو بڑھے اور بالاخانہ سے گر کر جاں بحق تسلیم ہو گئے حبیبؒ نے محبوبؒ پر جان دے دی مگر باپ کے جبین پر شکن نہ آئی۔ لاش کو سامنے سے ہٹا دیا اور میزبانی میں مصروف ہوئے دسترخوان بچھا اور شاہ زادہ کا میزبان نہ تھا حسینؑ نے ضد کی کہ میں حبیبؒ کے بغیر کھانا نہ کھاؤں گا۔ مظاہرؒ نے مجبور ہو کے اپنے نونمال کا جسد روح میٹھا کے سامنے رکھ دیا۔ یہ فطرت کا تقاضا ہے کہ مہمان کے دل میں میزبان کا یہ حال دیکھ کر درد پیدا ہو۔ خصوصاً "حسینؑ ایسا رحم دل رسول زادہ ابدیدہ ہو گیا اور رحمتہ للعالمینؑ نے فرمایا حسینؑ دعا کیوں نہیں کرتے خدا

تمہارے حبیبؑ کو زندہ کر دے گا۔ حسینؑ نے اپنے نانا اور ماں باپ بھائی کا واسطہ دے کر خدا سے دعا کی اور حبیب زندہ ہو گئے۔ ملاحظہ فرمائیں سوانح حیات حبیب بن مظاہر صفحہ 48 تا 49 بحوالہ موسع الغموم جلد اول 209 مطبوعہ انڈیا 1293ھ

### بکری کا زندہ کرنا

ایک دن آنحضورؐ نے فرمایا۔ آج گوشت کھانے کو جی چاہ رہا تھا۔ ایک انصاری اپنے گھر آیا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا۔ کہ آج نبی کو نینؑ گوشت کی خواہش کر رہے ہیں۔ اگرچہ ہمارا ترکہ صرف ایک بکری ہے۔ لیکن اسے ذبح کر کے انہیں کھلا دیں۔ تو میرے خیال میں اس سے بہتر مصرف اور کوئی نہ ہو گا۔

خوش نصیب بیوی نے کہا۔ ذبح کر پھر گوشت بھونا سرور کو نینؑ کی خدمت میں لے کے آگیا۔ آپؐ نے اپنے اہلبیتؑ کو بلایا اور انصاری کو بھی کھانے کے لئے دے دیا۔ ساتھ ہی فرما دیا۔ کہ اس کی ہڈی کو کوئی نہ توڑے۔ جب تمام کھا چکے۔ آپؐ نے انصاری سے فرمایا۔ اس کا چمڑا کہاں ہے؟

اسنے عرض کیا۔ قبلہ گھر رکھا ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ لے آ۔

وہ چمڑا لے کے حاضر ہوا۔ آپؐ نے وہ تمام ہڈیاں اس چمڑے میں جمع کیں اور انصاری سے فرمایا۔ یہ لے جا اللہ تیری بکری تجھے مبارک کرے۔ جو نبی انصاری نے چمڑے کو ہاتھ لگایا تو بکری اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ انصاری

اسے لے کر گھر آگیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔ بصائر الدرجات جلد ششم ص 273  
مطبوعہ ایران - دمعۃ السابکہ جلد اول صفحہ 164 مطبوعہ بیروت۔ بحار الانوار  
جلد 18 صفحہ 6 مطبوعہ بیروت۔ الخراج و الجراح جلد دوم صفحہ 583 مطبوعہ ایران  
اثبات الہدایۃ جلد اول ص 599

## دو بچوں کا زندہ ہونا

ایک انصاری کی بکری تھی۔ اس نے اسے ذبح کیا اور بیوی سے کہا۔  
اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے کچھ بھون لے اور کچھ پکالے۔ میں مسجد میں  
جاتا ہوں۔ سرور انبیاء کی خدمت میں عرض کروں گا ممکن ہے وہ قبول فرما  
لیں۔ وہ مسجد میں چلا آیا۔

انصاری کے دو بچے تھے وہ اپنے باپ کو بکری ذبح کرتے دیکھ رہے تھے۔  
بڑے بچے نے چھوٹے سے کہا۔ آئیں تجھے بکری کی طرح ذبح کروں۔ اس نے  
خنجر اٹھا لیا اور چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا۔ جب ماں نے دیکھا تو وہ گھبرا کر  
بڑے کو سرزنش کرنے کی خاطر اٹھی۔ جب اس نے ماں کو آتے دیکھا تو ڈر  
کے بھاگا۔ اور چھت پر چڑھ گیا۔ ماں چھت پر چڑھی تو وہ دوڑا اور چھت سے  
گر کر مر گیا۔

ماں نے دونوں بچوں کی لاشیں چھپا کر رکھ دیں۔ نبی کریمؐ کے لئے کھانا  
تیار کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر نبی کو نبینؑ تشریف لے آئے۔ جب دسترخواں چنا  
گیا۔ تو آپؐ نے انصاری سے فرمایا۔ تیرے بیٹے کہاں ہیں؟  
وہ اٹھا اس نے جا کر بیوی سے پوچھا۔  
بیوی نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔

وہ آیا اور عرض کی سرکار کہیں کھینے گئے ہوں گے۔ وہ آکر کھالیں گے۔  
آپ ان کا انتظار نہ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا۔

جب تک وہ نہیں آئیں گے اس وقت تک میں نہیں کھاؤں گا۔  
آخر انصاری کو بتانا پڑا۔

آپ نے فرمایا۔

جا ان کے لاشے اٹھا کر لے آ۔ انصاری دونوں کے لاشے اٹھا کر لے  
آیا۔

آپ نے دونوں کے جسم پر ہاتھ پھیرا دونوں زندہ ہو کر اٹھ بیٹھے۔ آپ  
نے دونوں کو دسترخواں پر بیٹھایا۔ اور سب کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرمایا۔  
ملاحظہ فرمائیں۔ اثبات الہدایۃ جلد دوم ص 138 - مطبوعہ ایران - دہشتہ  
السکبہ جلد اول 140 ----- بحار الانوار جلد 18 ص 14 مطبوعہ بیروت (الخروج  
میں بکری کے بجائے ناقہ کے نخر کرنے کا ذکر ہے) الخروج والجراح جلد دوم ص  
926 مطبوعہ ایران۔

**ابو ایوب انصاری کی میزبانی** الخروج والجراح میں اتمام صادق  
سے منقول ہے کہ ابو ایوب انصاری کے گھر میں ایک بکری اور معمولی سی  
مقدار جو کی تھی۔ ابو ایوب نے عرض کیا قبلہ آج کا کھانا میرے ہاں تناول  
فرمائیں۔ آپ نے قبول کر لیا۔ ابو ایوب نے بکری ذبح کی کھانا پکایا۔ نماز سے  
فارغ ہونے کے بعد آپ نے ابو ایوب سے فرمایا۔ جا اور مدینہ میں اعلان کر  
دے۔ جسے کھانے کی ضرورت ہو میرے گھر سے لے جائے ابو ایوب نے  
مدینہ میں اعلان کر دیا۔ منٹوں میں ابو ایوب کا گھر لوگوں سے پٹ گیا۔ نبی

کو نین تقسیم کرنے لگے۔ تمام اہل مدینہ سیر ہوئے پھر آپ نے خود تناول فرمایا۔ بکری کی ہڈیاں کھال میں رکھیں اور فرمایا۔ قم باذن اللہ۔ بکری اٹھ کھڑی ہوئی۔ بعد میں اس بکری کا دودھ شفاۓ امراض کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اور بکری کا نام اطبوخہ مشہور ہو گیا۔

الد معنہ الساکبہ جلد اول ص 195 مطبوعہ بیروت

### مردہ کا جواب دینا

ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کی قبلہ زمانہ جاہلیت میں میں اس قبیلہ سے تھا جو بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ میں تجارت کے طویل سفر پر جا رہا تھا۔ میری بیوی حاملہ تھی۔ میں نے اسے کہا۔ اگر لڑکا ہو تو فہا اگر لڑکی ہو تو اسے دفن کر دینا۔ میں پانچ برس بعد واپس آیا تو میری بچی میرے گرد پھرنے لگی۔ میری بیوی نے مجھے بتایا کہ یہ تیری بچی ہے۔ میں ماں ہونے کی وجہ سے اسے دفن نہ کر سکی۔ اب تو بھی معاف کر دے بڑی ہو گئی ہے۔

لیکن مجھ پر غیرت جاہلیہ کا بھوت سوار تھا۔ میں نے بچی کے ہاتھ سے پکڑا اور اسے جا کر زندہ دفن کر دیا۔

آپ نے پوچھا۔ کہاں دفن کی تھی؟

اس نے بتایا فلاں وادی میں؟

آپ نے فرمایا۔ چل میرے ساتھ وہ وادی کہاں ہے؟

وہ آپ کے ساتھ آیا۔ جب اس وادی میں پہنچے۔ تو آپ نے پوچھا۔

بچی کا نام کیا تھا؟

اس نے نام بتایا۔

آپ نے بیچی کا نام لے کر پکارا۔

بیچی نے لبیک کہی۔ آپ نے فرمایا۔ تیرے والدین مسلمان ہو چکے ہیں۔ اگر تو چاہے تو تجھے تیرے والدین میں واپس لے آؤں۔

بیچی نے عرض کیا۔ قبلہ اللہ نے مجھے والدین کی نسبت بہت اچھا دے

رکھا ہے۔ اب مجھے واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

الخراج والجراح جلد دوم ص 590 مطبوعہ ایران  
الدمعۃ الساکبہ جلد 1 ص 147 مطبوعہ بیروت

# حضرت سیدہ فاطمہ زہرا السلام اللہ علیہا احیاء امانت

شیخ المحدثین شیخ ذبح اللہ محلاتی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہہ روسائے عرب کی ایک جماعت حضورؐ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے افتخار عرب ہمارے فلاں رئیس کی بیٹی کی فلاں کے بیٹے کے ساتھ شادی ہے اور آپؐ کی خدمت میں ہم عرض کرتے ہیں چونکہ ہماری بیٹی کی رخصتی ہے لہذا آپؐ اپنی دختر بلند اختر حضرت فاطمہؑ کو اجازت دیں کہ وہ رخصتی میں شرکت فرمائیں۔ حضرت رسالت مابؑ نے سرداران عرب کا یہ پیغام حضرت زہراؑ کو پہنچایا کہ اکابرین عرب یہ خواہش رکھتے ہیں کہ آپؑ ان کی شادی میں شرکت فرمائیں۔ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار زنان قریش لباس فاخرہ اور جواہرات سے آراستہ ہونگی جبکہ میرے پاس تو یہی سادہ لباس ہے اور اس کا وہ استعزا اور تمسخر اڑائیں گی۔ جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جناب زہراؑ کے یہ کلمات سنے تو حضورؐ غم ناک ہوئے اسی وقت جناب جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ حق تعالیٰ بعد از سلام فرماتا ہے کہ محمدؐ کو نین کے پاس جو لباس ہے حق تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ اسی لباس میں تشریف لے جائیں پیغام باری تعالیٰ کے آنے پر جناب سیدہؑ نے آئنا و صدقا فرمایا اور شہزادی اس پرانے لباس میں تشریف لیجانے کو تیار ہو گئیں۔ شہادت زنان قریش کی وجہ سے دل تنگ تھا کہ خداوند تعالیٰ نے

جبرائیلؑ امین کو حکم دیا کہ فوراً "جنت الفردوس جاؤ اور بہشتی لباس سیدہؑ کی خدمت میں پیش کرو مخدومہؑ نے لباس بہشتی زیب تن فرمایا شہزادی گھر سے باہر تشریف لائیں۔ ابھی شہزادی نے سات قدم چلے تھے کہ ایک لاکھ جنتی حوریں حاضر ہوئیں۔ اس شان سے شہزادی چلی کہ جنتی لباس زیب تن تھا اور حوریں قدم قدم پر جاں نثار ہو رہیں تھیں۔

انوار الہی کی ضیاء باری تھی کہ شہزادی عرب رئیس کے گھر تشریف لائیں وہ عورتیں جو شہزادیؑ کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں جب انہوں نے شہزادیؑ کے چہرے مطہرہ کے انوار اور حوروں کا جھرمٹ دیکھا وہ حیران ہو گئیں دلہن کو تنہا چھوڑ کر سب شہزادی کے استقبال کو دوڑ پڑیں۔ روسائے عرب کی مغرور عورتیں یکایک شہزادی کے قدموں پر گریں اور مخدومہؑ کو نین کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسے دیئے اور کمال تعظیم و اکرام سے استقبال کرتے ہوئے شہزادی کو گھر کے اندر لائیں۔ عرب کی عورتوں نے دیکھا کہ مخدومہ کو نینؑ کا ہالہ حوران جنت نے کیا ہوا ہے اور شہزادی کے پاؤں زمین پر نہیں بلکہ ہوا پر ہیں اور جنتی عطر سے تمام فضاء معطر ہے انہوں نے دیکھا کہ حوریں شہزادی کو سجدے کر رہی ہیں جب دلہن نے اپنی کرسی سے بیٹھے ہوئے دیکھا تو بے ہوش ہو گئی ایک ساعت بے ہوش رہنے کے بعد مر گئی دلہن کے گھر میں واویلا شروع ہو گیا۔ شہزادی نے جب ان کی شادی کو غم میں تبدیل دیکھا تو دو رکعت نماز پڑھی اور سجدے میں سر رکھ کر کہا اے اللہ تجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے بحق محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ اس دلہن کو زندہ فرما ابھی شہزادی نے یہ دعا مانگی تھی کہ دلہن نے چھینک ماری اور زندہ ہو گئی۔ اور عرض کیا السلام علیہٗ یا بنت رسول اللہ اس نے اسلام کا اقرار کیا بت پرستی سے تبراء کیا۔ اس روز سات سو مرد اور عورتیں جو شادی میں موجود تھے سب اسلام لے آئے۔

ملاحظہ فرمائیں کشف الیقین فی اسرار المؤمنین جلد دوم ص 70 مطبوعہ نجف اشرف

ریاحین الشریعہ جلد اول ص 119 تا 121 مطبوعہ ایران  
تحفۃ المجالس ص 167 مطبوعہ ایران

(توضیح)

حضرت مخدومؒ نے کائنات نے چونکہ ان غیر مسلموں کو دولت اسلام سے فیضاب فرمانا تھا اس لئے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر دعا مانگی وگرنہ ملکہ کو نین کا مقام اعلیٰ تو یہ ہے کہ وہ امر فرما دیں اور چیز ہو جائے۔ اس لئے کہ جمیع کائنات و مافیہا سیدہ صدیقہ کبریٰ کے تابع امر ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ سیدہ کی اطاعت جمیع مخلوقات جن و انس پر چرند پرند و حوش سب پر حتیٰ کہ انبیاء اور ملائکہ پر خدا نے واجب قرار دی ہے ملاحظہ فرمائیں  
دلائل الاملیۃ ص 28 مطبوعہ نجف اشرف

چونکہ لوگوں کے ذہن اس دور جاہلیت میں ایسے تھے کہ وہ کرامات و معجزات اور خرق عادات کا اظہار کرنے والے کو خدا کہہ دیتے تھے لہذا حجت الہی نے جہاں بھی مردہ کو زندہ کیا یا کوئی معجزہ ظاہر فرمایا فوراً ”نماز پڑھی تاکہ لوگ ان ذوات قدسہ کو خدا نہ کہہ دیں

واضح ہو کہ جمیع کائنات اور اس کے ذرات، حرکات و سکنات تابع امامؑ میں جیسا کہ قرآن حکیم و احادیث کثیرہ اور علماء کے بیانات سے ثابت ہے  
مقام زہر اعلیہ السلام تک کسی کے عقل کی رسائی ممکن نہیں امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں کہ ہم تم پر حجت ہیں اور ہماری جدہ فاطمہؑ ہم پر حجت ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں عظمت صدیقہ الکبریٰ صفحہ 51 مطبوعہ تہم مقدسہ  
تفسیر الطیب البیان جلد 13 ص 225 مطبوعہ نجف اشرف

## احیائے اموات

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ حضرات میں سے جو امام ہیں وہ مردوں کو زندہ کوڑھی اور مبروصی کو ٹھیک کر سکتے ہیں؟ اور پانی پر چل سکتے ہیں؟ فرمایا جو چیز اور انبیاء علیہم السلام کو ملی وہ چیز محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ملی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وہ چیز دی جو انبیاء کو نہ دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سب کچھ امیر المومنین علیہ السلام کو عطا کیا پھر حسن علیہ السلام پھر حسین علیہ السلام ان چیزوں کے وارث قرار پائے امام علیہ السلام کے بعد امام علیہ السلام قیامت تک مع زیادتی کے جو ہر ماہ ہر دن اور ہر سال پیدا ہوگی وارث ہوتا رہے گا۔

ملاحظہ فرمائیں بصائر الدرجات جز ششم 269 مطبوعہ ایران  
ملاحظہ فرمائیں الخراج و الجرائح جلد دوم صفحہ 573 مطبوعہ ایران

# حضرت امیر المومنین علیہ السلام

## اور احياء امات

فرمان مظهر العجائب  
انا حى الموتى

میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں مشارق الانوار ص طوالح الانوار ص  
آیت اللہ العلامہ السید محمد مہدی موسوی تنکابنی  
طاب ثراہ

شرح میں تحریر فرماتے ہیں انا حى الموتى يعنى ان  
الاحياء والاماتہ دائما فعلہ لان المباشر بذلك عزرائيل  
وهو من جملته خدامه ومعينه فى العزوات وبهذا المعنى  
ماروى ان عليا مقتبس الارواح رواه يوحنا بنى اسرائيل  
فى كتاب بعد ان اسلم وماروى فى كتاب الاخبار عن  
على فى الفقرة خطبته انا قابض الارواح كما سندر  
انشاء الله فبالجملته ان الحيات والممات لهم مدخل  
كما صرح بذلك الفاضل المجلسى رحمته الله عليه  
حيث قال ان لهم فى الاحياء والاماتته مدخل كما هو  
المذكور فى بعض خطبهم النادرة

ملاحظہ فرمائیں طوالح الانوار ص<sup>۲۷۳</sup> مطبوعہ ايران

امیر المومنینؑ کے فرمان میں مردے زندہ کرتا ہوں کا مقصد یہ ہے کہ احیاء و امات ان کا دائمی فعل ہے اور اس سے مباشر ملک الموت ہوتا ہے جو ان کے نوکروں اور جنگ میں مدد کرنے والوں میں سے ایک ہے اور اس طرح ایک روایت یہ بھی ہے کہ مولّا علیؑ روحوں کو قبض کرتے ہیں جسے یوحنا بنی اسرائیل نے مسلمان ہونے کے بعد اپنی کتاب میں روایت کیا ہے اور کتاب الاخبار میں بھی۔ مولّا امیر المومنینؑ کے خطبے کا یہ ایک فقرہ ہے کہ میں روحوں کا قابض ہوں جس کا ہم آئندہ ذکر کریں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حیات و ممات میں ان کا دخل ہے۔

جیسا کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے تصریح کی ہے کہ آنحضرتؐ باسائر آئمہ (ع) نیز قبض بعض ارواح مینماید یا مدخلیتی درہمہ دارند بامر الہی و از برائی تقیہ از منافقان و ضعفاء العقول تصریح بہ آں ننمودہ آنحضرتؐ اور باقی تمام آئمہؑ بھی ارواح کو قبض کرتے ہیں یا باذن اللہ اس میں دخل رکھتے ہیں ان بزرگواروں نے منافقوں اور کمزور عقولوں یعنی کم معرفت رکھنے والوں سے بوجہ تقیہ اس بارے وضاحت نہیں کی۔ علامہ مجلسیؒ مزید فرماتے ہیں کہ مولّا کے اس فرمان یعنی میں باذن اللہ مارتا ہوں یا جلاتا ہوں کے بارے اجمالی ایمان کافی ہے تفصیل میں جانے کی

ضرورت نہیں۔ دیکھو حق الیقین ص مطبوعہ ایران علامہ علی اکبر نہاوندیؒ فرماتے ہیں کہ اگر عیسیٰؑ مردہ زندہ میخود کہ اوحی الموتی باذن اللہ علی نیز حیائے موتی میفرمود مثل آنکہ سام بن نوحؑ واصحاب کفہؒ رازندہ فرمود وبالشال تکلم فرمود ملاحظہ فرمائیں انوار المواہب جلد سوم صفحہ 148 مطبوعہ ایران

اگر عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کر سکتے تھے جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اذن اللہ مردے زندہ کر سکتا ہوں تو علیؑ بھی زندہ کر سکتے تھے جیسا کہ سام بن نوح یا اصحاب کھفؑ کو زندہ کر کے ان سے کلام کیا۔

### - سام ابن نوحؑ:

کتاب العلوی البصری میں ہے ایک مرتبہ یمن سے ایک گروہ سردار انبیاءؑ کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔

ہم حضرت نوحؑ کی اولاد سے ہیں۔ ہمارے نبی حضرت نوحؑ کا وصی جناب سام تھا۔ اور آپ کا وصی کون ہے۔

آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ فرمایا۔ میرا وصی یہ میرا بھائی علیؑ ہے۔

انہوں نے عرض کیا۔ اگر علیؑ آپؑ کا وصی ہے اور ہم اس سے خواہش کریں کہ ہمیں سام بن نوحؑ کی زیارت کرا دے تو کیا ہماری خواہش پوری کر دے گا۔؟

آپؑ نے فرمایا۔

صرف یہی نہیں جو خواہش بھی کرو گے پوری کر دے گا۔

انہوں نے عرض کی۔ یا علیؑ آپؑ ہمیں جناب سام کی زیارت کرا دیں؟

حضرت علیؑ نے فرمایا۔

یہیں زیارت کرو گے یا اپنے گھر؟

انہوں نے عرض کیا۔ اب تو یہاں آہی چکے ہیں ہمیں ہو جائے تو بہتر

ہے۔

آپؑ نے فرمایا۔ اٹھو میرے ساتھ مسجد کے اندر چلو۔

وہ اٹھے حضرت علیؑ کے ساتھ مسجد کے اندر آئے۔ آپ نے مخراب مسجد میں کھڑے ہو کر فرش پر پاؤں کی ٹھوکر ماری۔ زمین میں شکاف ہو گیا۔ ایک انتہائی حسین و جمیل سفید ریش شخص سامنے آیا۔ اور عرض کی۔

اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدؐ رسول اللہ واشھدانک  
علی وصی رسول اللہ  
میں سام ابن نوح ہوں۔

ان لوگوں نے اپنے صحیفے نکالے اور ان میں جناب سام کی علامات تلاش کرنے لگے۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ آپ ہی سام ہیں۔ تو انہوں نے عرض کیا ہماری مزید تسلی کے لئے آپ ہمارے صحائف میں سے ایک سورت سنادیں۔ جناب سامؑ نے ایک سورت سنائی۔ پھر حضرت علیؑ کو سلام کیا۔ اور اپنے تابوت میں سو گئے۔ زمین دوبارہ برابر ہو گئی۔ ان تمام لوگوں نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔

ملاحظہ فرمائیں مناقب الی ابی طالب جلد 1 ص 476 مطبوعہ ایران انوار لہواہب  
جز سوم ص 162 مطبوعہ ایران۔ بحار الانوار جلد 41 باب 110 ص 212 مطبوعہ  
بیروت

## تصرفات

ابو جعفر تمہار راوی ہیں کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمانوں کے درمیان بیٹھ گیا۔ حضرتؑ جب احکامات سے فارغ ہوئے تو ایک نوجوان حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا اے ابو تراب! میں آپ کے پاس ایلیٰ بن کر آیا ہوں۔ میری بات کان لگا کر سماعت فرمائیے۔

ذہن کو میری طرف متوجہ فرمائیے اپنے سامنے نظر کریں اپنے متعلق غور کیجئے۔ کہیں آپ بڑی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔ میں آپ کے پاس ایسے شخص کا خط لایا ہوں جس کے سامنے پہاڑ سرنگوں ہیں اور بہادر جھک گئے ہیں۔ وہ ایسا انسان ہے جس نے کتاب خدا کو اول سے لے کر آخر تک حفظ کیا ہوا ہے۔ فیصلہ جات اور احکامات کا عالم ہے۔ اس کا کلام تمہارے کلام سے زیادہ بلیغ ہے اور تم سے زیادہ خلافت کا حقدار ہے جواب کے لئے تیار ہو جائیے۔ الٹی سیدھی باتیں نہ کریں۔ باطل اور گمراہ کن باتیں ہم لوگوں پر اثر نہیں کرتیں۔ امیرالمومنین علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر غضب کے آثار نمودار ہوئے۔ آپ عمارؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر قبائل کوفہ کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ تمہیں علیؓ بلاتے ہیں تاکہ تم حق اور باطل، حلال و حرام میں تمیز کر سکو۔ مہشم کا بیان ہے کہ عمارؓ سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ علیؓ کے کہنے پر عرب اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے مصداق جمع ہو گئے۔

ان كانت الاصيحته واحدة" فاذا هم جميع لدينا محضرون

جامع کوفہ میں بیٹھنے کی گنجائش نہ رہی۔ لوگوں نے اس طرح گھیر لیا جس طرح مٹری اپنے موسم میں کھیت کی ٹہنیوں کو گھیر لیتی ہے۔ بڑے پرہیزگار عالم اور اپنے پہلو میں بے پایاں علم رکھنے والے یعنی حضرت علیؓ منبر پر تشریف لے گئے پھر آپ نے کھنکارا۔ لوگ خاموش ہو گئے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے میری بات کو سنا اور اسے یاد رکھا۔ میری طرف باحیا آنکھوں سے دیکھا اے لوگو! معاویہ کا خیال ہے کہ وہ امیرالمومنین

ہے خدا کی قسم یاد رکھو امام اس وقت تک امام نہیں ہو سکتا جب تک مردوں کو زندہ نہ کرے یا آسمان سے بارش نہ برسائے یا اپنی مرضی سے ایسی باتیں صادر نہ کرے جس سے اور لوگ عاجز ہوں۔ تم میں وہ لوگ موجود ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ میں کلمہ تامہ آیت باقیہ حجت بالغہ ہوں۔ معاویہ نے میرے پاس ایک ایسا آدمی بھیجا ہے جو جاہلیت عرب کا مجسمہ ہے جس کی گفتگو لمبی اور تیز ہے۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اگر میں چاہوں تو اس کی ہڈیوں کو پیس کر آٹا بنا دوں زمین کو اٹھا کر اس کے اندر دھنس دوں۔ پھر حضرتؑ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجا۔ اپنے دائیں ہاتھ سے فضا کی طرف اشارہ فرمایا۔ فضا میں آواز پیدا ہوئی۔ بادل نمودار ہوا۔ جس نے تمام میدان کو سیراب کر دیا۔ ہم نے بادل سے یہ کہتے سنا۔

السلام علیک یا امیر المومنین وسید الوصیین ویا امام  
المتقین ویا غیاث المستغیثین۔

اے مومنوں کے سردار۔ اوصیا کے سردار۔ پرہیز گاروں کے امام  
فریادیوں کے فریاد رس طلب کرنے والوں کے خزانہ اور رجوع کرنے والوں  
کے لئے کان۔ تم پر سلام ہو۔

حضرتؑ نے بادل کی طرف اشارہ کیا۔ بادل حضرتؑ کے قریب آگیا۔  
میشم کا بیان ہے کہ میں نے تمام لوگوں کو سکرات کے عالم میں دیکھا۔ حضرتؑ  
قدم مبارک بادل پر رکھ کر سوار ہو گئے اور عمارؑ سے فرمایا۔ میرے ساتھ  
سوار ہو جاؤ اور کہو۔

قل الحمد لله مجربها ومرسها ان ربی علی صراط  
مستقیم

اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جو اس کو چلائے گا اور لنگر انداز کرے گا میرے رب کا راستہ سیدھا ہے۔

عمار بادل پر سوار ہو گئے۔ حضرتؑ اور عمارؑ دونوں ہماری آنکھوں کے سامنے غائب ہو گئے۔ ایک گھنٹہ کے بعد جامع کوفہ پر بادل سایہ کرتے ہوئے پھر واپس آگیا۔ میں نے نگاہ کی تو امیر المومنینؑ قضا کے چبوترے پر قیام فرما تھے۔ عمارؑ سامنے تھا۔ لوگ آپ کو گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ پھر حضرتؑ اٹھے اور منبر پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمانے کے بعد اپنا مشہور خطبہ جو ششقیہ کے نام سے مشہور ہے بیان فرمایا۔ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگ مضطرب ہو گئے۔ آپ کے متعلق مختلف باتیں کرنے لگے بعض کی اس مشاہدہ کی وجہ ایمان اور بصیرت زیادہ ہو گئی اور بعض کا کفر اور گمراہی اور زیادہ ہو گئی۔ عمارؑ کا کہنا ہے کہ بادل ہمیں فضا میں لے کر اڑا۔ پھر تھوڑی دیر میں ہم ایک بہت بڑے شہر میں پہنچ گئے جس کے ارد گرد بے شمار درخت اور پانی کے چشمے تھے۔ حضرتؑ نے بادل سے فرمایا سیدھے اتر جاؤ۔ بادل ہمارے ساتھ اتر پڑا۔ اب ہم ایک بہت بڑے شہر میں موجود تھے۔ جس میں لوگ جب لوگوں نے حضرتؑ کو دیکھا تو آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ سے پناہ حاصل کی۔ حضرتؑ قیام فرما ہوئے۔ ان لوگوں کو ان کی بولی میں وعظ و نصیحت فرمائی۔ فرمایا اے عمارؑ سوار ہو جاؤ۔ میری پیروی کرو۔ جیسا حضرتؑ نے حکم دیا۔ تھا میں نے ویسا ہی کیا۔ ہم اسی وقت جامع کوفہ میں پہنچ گئے تھے جس وقت میں نے حضرتؑ کو پہلے دیکھا تھا۔

عمارؑ کا بیان ہے مجھے امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ اے عمارؑ تم اس شہر کو جانتے ہو۔ جہاں ہم لوگ گئے تھے میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ یا آپ اے امیر المومنینؑ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ ہم چین کے ساتویں جزیرے میں تھے۔

جس کا نام اخطب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ پر واجب تھا کہ لوگوں کو نیکی کی طرف دعوت دیں ان میں سے مومنین کو صراط مستقیم کی ہدایت کریں۔ اے عمار اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرو۔ اس نے تم پر بڑا کرم کیا ہے۔ اس راز کو نافہم سے مخفی رکھنا۔ تم سعادت مند رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوقات پر کچھ پوشیدہ انعامات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ خود جانتا ہے یا اس کا منتخب رسول

ملاحظہ فرمائیں عیون المعجزات ص 38 42

مدینۃ العاجزہ 90 91 مطبوعہ ایران

بحر المعارف ص 409 مطبوعہ ایران

### ام فروہ النصاریہ:

جناب سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ - مدینہ میں ام فروہ النصاریہؓ نامی ایک عورت تھی جو مجاہد علیؓ میں سے تھی وفات رسولؐ کے بعد یہ خوش نصیب لوگوں کو حضرت علیؓ کی بیعت پر آمادہ کرتی تھی

چنانچہ حب علیؓ کی پاداش میں اس مومنہ اور محبہ کو قتل کیا گیا

حضرت علیؓ ان دنوں وادی قریٰ میں اپنی زرعی اراضی پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب واپس تشریف لائے اور آپ کو اطلاع ملی کہ ام فروہ کو

قتل کر دیا گیا ہے۔ آپ قبرستان میں آئے ام فروہ کی قبر پر کھڑے ہو گئے دیکھا تو قبر پر چار پرندے سفید رنگ بیٹھے تھے۔ ہر پرندہ کے منہ میں انار کا ایک دانہ تھا اور وہ قبر میں داخل ہو رہے تھے۔

جب پرندوں نے حضرت علیؑ کو دیکھا تو انہوں نے پر پھڑپھڑائے اور قوں قوں کرنے لگے۔

حضرت علیؑ نے پرندوں کی زبان میں کچھ فرما کر پھر فرمایا افعَل انشاء اللہ انشاء اللہ میں ضرور ایسا کروں گا۔

پھر آپ نے دست دعا سوائے آسمان بلند کئے اور عرض کیا۔

یا مَحْيِي النَفُوسَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيَا مَنْشِي

اے مرنے کے بعد مردوں کو زندہ کرنے والے

العظام الدارسات احیٰ لنا ام فروہ

پرانی ہڈیوں کو از سر نو جوڑنے والے ام فروہ ہمیں زندہ

واجعلها عبرة لمن عصاك

کر دے تاکہ تیرے نافرمانوں کے لئے باعث عبرت ہو

ہاتف غیبی نے آواز دی۔ یا علیؑ آپ واپس چلیں ام فروہ آپ کے پیچھے

آ رہی ہے ام فروہ کی قبر شگافتہ ہوئی سبز ریشم کے لباس میں ام فروہ اپنی قبر

سے السلام علیک یا امیر المومنینؑ کہتی ہوئی باہر نکلی۔ اور عرض کرنے لگی مولا

لوگوں کا خیال تو تھا کہ آپ کا نور امامت بجا دیں گے۔ لیکن اللہ آپ کے نور

امامت کو مزید منور فرمائے گا۔

جب ابو بکرؓ و عمرؓ کو پتہ چلا کہ جس ام فروہ کو تم لوگوں نے مردہ قبرستان

بھیجا تھا علیؑ اسے قبرستان سے زندہ واپس لے آئے ہیں وہ حیران رہ گئے

جناب سلمان فارسیؓ وہیں موجود تھے انھوں نے کہا۔  
 بخدا! اگر علیؓ چاہے تو ام فروہ کیا اولین و آخرین کے تمام مردے زندہ ہو جائیں۔

حضرت علیؓ نے ام فروہ کو اس کے شوہر کے سپرد فرمایا۔ ام فروہ سے زندہ ہونے کے بعد دو بچے پیدا ہوئے اور شہادت حضرت علیؓ کے چھ ماہ بعد تک زندہ رہ کر فوت ہوئی۔ ملاحظہ فرمائیں بحار الانوار جلد 41 ص 299 - 200 - 201 مطبوعہ بیروت۔ الخراج والخراج جلد دوم ص 550 / 548 مطبوعہ قم مقدسہ انوار المواہب جز سوم صفحہ 162 مطبوعہ ایران

## احیاء اموات بحکم مختار کائنات

ابوعلی احمد بن زید دار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ مجھے بصرہ میں ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن جمعہ قمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ اس کا بیان ہے مجھے ابو عبد اللہ احمد بن محمد ایوب نے رسول اللہؐ تک سند لے کر بیان کیا۔ رسول اللہ ایک دن اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور موسیٰؑ سے باتیں کیں عیسیٰؑ ابن مریمؑ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا چیز عطا کی ہے۔ فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے ساتھ پردہ میں رہ کر بات کی تو میرے ساتھ بالمشافہ گفتگو کی اور میں نے اپنے رب کے جلال کو خود دیکھا۔ اگر حضرت عیسیٰؑ نے مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کیا تو تم جن اپنے مردوں کو چاہو میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو زندہ کر دیتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مردے زندہ کر

دیئے جائیں۔ رسول اللہؐ نے ان کے ساتھ حضرت امیرؓ کو روانہ فرمایا۔ رسول اللہؐ نے حضرت امیرؓ کے دونوں کندھوں اور سر پر اپنی چادر جس کا نام مستجاب تھا ڈال دی۔ حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو قبروں کی طرف لے جائیں اور صحابہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت علیؓ کی تابعداری کریں حضرت امیرؓ جب گورستان کے درمیان پہنچے تو آپؐ نے اہل قبور پر سلام کیا اور ان کے حق میں دعا فرمائی حضرتؓ نے ایسا کلام بیان کیا جس کو وہ لوگ نہ سمجھ سکے۔ زمین میں اضطراب پیدا ہوا۔ اس نے پھیلنا اور ابھرنا شروع کیا اور لوگوں پر خوفناک ڈر طاری ہو گیا۔ کہنے لگے اے ابوالحسنؓ رک جائیے۔ معاف فرمائیے۔ اللہ آپ کو معاف کرے گا۔ حضرتؓ کلام کے مکمل کرنے اور دعا ختم کرنے سے رک گئے۔ حضرت امیرؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں واپس تشریف لائے۔ ان لوگوں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کی ہمیں بخش دیجئے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ پر جرات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے روز نہیں بخشے گا۔ ملاحظہ فرمائیں عیون المعجزات ص 13

مطبوعہ بیروت مکتبۃ المعاجز ص 37 مطبوعہ ایران  
کھوپڑی بول اٹھی

کتاب الانوار مؤلف ابو علی الحسن بن ہمام بن عباس فعل بیان کرتے ہیں۔ عباس کا بیان ہے مجھ سے موسیٰ بن عطیہ الانصاری نے بیان کیا۔ موسیٰ نے کہا ہمیں حسان بن احمد الازرق نے وہ ابوالاحوص ہیں وہ اپنے باپ سے وہ عمارؓ ہا باطنی سے روایت کرتے ہیں۔ عمارؓ کا بیان ہے۔ حضرت امیرؓ کے ساتھ ذلف بن نمجم کسریؓ تھا جب زوال کا وقت آیا تو حضرتؓ نے فرمایا میرے ساتھ چلو اور ذلف کے ساتھ ساباط کی جماعت بھی تھی۔ حضرتؓ نے کسریؓ

کے محل میں گھومنا شروع کیا۔ اور حضرتؑ فرماتے جاتے تھے۔ کسری کا یہ مکان اس کام کے لئے مخصوص تھا۔ راوی کا بیان ہے خدا کی قسم زلف حضرتؑ کے کلام کی تائید کرتا جاتا تھا۔ اس حالت میں حضرتؑ نے تمام محل کو ملاحظہ فرما لیا۔ زلف اور ہمراہی کہتے جاتے تھے یاسیدی و مولای ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام چیزوں کو آپؑ نے ان مقامات پر رکھا تھا۔

حضرتؑ نے پڑی ہوئی بوسیدہ کھوپڑی کا ملاحظہ فرمایا۔ ساتھی کو اٹھانے کا حکم دیا۔ حضرت ایوان کسری میں تشریف لا کر بیٹھ گئے۔ حضرتؑ نے ایک تھال طلب فرما کر اس میں پانی ڈال کر اس میں بوسیدہ کھوپڑی ڈال دی۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا۔ اقسمت علیک یا جمجمتہ اخبرنی من انا و من انت فنطقت الجمجمتہ لسان فصیح فقالت امانت فامیر المومنین وسید الوصیین امام المتقین فی الظاہر والباطن واعظم من ان توصف واما انا عبد اللہ وابن امتہ اللہ کسری نوشیروان۔

اے کھوپڑی میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں مجھے آگاہ کیجئے میں کون ہوں۔ تم کون ہو۔ کھوپڑی بزبان فصیح گویا ہوئی۔ آپ امیر المومنین اور سید الوصیین ظاہر اور باطن میں متقین کے امام ہیں۔ آپ تعریف سے بہت بلند ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی بندی اور لونڈی کا بیٹا کسری نوشیروان ہوں۔ مدنی اہل سباب اسرار ولایت برداشت نہ کر سکے اہل سباب اپنے وطن چلے گئے اور اپنے خاندان کو تمام واقعات کھوپڑی کے متعلق سنائے ان لوگوں نے سن کر پریشانی ظاہر کی حضرت امیر المومنینؑ کی حقیقت سمجھنے میں اختلاف پیدا کیا۔ کچھ لوگ حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔

ان لوگوں نے آپ کے متعلق آگاہ کر کے ہمارے دلوں کو خراب کر دیا ہے۔ بعض لوگوں نے حضرتؑ کے متعلق ایسا کہنا شروع کر دیا تھا۔ جیسا نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں نے حضرت امیرؑ کے کہا تھا اے حضرتؑ اگر آپ نے ان کو اپنی حالت میں چھوڑ دیا۔ تو لوگ کافر ہو جائیں گے۔ حضرتؑ نے سن کر فرمایا۔ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ کیا کروں۔ ان لوگوں نے کہا، آپ ان لوگوں کو اس طرح آگ میں جلا دیں۔ جس طرح عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں کو جلا دیا تھا۔ آپ نے لوگوں کو طلب کر کے فرمایا۔ تم میرے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہو۔ ان لوگوں نے کہا۔ ہم نے بوسیدہ کھوپڑی کو آپ سے ہم کلام ہوتے ہوئے سنا ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہم نے جو کچھ کہا ہے سو کیا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ تم اپنی بات سے باز آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔ ان لوگوں نے کہا۔ ہم اپنی بات سے باز نہ آئیں گے۔ آپ نے جو کچھ کرنا ہے کر لیں۔ حضرتؑ نے حکم دیا کہ ان کو آگ میں جلا دیا جائے۔ جب جل گئے تو حضرتؑ نے حکم دیا کہ ان کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیا جائے۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ ان کی راکھ پیس کر ہوا میں اڑا دی گئی۔ ان لوگوں کو جلے ہوئے تیسرا روز ہوا تھا کہ اہل ساباط سے لوگ حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ اللہ اللہ فی دین محمد الذین احرقتہم بالنار قدر جمعوا الی منازلہم باحسن ماکانو! اللہ! اللہ محمدؑ کے دین میں یہ بات پیدا ہو گئی کہ جن لوگوں کو آپ نے جلا دیا۔ وہ اپنے گھر میں واپس آگئے ہیں اور ان کی شکلیں پہلے سے خوبصورت ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا الیس قد احرقتموہم بالنار

و سحقتموهم و زربتموهم فی الريح کیا تم نے ان لوگوں کو جلایا نہیں تھا۔ ان کی راکھ کو پس کر ہوا میں اڑایا نہیں تھا۔ ان لوگوں نے عرض کی ہاں ایسا کیا تھا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے ان کو جلایا تھا۔ میں نے ان کو زندہ کیا ہے یہ سن کر ساباط کے رہنے والے حیران ہو کر واپس چلے گئے۔ ملاحظہ فرمائیں عیون المعجزات ص 20 - 21 مطبوعہ بیروت

### - نوشیروان کی کھوپڑی بولنے لگی:

عمار ساباطی سے مروی ہے کہ حضرت میدان میں تشریف لائے۔ ایوان کسریٰ میں داخل ہوئے اور مجھے ایک جگہ کی نشاندہی کر کے فرمانے لگے۔ عمار اس جگہ کسریٰ کے اہل و عیال رہا کرتے تھے۔ اس جگہ ان کے نوکر رہتے تھے۔ یہاں وہ کھانا کھاتے تھے۔ یہاں کسریٰ سوتا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ میرے مولا آپ کو تو ایسے معلوم ہے جیسے آپ ان کے گھر کے ایک فرد ہوں۔

آپ نے فرمایا:

عمار! یہ اللہ کا عنایت کردہ علم ہے۔ جو ہر وصی نبی اور امام امت کو ہوتا ہے۔ لوگ تو اسے علم غیب کہتے ہیں وہ بھی سچے ہوتے ہیں کیونکہ ان کے لئے وہ علم غیب ہی ہوتا ہے لیکن آئمہؑ کے لئے جب کوئی چیز غیب ہی نہیں ہوتی تو پھر ان کا علم بھی علم غیب نہیں ہوتا بلکہ علم حضوری و عیانی ہوتا ہے

اسی دوران ایک پرانی سی کھوپڑی نظر آگئی۔ حضرت علیؑ نے اسے دیکھا

اور آہ سرد بھر کے فرمایا۔

آؤ آج تمہیں نوشیروان کی باتیں سناؤں۔ پھر ایک سپاہی کو حکم دیا کہ یہ کھوپڑی میرے خیمہ میں لے آسپاہی نے کھوپڑی اٹھائی۔ آنحضورؐ نے بیرون خیمہ ڈیرہ لگایا۔ اور حکم دیا کہ۔

اس کھوپڑی کو ایک طشت میں رکھ دو۔ اور طشت کو پانی سے بھر دو۔ جب آپؐ کے حکم کی تعمیل ہو گئی۔ تو آپؐ نے کھوپڑی سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

کیا تو بتا سکتا ہے کہ میں کون ہوں۔ اور تو کون ہے؟  
کھوپڑی نے فصیح عربی میں جواب دیا۔ آپ امیر المومنینؑ اور سید الوصیینؑ ہیں۔ اور میں اللہ کے عبد اور کنیز کا بیٹا نوشیروان ہوں۔

آپؐ نے پوچھا بتا اب کیا حال ہے؟  
کھوپڑی نے عرض کیا۔ یا امیر المومنینؑ میں ایک خدا ترس عادل اور مہربان حکمران تھا۔ میں نے کبھی کسی پر نہ ظلم دیکھا تھا اور نہ خود کیا تھا۔ میں ایک مجوسی تھا۔ میرے ہی زمانہ میں سرکا رسالتؑ نے اپنے نور انور سے اس دنیا کو منور کیا تھا۔ اور ان کی آمد کی علامات میں سے ایک علامت میرے ہی گھر میں ظاہر ہوئی تھی اور وہ یہ تھی کہ میرے محل کے چودہ کنگرے گر گئے تھے لیکن بد قسمتی شامل تھی اور میں مشرف باسلام نہ ہو سکا۔

مگر بایں ہمہ قدرت نے میری رحمہ کی پیش نظر مجھے آتش جہنم کی بجائے ایسی جگہ عنایت فرما رکھی ہے جو نہ جنت سے دور ہے اور نہ جہنم کے قریب ہے۔

آج کف افسوس ملتا ہوں کہ اے اہلبیتؑ محمدؐ کے سردار اور اے امام امتؑ! کاش میں بھی امت مسلمہ میں ہوتا اور آپؐ کا جوڑے بردار ہوتا۔

یہ سن کر سب صحابہ رونے لگے اور آپس میں اس طرح گفتگو کرنے لگے۔

کچھ صحابہ نے کہا۔ علیؑ رب ہے۔  
 کچھ نے کہا۔ رب نہیں نبی ہے اور کچھ نے کہا خدا ہے۔ کچھ نے  
 کہا۔ نہ رب ہے۔ نہ نبی ہے۔ بندہ خدا ہے اور خلیفہ رسولؐ ہے۔  
 یہ نزاع اتنا بڑھا کہ حضرت علیؑ کہ سامنے بطور قضیہ پیش ہوا۔ آپ باہر  
 تشریف لائے اور فرمایا۔ دیکھو نہ غلط کہو اور نہ غلط سوچو۔ میں نہ خدا ہوں اور  
 نہ نبی خدا ہوں۔ میں اللہ کا ایک بندہ اور محمد مصطفیٰؐ کا ایک غلام ہوں۔ تم  
 سب اپنے اپنے غلط عقیدہ سے توبہ کرو۔

جو لوگ رب کہنے والے تھے ان میں سے کچھ نے توبہ کر لی لیکن کچھ  
 اپنے کفر پر ڈٹے رہے۔ حضرت علیؑ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ جو کچھ لوگ  
 پہلے ہی وہاں سے چلے گئے تھے جب انہیں پتہ چلا کہ حضرت علیؑ نے ہمارے  
 ساتھیوں کو آگ میں جلا ڈالا ہے تو وہ کہنے لگے۔ اب تو ہمیں اور بھی یقین ہو  
 گیا ہے کہ علیؑ ہی رب ہے اگر رب نہ ہوتا تو آگ کا عذاب کیوں دیتا۔  
 ملاحظہ فرمائیں بحار الانوار جلد 41 ص 214/215 مطبوعہ لبنان عیون المعجزات  
 ص 21/20 مطبوعہ بیروت

### حیات بعد از موت:

کہ ایک دن حضرت علیؑ خوارج کی سرکوبی کے لئے کوفہ سے باہر نکلے اور  
 مقام ساباط تک جا پہنچے۔ وہاں ایک شخص آپؑ کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔  
 یا امیر المومنینؑ میں آپؑ کے شیعوں میں سے ہوں۔ میرا ایک انتہائی

پیارا بھائی تھا۔ عمر نے اسے جنگ قادسیہ میں سعد ابن ابی وقاص کی سربراہی میں بھیجا تھا۔ وہ مدائن میں مارا گیا تھا۔ میری خواہش ہے کہ آپؑ اسے زندہ کر دیں۔

آپؑ نے فرمایا:

اس کی قبر کہاں ہے؟

اس نے عرض کیا۔ امیر المومنین ہم کوفہ میں رہتے ہیں اور اس کی قبر مدائن میں ہے۔

آپؑ نے فرمایا:

آنکھیں بند کر

میں نے آنکھیں بند کیں۔ پھر فرمایا۔ اب کھول دے۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو مدائن کے قبرستان میں ہم اپنے بھائی کی قبر پر کھڑے تھے۔ آپؑ نے مجھ سے پوچھا یہی تیرے بھائی کی قبر ہے؟ میں نے عرض کیا۔ سرکار یہی ہے۔

آپؑ نے تلوار کی نوک قبر پر رکھی اور فرمایا۔ قم باذن اللہ قبر میں شگاف ہوا۔ اور میرا بھائی نکل کر باہر آگیا۔

جب بھائی نے اس سے بات کی۔ تو اس نے ایسا جواب دیا جسے وہ نہ سمجھ سکا۔

حضرت علیؑ نے پوچھا۔ بندہ خدا! تو عرب تھا تیری زبان کیوں غیر عربی ہے۔

اس نے عرض کیا۔ حضرت میں آپؑ کا دشمن تھا۔ اور آپؑ کے جتنے بھی دشمن مرتے ہیں ان کی زبان عربی نہیں رہتی۔

یہ سن کر اس کے بھائی نے عرض کیا۔ سرکار مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ

آپؑ کا دشمن تھا مجھے ایسے کسی بھائی کی ضرورت نہیں جو آپؑ کا دشمن ہو۔  
 آپؑ اسے واپس اپنی جگہ بھیج دیں۔  
 آپؑ نے فرمایا۔

ارجح - واپس ہٹ جا  
 وہ قبر میں چلا گیا اور قبر پہلے کی طرح بند ہو گئی۔ ملاحظہ فرمائیں  
 بحار الانوار جلد 41 ص 217 مطبوعہ بیروت، الفضائل ص 71 مطبوعہ ایران

### مولا علیؑ کی مسیحائی

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مولا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں بنی مخزوم کا ایک جوان حاضر ہوا اور عرض کی مولاؑ میرا جوان سال بھائی مر گیا ہے جس کے صدمہ سے میں بہت بے قرار اور مضطرب رہتا ہوں آپؑ نے فرمایا تشتھی ان تراہ کہ کیا تو چاہتا ہے کہ اسے دیکھے اس نے کہا جی ہاں پس آپؑ ردائے رسولؐ اوڑھ کے اس کے ہمراہ قبرستان گئے وہاں پہنچ کر آپؑ کے لب ہائے مبارک متحرک ہوئے اور قبر کو ٹھوکر ماری پس ایک شخص قبر سے برآمد ہوا جو فارسی میں باتیں کر رہا تھا حضرت نے فرمایا تو عربی ہو کر فارسی میں بولتا ہے اس نے عرض کی ہم فلاں اور فلاں کی سنت پہ مرے جس کی وجہ سے ہماری زبانیں بدل گئی ہیں۔

بحار الانوار جلد 27 انہم یقذرون علی احياء الموتی ص 30 - 31 مطبوعہ بیروت

## معذب یہودی بصورت مچھلی

حارث بن عبداللہ ہمدانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم امیرالمومنینؑ کی خدمت میں باب الرحۃ (جہاں امیرالمومنین تشریف فرما ہوئے تھے) بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ حیرہ سے آنے والا ایک یہودی ہمارے پاس سے گزرا۔ اس کے پاس دو مچھلیاں تھیں۔ حضرتؑ نے یہودی کو آواز دی اور فرمایا اپنے والدین کو بنی اسرائیل سے کتنی قیمت پر خریدا ہے۔ یہ سن کر یہودی نے بلند آواز سے چیخا۔ شروع کر دیا اور لوگوں سے کہنے لگے کہ تم علی بن ابی طالبؑ کی بات نہیں سنتے جو اس بات کا مدعی ہے کہ وہ علم غیب جانتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ میں نے اپنے باپ اور ماں کو بنی اسرائیل سے خریدا ہے۔ اس بات پر بہت سی مخلوق جمع ہو گئی۔ جنہوں نے امیرالمومنینؑ اور یہودی کی بات کو سنا راوی کا بیان ہے۔ میں امیرالمومنینؑ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آپ ایسا کلام تلاوت فرما رہے تھے جس کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ حضرتؑ نے ایک مچھلی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں یہ بتاؤ میں کون ہوں اور تم کون ہو مچھلی فصیح زبان میں گویا ہوئی۔ آپ امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں قال یافلاں آنا ابوک فلاں بن فلاں مت فی سنتہ کذا وکذا وخلق لک من المال کذا وکذا والعیلا متہ فی یدک کذا وکذا اے شخص میں تیرا باپ فلاں بن فلاں ہوں۔ فلاں سن میں فوت ہوا تھا۔ تمہارے لئے فلاں فلاں مال چھوڑا تھا اور تمہارے ہاتھ میں فلاں فلاں نشانی ہے۔ پھر حضرتؑ دوسری مچھلی کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ میں تمہیں قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ بتاؤ میں کون ہوں اور تم کون ہو۔ مچھلی فصیح زبان میں

کہنے لگی۔ انت امیر المومنین آپ امیر المومنین ہیں۔ پھر کہنے لگی۔ اے شخص میں تیری ماں ہوں فلاں شخص کی بیٹی ہوں۔ فلاں سن میں انتقال کیا تھا۔ تمہارے ہاتھ پر فلاں نشانی ہے۔ حاضرین نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ امیر المومنین ہیں۔ یہودی نے مومن ہو کر کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں آپ امیر المومنین ہیں۔ لوگ واپس چلے گئے۔ ان کے دلوں میں امیر المومنین کی معرفت زیادہ ہو گئی۔ ملاحظہ فرمائیں عیون المعجزات ص 26 مطبوعہ بیروت

### - وادی برہوت:

حضرت امام رضاؑ سے مروی ہے کہ ایک نوخیز یہودی حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا۔  
اسلام علیک یا ابوبکرؓ۔

جناب ابوبکرؓ نے جواب سلام دیا اور پوچھا۔ کیا بات ہے؟  
لڑکے نے کہا۔ میرا والد فوت ہو گیا ہے۔ بڑا مالدار تھا۔ مرنے سے قبل اس کی زبان بند ہو گئی۔ اس نے اپنا تمام مال کہیں دفن کر رکھا تھا۔ وہ بتانہ سکا اگر آپ مجھے وہ مال بتا دیں یا مجھے میرے والد سے پوچھ کر فرما دیں تو میں نے عہد کیا ہے کہ اس مال کو تین حصوں میں تقسیم کروں گا۔  
ایک حصہ آپ کا ذاتی ملکیت ہو گا۔

اور دوسرا حصہ اپنے لئے رکھوں گا۔ اور تیسرا حصہ بیت المال میں جمع کرادوں گا۔

حضرت ابوبکرؓ نے جھڑکا

وہ لڑکا عمرؓ کے پاس آیا۔ اسے تمام واقعہ سنایا۔ عمرؓ نے بھی اسے جھڑکا اور کہا۔ علم غیب کی خبریں ہم نہیں جانتے لڑکا حضرت علیؓ کے پاس آیا اس وقت حضرت علیؓ اتفاقاً "مسجد میں بیٹھے تھے لڑکے نے آکر کہا۔

اسلام علیک یا امیرالمومنین اور اپنی تمام پیتا سنائی حضرت عمرؓ نے کہا۔ اوچھو کرے تو نے ابوبکرؓ کو نہ تو امیرالمومنین کہا۔ اور نہ خلیفہ رسول کہہ کر سلام کیا آج علیؓ کو امیرالمومنین کہہ کر سلام کر رہا ہے۔

لڑکے نے کہا۔ یہودی ہونا اور بات ہے۔ لیکن میں نے حیات رسول میں ہر مسلمان سے یہی سنا ہے۔ کہ علیؓ امیرالمومنین ہے۔ میں نے یہ بھی مسلمانوں سے سنا ہے کہ تمہارے نبیؐ نے علیؓ کو امیرالمومنین کا لقب دیا ہے۔ جہاں تک خلیفہ رسولؐ ہونے کا تعلق ہے۔ تو وہ بھی مسلمانوں نے ہمیں بتایا تھا کہ رسولؐ نے اپنی طرف سے علیؓ کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ میں تو ایک یہودی ہوں۔ جو کچھ مسلمانوں سے سنا ہے اسی کے مطابق عمل کیا ہے۔ علاوہ ازیں میں نے اپنے آباء و اجداد کی کتب میں جو کچھ دیکھا ہے وہ بھی یہی ہے کہ محمدؐ کا خلیفہ اس کا بھائی علیؓ ہو گا۔ اور وہی امیرالمومنین ہو گا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

ان باتوں کو چھوڑ۔ یہ بتا جو کہہ رہا ہے اسے پورا کرے گا؟ لڑکے نے عرض کیا۔ قبلہ میں اپنے اللہ ملا مکہ اور تمام موجود افراد کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جو وعدہ کیا ہے۔ اسے نبھاؤں گا۔

حضرت علیؓ نے ایک سفید چمڑے کا ٹکڑا منگوایا۔ اور اس پر کچھ لکھ کر

لڑکے کو دیکر فرمایا۔ کیا تو خود بھی اچھی طرح لکھ سکتا ہے؟  
لڑکے نے کہا۔ بالکل لکھ سکتا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔

ایسا کر لکھنے کا سامان ساتھ لے لے یہ میرا رقعہ ہے۔ یمن میں ایک  
وادی برہوت ہے وہاں چلا جا غروب آفتاب کے وقت جانا۔ میرا یہ رقعہ وادی  
کے درمیان رکھ دینا۔ سیاہ رنگ کے کوئے آئیں گے۔ جب کوئے آجائیں تو  
اپنے باپ کا نام لے کر آواز دینا۔

۲  
میں وصی محمد مصطفیٰ علی ابن ابی طالب کا قاصد ہوں۔ اور اپنے باپ  
سے ملنا چاہتا ہوں۔ تیرا باپ تجھے جواب دیگا۔ اس سے تمام خزانوں کے  
متعلق پوچھ کر اچھی طرح لکھ لینا۔ پھر خیبر میں آکر اپنا تمام مال نکال لینا۔  
وہ لڑکا چلا گیا وادی برہوت پہنچا حضرت علی علیہ السلام کی ہدایات پر عمل  
کیا باپ کا نام لے کر آواز دی ایک طرف سے جواب ملا ارے بیٹے تو ادھر  
کہاں آگیا ہے یہ تو جہنموں کی وادی ہے۔

لڑکے نے کہا۔ آپ فوت ہو گئے۔ مجھے یہ تک نہ بتایا کہ مال کہاں رکھا  
ہے۔ میں ایک ایک پائی کو ترس گیا ہوں اس نے مال بتایا اور کہا جا کر فوراً  
دین محمدؐ اور خلافت علیؑ قبول کر لے۔

لڑکا خیبر میں آیا۔ مال نکالا۔ تمام سونے اور چاندی کو اونٹوں پر لدوا کر  
مدینہ آیا۔ سب مال حضرت علیؑ کے قدموں میں آکر عرض کیا۔ مولا یہ مال  
ہے اور یہ میں ہوں پہلے مجھے اسلام میں داخل کیجئے پھر مال تقسیم کیجئے۔ ملاحظہ  
فرمائیں بحار الانوار جلد 41 ص 197 باب 110

## مدرکہ بن حنظلہ کو حیات عطا کی

میثیم تماری روایت ہے کہ ایک دن ہم کافی تعداد میں مولاً کی خدمت میں حاضر بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک طویل قامت اور خوش لباس شخص اندر داخل ہوا جبکہ نوکر چاکر بھی اس کے ساتھ تھے اور وہ بغیر سلام کئے بزبان فصیح مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تم میں سے وہ کون ہے جو خانہ خدا کا مولود جو دو سخا میں مشہور ~~خلیفہ~~ <sup>رسول</sup> زوج تبول ہر غالب پہ غالب ابن ابی طالب شجاعان عرب کو تہ تیغ کرنے والا ہوم و غموم کا دور کرنے والا علوم نبوت کا ظرف صبر کا معدن خدا کی حجت اور وصی رسول ہے حضرت نے فرمایا وہ بناء عظیم میں ہوں صراط مستقیم میں ہوں۔ مصیبتوں میں صابر میں ہوں۔ فیصلوں کا قاضی میں ہوں۔ علی میں ہوں، ولی میں ہوں برادر وصی رسول میں ہوں، زوج تبول میں ہوں، اعرابی نے کہا۔

اما الوصی فیصدر منہ ما یصدر عن النبیؐ کہ وصی وہ ہوتا ہے جس سے رسول جیسے افعال صادر ہوں آپؐ نے فرمایا بالکل صحیح ہے یہ سن کر وہ بولا میں ساٹھ ہزار آدمیوں کی طرف سے جن میں ایک قتل کے بارے بڑا اختلاف پڑ گیا ہے۔ پیامبر بن کے آیا ہوں۔

قد جئت معہ الیک فلوانک احییت وتخبیرنا عن قاتلہ لنعلم صدقک ونقر بانک حجتہ اللہ علی الخلق ووصی رسول اللہ۔ مقتول کا لاشہ میں اپنے ساتھ لایا ہوں، اگر آپؐ نے اسے زندہ کیا اور اس کا قاتل بتلایا تو ہم آپؐ کی صداقت مان جائیں گے کہ آپؐ مخلوق خدا پر خدا کی حجت اور وصی رسول ہیں مولاً نے ابو جعفر میثیم سے

کہا کہ جاؤ اور کوفہ کی گلی کوچوں میں منادی کرا دو کہ جو شان علیؑ دیکھنا چاہتا ہے وہ کل صبح نجف پہنچ جائے میثیم جب منادی کر کے واپس آیا تو حسب الحکم اس اعرابی کو اپنے گھر ٹھہرایا صبح نماز فجر کے بعد کوفہ کا ہرنیک و بد چھوٹا بڑا نجف پہنچا۔ مولا امیر المومنینؑ تشریف لائے لاشہ سامنے رکھا گیا۔ مولاؑ نے فرمایا اے کوفیو آؤ اسے دیکھو اور یہ بات حاضر لوگ غائب لوگوں تک پہنچاؤ۔ آپؑ نے میثیم کو فرمایا کہ اسے تابوت سے نکالو میثیم نے حکم کی تعمیل کی کفن کھول کے جب دیکھا تو ایک پری رخ مذبح نوجوان نظر آیا آپؑ نے دریافت کیا۔ کم لمیتک هذا قال احدوا ربعون یوما کہ اسے قتل ہوئے کتنے دن ہوئے جواب ملا ۴ دن آپؑ نے اعرابی سے فرمایا کہ اے اپنے چچا نے قتل کیا ہے اس نے اپنی بیٹی کا رشتہ اسے دیا تھا۔ چونکہ اس نے اسے طلاق دے کر دوسری شادی کی لہذا اس وجہ سے اس نے اسے قتل کیا۔ اعرابی نے کہا۔ لم یتیقن ذلک الا ان یشہد الغلام بنفسه عند اہله من قتله اس وقت تک ہم اس بات پر یقین نہیں رکھتے جب تک یہ مقتول خود زندہ ہو کر نہ بتا دے کہ مجھے کس نے قتل کیا۔ مولا امیر المومنینؑ نے اٹھ کے حمد و ثناء الہی اور درود و سلام بر رسولؐ انام کے بعد فرمایا۔ یا اہل الکوفہ لیست بقرة بنی اسرائیل باعظم منزلتہ عند اللہ من علی ابن ابی طالب اخ الرسولؐ کہ اہل کوفہ خدا کے ہاں بنی اسرائیل کی گائے ازروئے منزلت رسولؐ کے بھائی علیؑ سے بڑھ کر نہیں انہوں نے نو دن قبل مقتول کو گائے کا ٹکڑا مس کر کے زندہ کیا تھا وانی لامس بعض جسدی الیہ فضر ب بہ برجلہ الایمن پس میں اپنے بدن کا بعض حصہ مس کرتا ہوں چنانچہ

آپ نے پیر سے ٹھوکر مار کر فرمایا اے مدر کہ بن حنظلہ بن عسان بن سلامتہ بن طیب بن العشعث بن الاحوص بن زاهلتہ بن عمرو بن الفضل بن حیاث قم فقد احیاک اللہ علی باذن اللہ تعالیٰ مولاً نے مدر کہ کو آباؤ اجداد کے ناموں سے یاد کرتے ہوئے فرمایا اٹھ تجھے علیؑ نے باذن اللہ زندہ کر دیا پس وہ خوش رو نوجوان زندہ ہو کے کہنے لگا لبیک لبیک اے مخلوق خدا یہ حجت فضیلت میں یکتا اور مردوں کو زندہ کرنے والے مولاً نے پوچھا اے جوان تجھے کس نے قتل کیا تھا اس نے عرض کی مجھے اپنے چچا حریث بن ربیعہ بن شکال بن اصم نے قتل کیا تھا آپ نے فرمایا کہ تو نے اپنی قوم کے پاس جانا ہے اس نے کہا الخاف ان یقتلنی ثانیاً کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ مجھے کہیں دوبارہ قتل نہ کر دیں اب تو آپ موجود تھے پتہ نہیں پھر مجھے کون زندہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا جا اور اپنے خاندان کو صحیح حالات بتلا (ناکہ کوئی بے گناہ نہ مارا جائے میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔ مدر کہ بن حنظلہ نے عرض کی اے حجت خدا مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں میں آپ سے کسی طور بھی جدا نہیں ہونا چاہتا بلکہ میں آنجنابؑ کے ساتھ ہی رہوں گا چنانچہ مدر کہ بن حنظلہ مولاً کے ساتھ رہا حتیٰ کہ جنگ صفین میں مولاً کی حمایت میں لڑتا لڑتا شہید ہوا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

صحیفۃ الامیر جلد 2 ص 76 مطبوعہ بیروت طوابع الانوار 206 مطبوعہ ایران مدینتہ المعاجز صفحہ 38 تا 39 مطبوعہ ایران

## حیات و موت پر تصرف

مدینتہ المعاجز میں سلمان سے روایت ہے کہ میں ایک دن مولاً امیر المومنینؑ کے پاس فقراء کے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ مولاً نے آسمان کی

طرف دیکھ کر فرمایا اے طاؤس اتر جا اے شاہین اتر جا۔ اے باز اتر جا آخر میں فرمایا اے کوئے اتر جا سب بلائے ہوئے پرندے حسب فرمان اتر کر مولا کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا سلمان ان سب پرندوں کو ذبح کر کے پر نوح کے ٹکڑے ٹکڑے کر اور سب کا گوشت آپس میں ملا دے پس میں نے فوراً حکم کی تعمیل کی لیکن ساتھ ہی بڑا حیران ہوا۔ مولا نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا سلمان کیا بات ہے میں نے عرض کی مولا یہ پرندے ہوا میں اڑ رہے تھے۔ میں نے ان کا کوئی قصور نہیں دیکھا اور آپ نے مجھے ان کے ذبح کرنے کا حکم دے دیا۔ حضرت نے فرمایا اے سلمان اتريه ان احیہا الساعۃ کیا تو چاہتا ہے کہ ان سب کو ابھی ابھی زندہ کروں میں نے کہا جی ہاں پس آپ نے مسیحاؑ نگاہوں سے دیکھ کر فرمایا طیری بقدرۃ اللہ فطارت الطیور جمیعاً کہ قدرت خدا سے اڑو پس تمام پرندوں کے ٹکڑے جڑ جڑ کے اڑے میں یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا اور عرض کی مولا یہ تو بہت بڑی بات ہے۔ فرمایا سلمان تعجب نہ کر خدا ہر چیز پہ قادر ہے۔ امامؑ نے فرمایا سلمان تیرے دل میں ایسی ویسی بات نہ گزرے میں اللہ کا بندہ اور اس کا خلیفہ ہوں میرا امر اس کا امر میری نہی اس کی نہی اور میری قدرت اس کی قدرت ہے۔ صحیفۃ الابرار جلد 2 ص 46 مطبوعہ بیروت مدینہ المعاجز ص 40 مطبوعہ ایران

### حضرت علیؑ کا مدد کرنا اور مردہ زندہ فرمانا

صاحب جواہر الاخبار کتاب مناقب سے روایت کرتے ہیں کہ بعض علماء ثقات نے نقل کیا ہے ان علیاؑ کان ذات یوم جالسا فی مسجد الکوفۃ اذ

دخل من اهل الكوفة فسلم وقال انى اجبک يا ابا الحسن ایک روز امیر المومنینؑ مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے کہ کوفہ کے ایک شخص نے آکر سلام کیا اور کہا: اے مولا! میں آپ کو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: تو ایسا ہی گمان کرتا ہے دوستی ایسی نہیں ہوتی ہے میرے ساتھ آجا میں تجھ کو وہ شخص دکھلا دوں کہ جو دل و زبان سے دوست رکھتا ہے۔ الغرض شہر سے باہر نکل کر فرمایا: آنکھیں بند کر لیں۔ ایک لمحہ کے بعد فرمایا: کھول دیں۔ اب جو اس نے آنکھیں کھول دیں تو ایک شہر کو دیکھا کہ جس میں مسلمان اور کافر بستے تھے۔ حضرت نے فرمایا: میرے ساتھ چلا آ میں تجھے وہ شخص دکھاؤں جو مجھ کو دل اور زبان سے دوست رکھتا ہے۔ جب بازار میں پہنچے ایک قصاب کی دکان بتا کے ایک درہم دے کر فرمایا: اس سے گوشت خرید لیں۔ جب وہ دکان پر گیا تو قصاب نے اس کو اجنبی سمجھ کر پوچھا: تو کہاں کا رہنے والا ہے؟ اس نے کہا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ قصاب خوش ہو کر کہنے لگا: اے بھائی! تم تو میرے مولا کے شہر کے رہنے والے ہو آج کی رات میرے پاس رہو۔ اس نے کہا کہ میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے وہ بولا کہ تم دونوں میرے پاس بطور مہمان رہو اس کوفہ والا نے حضرت کے پاس آکر سارا واقعہ بیان کیا حضرت بھی دکان پر تشریف لے گئے وہ بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ تم دونوں کہ اپنے پاس مہمان اس لیے رکھتا ہوں کہ چونکہ مجھ کو علیؑ سے محبت ہے اور آپ دونوں میرے مولا کے شہر کے رہنے والے ہیں۔ پھر اپنے گھر لے آیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ میرے مولا امیر المومنینؑ کے شہر کے رہنے والے دو آدمی ہیں بہت اچھی طرح ان کی مہمان نوازی کرنا۔ وہ بھی بہت خوش ہوئی اور فرش بچھا کے بٹھایا اس کے دو لڑکوں نے بھی آکر سلام کیا حضرت نماز مغرب پڑھنے لگے اتنے میں کسی نے دق الباب کیا جب قصاب

باہر گیا تو دیکھا کہ سلطانی جلاہ کھڑا ہے۔ پوچھا: کیوں آئے ہو؟ وہ شقی کہنے لگا: بادشاہ بہت بیمار ہے اور حکماء نے کہا ہے کہ اگر علیؑ کے کسی دوست کا خون ملے تو شاہ اچھا ہو سکتا ہے چونکہ تو ان کا دوست ہے آیا ہوں کہ تجھے ذبح کر کے تیرا خون لیجاؤں۔ قصاب نے کہا: خدا کا شکر ہے کہ اس نے علیؑ کے دوستوں کے خون میں یہ برکت دی ہے کہ کفار اس سے شفا پاتے ہیں۔ تھوڑی مہلت لے کے اندر آیا اور بیوی سے کہا کہ مہمانوں کا خاص خیال رکھنا میں کسی کام کے لیے جاتا ہوں اور دل میں دعا کرتا باہر آیا: اے خالق کہ میرے مولاً کو بھیج میری مدد کریں۔ اتنے میں اس کے دو لڑکے کھیلے ہوئے پہنچ گئے اور باپ کو جلاہ کے ظلم میں گرفتار دیکھ کر ہر ایک رو کے کہنے لگا: او ظالم! مجھ کو ذبح کر کے میرا خون لیجا مگر میرے باپ کو چھوڑ دے کہ اس گھر میں مہمان آئے ہیں۔ اس نے کہا کہ فقط ایک شیعہ علیؑ کا خون درکار ہے۔ اب دونوں لڑکوں میں ہر ایک کہنے لگا: میرا خون لے لے بھائی کو چھوڑ دو۔ اسی بحث میں جلاہ کی تلوار ایسی پڑی کہ دونوں کے سر ایک ہی وار میں قلم ہو گئے اور وہ مردود ان دونوں کے خون کو شیشہ میں بھر کر لے گیا۔ قصاب نے دونوں جگر بندوں کی لاشیں اور سروں کو لے جا کر ایک گوشہ میں اس طرح پوشیدہ رکھ دیا کہ کسی کو خبر تک نہیں ہوئی اور میاں بیوی نے مل کر مہمانوں کے سامنے کھانا رکھا اور کہا: اے مہمان علیؑ! بسم اللہ کیجئے کھانا کھا لیں۔ امامؑ نے فرمایا: اپنے لڑکوں کو بلا لو کہ میرے دائیں اور بائیں بیٹھ کر کھانا کھالیں میرے بھی دو لڑکے حسن و حسین انھیں کی عمر کے ہیں۔ اس نے کہا: آپ تناول فرمائیں وہ کہیں لڑکوں میں کھیلے ہوں گے۔ فرمایا! میں ان کے بغیر ہر گز کھانا نہیں کھاؤں گا۔ وہ نہایت پریشان ہوا فقال لہ اما تعریفی یا رجل قال لا قال انا مولاک علی بن ابی طالب اس وقت حضرتؑ نے فرمایا: تو

مجھے نہیں پہچانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ میں تیرا امام علی بن ابی طالب ہوں۔ یہ سنتے ہی وہ حضرت کے قدموں پر گرا اور کہنے لگا: یا مولا! آپ کی محبت میں دونوں غلام زادے قتل ہو گئے ہیں مگر کچھ پرواہ نہیں میرا تو گھربار جان و مال سب آپ پر قربان ہے۔ یہ کہہ کر اپنی بیوی کو بھی دونوں فرزندوں کے مرنے کی اور مولا کی تشریف آوری کی خبر دی وہ بھی روتی ہوئی دوڑی اور حضرت کے پاؤں پر آنکھیں ملنے لگی۔ آپ نے منہ پھیر کر فرمایا: غم نہ کرا بھی دونوں خدا کے حکم سے زندہ ہوتے ہیں۔ پس لاشوں کو سروں کے سامنے رکھوایا اور پانی سے ان کے حلقوم دھلوا کر ان کے اوپر چادر ڈالی دی اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی فوراً ان کے بدن میں جان آگئی اور لبیک لبیک یا ابا الحسن یا علی بن ابی طالب کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کے ہاتھوں کو اور قدموں کو چومنے لگے۔ اس وقت کوفہ والے سے فرمایا: بیچ کہو تو اپنی اولاد کو اس طرح میری محبت میں قربان کرتا ہے۔ اس نے کہا: ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ لوگ ہیں کہ جو دل اور جان سے مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ الغرض ان سب کو ایک جگہ بٹھا کر کھانا نوش فرمایا اور ان کے حق میں دعائے خیر کی جب وہاں سے چلنے لگے تو قصاب دامن سے لپٹ کر رو رو کر کہنے لگا: جب صبح کو لڑکوں کے ساتھ دکان پر بیٹھوں گا اور بادشاہ کو پتہ چلے گا یقیناً ہم سب کو قتل کرے گا۔ تو آپ نے فرمایا: کچھ فکر نہ کرو جب کسی بلاء میں مبتلا ہونا مجھے آواز دینا میں تیرا امام ہوں میں ضرور آکر مدد کروں گا۔

یہ فرما کر اور اس کوئی کو لے کر کوفہ میں پہنچ گئے اب اس قصاب کا حال سینے کہ جب دوسرے دن لڑکوں کو لے کر دکان پر بیٹھا اور اس جلا بد نما نے دیکھا تو پوچھنے لگا: ان کو تو میں نے کل شام کو قتل کیا تھا پھر زندہ کیونکر ہوئے؟ اس نے کہا: میرے آقا علی بن ابی طالب نے جان بخش دی ہے۔ پس تمام

شہر میں یہ خبر پھیلی یہاں تک کہ بادشاہ تک یہ خبر پہنچی انہوں نے قصاب کو لڑکوں سمیت بلایا اور کیفیت پوچھی۔ اس نے وہی جواب دیا کہ میرے آقا اور امام علی بن ابی طالبؑ کی دعا سے زندہ ہوئے ہیں۔ بادشاہ نے کہا: یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ علیؑ کوفہ میں ہوں اور تو یمن میں درمیان میں مہینوں کی راہ ہے وہ کیسے آسکتا ہے؟ اب میں اپنے سامنے تم تینوں کو قتل کرتا ہوں دیکھو کہ کس طرح علیؑ بچاتے ہیں اور کس طرح زندہ کرتے ہیں؟ الغرض اس نے جلاذ کو ان بے گناہوں کے قتل کا حکم دیا اس وقت قصاب نے کہا: اے سلطان! مجھے اتنی مہلت دے کہ تین مرتبہ اپنے آقا سے فریاد کروں اس کے بعد تجھ کو اختیار ہے۔ اس نے کہا: تین مرتبہ کیا ستر مرتبہ کی اجازت دیتا ہوں۔ خوب چلا چلا کے پکار ایک میل سے زیادہ تیری آواز نہیں جائے گی۔ پس وہ مومن کوفہ کی جانب منہ کر کے یوں فریاد کرنے لگا: یا غیاث المستغیثین و یا جارا المستجیرین اجرنی بمولائی امیر المومنین یا علیؑ خلصنی من ید اھذا الظالم الفاسق اے فریاد رس بے کسان! اے چارہ ساز بے چارہ گان علی بن ابی طالب! کا واسطہ مجھے اس ظالم کے شر سے بچالے اور یا علی! میری امداد کو پہنچو۔ اور حضرت اس وقت مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور وہ کوفہ والا مرد بھی حاضر تھا قصاب کی فریاد سنتے ہی فرمایا: لَبیک لَبیک میں حاضر ہوا اور قبرؑ سے ارشاد فرمایا: ذوالفقار اور سپر جلد از جلد لے آ۔ فوراً ان کو ساتھ لے کے شہر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے قبر! آنکھیں بند کر لو۔ ایک لمحہ کے بعد حکم دیا: کھول دے قبر نے جو آنکھیں بند کر کے کھولیں تو اپنے آپ کو امامؑ کے ساتھ شاہی دربار میں پایا اور قصاب کو دیکھا کہ فریاد کر رہا ہے۔ حضرت نے اس آواز سے تکبیر کہی کہ تمام قصر ٹل گیا زمین میں زلزلہ آگیا اور جتنے لوگ

دربار میں حاضر تھے تبکیر کی آواز سے غش کھا گئے۔ قصاب سے آپ نے فرمایا: اپنے لڑکوں کو لے کے اس مجمع سے نکل جا اور اپنے گھر میں جا کر دم لو۔ جب وہ جا چکا تب بادشاہ اور اس کے لشکر کو ہوش آیا اس وقت بادشاہ آپ سے پوچھنے لگا: اے جواں! یہ بتاؤ کہ تو کون ہے کہ جو ایک خادم کو لیکر یہاں آپہنچا ہے اور میرے قیدیوں کو میری اجازت کے بغیر رہا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: او غافل! میں علی بن ابی طالب ہوں۔ حضرت کا نام سنتے ہی اس کو غصہ آگیا اور اسی غصہ کی حالت میں لشکر کو حکم دیا کہ اس جواں اجل رسیدہ کو گھیر کے زندہ گرفتار کر لو۔ حکم پاتے ہی چاروں طرف سے فوج ٹوٹ پڑی آپ نے بھی ذوالفقار کھینچ لی اور لڑائی شروع ہو گئی۔ حضرت نے فرمایا: اب ایمان کے بغیر امان قبول نہیں ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں اور کہنا: اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمداً عبده ورسوله واشھدانک انت الخلیفۃ من بعدہ حقائقاً سلطان کے ایمان لاتے ہی کل فوج اور اہل شہر مسلمان ہو گئے حضرت نے سب کو احکام اسلام اور اراکان ایمان تعلیم دیئے اور قصاب کو لڑکوں سمیت بلا کر بادشاہ سے ملایا اور اس کی رعایت کی سفارش کی اس کے بعد قبر کو لیکر کوفہ واپس آئے۔ ملاحظہ فرمائیں جامع المصاب ص 73 تا 75 نشر جامع المنظر لاہور

### جناب عمرو بن دینار کو زندہ فرمایا

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں مولا امیر المومنین

علیہ السلام کے ہم رکاب تھا راستے میں ایک قبرستان سے ہمارا گزر ہوا مولا امیر المومنین نے فرمایا خدا کی قدرت دیکھنا چاہتے ہو میں نے عرض کی جی ہاں مولا نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اٹھ اے میت فوراً ایک

بزرگ قبر سے اٹھ کر نمودار ہوا اور کہنے لگا السلام علیک یا امیر  
المومنین و خلیفۃ رب العالمینؑ اے رب العالمین کے خلیفہ  
اور اے امیر المومنین آپ پر میرا سلام ہو۔ حضرتؑ نے پوچھا تو کون ہے  
عرض کی میں عمرو بن دینار ہمدانی ہوں جنگ انبار میں مجھے معاویہ کے لشکریوں  
نے قتل کیا تھا۔ حضرت نے فرمایا اپنے گھر جا کر بال بچوں سے ملو اور جو حال  
دیکھا ہے انہیں سنا دو اور کہو کہ مجھے علی ابن ابی طالبؑ نے باذن اللہ زندہ  
کر کے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں تحفۃ المجالس صفحہ 120  
مطبوعہ ایران

### مردہ زندہ کرنا

شیخ صدوق نے اپنی اسناد کے ساتھ عمار یاسر سے روایت کی ہے کہ  
صفین کو جاتے ہوئے جب امیر المومنینؑ فرات کے پاس ٹھہرے تو اپنے  
ساتھیوں سے پوچھا این الخاض یعنی (دریا کو پار کرنے کا راستہ کہاں ہے) تو وہ  
بولے آقا و مولا آپؑ ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ حضرتؑ نے ایک صحابی سے  
فرمایا کہ جا کر فلاں ٹیلے پر جا کر آواز دیں کہ اے جلد پانی سے گزرنے کی جگہ  
کہاں ہے۔ پس وہ گیا اور اس نے ویسا ہی کیا۔ اس وقت زمین سے ایک  
عظیم الجثہ مخلوق برآمد ہوئی جسے دیکھ کر وہ شخص مبہوت ہو گیا اور اپنے حواس  
کھو بیٹھا کہ کوئی بات نہ کر سکا چنانچہ وہ واپس آیا اور حضرت کو سارا ماجرا کہہ  
سنایا۔

پھر حضرت نے قنبر کو بھیجا کہ جا کر کہہ دیجئے اے جلد ابن کر کر این  
الخاض پس وہ گیا اور اس نے ویسا ہی کیا۔ اس عظیم الجثہ آدمی نے جواب میں

کہا یا ویلکم من عرف اسمی واسم ابی وھولا یعلم این  
 المعاض کہ تم پر ویل ہو مجھے مرے ہوئے تین ہزار سال ہوئے جب  
 سے میں مٹی میں مٹی ہوا پڑا ہوں تو جو شخص صدیوں پہلے اور اس کے باپ  
 کے بارے جانتا ہو کیا اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ دریا میں داخل ہونے کا راستہ  
 کہاں ہے۔ واللہ یہ بات وہ مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تم کتنے اندھے اور  
 ضعیف الیقین ہو گئے ہو جاؤ اس کی اتباع کرو۔ جہاں وہ جائیں اس کے پیچھے  
 چلو۔ بعد رسول وہی اشرف المخلوق ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں مدینتہ المعاجز  
 صفحہ 39 مطبوعہ ایران

علامہ نعمتہ اللہ جزائری قدس سرہ نے اس سے استدلال کرتے ہوئے  
 لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ مردے کو زندہ کرنا تھا اور  
 یہاں آپ نے ملاحظہ کیا کہ اللہ نے علیؑ کے ایک بھیجے ہوئے شخص کیلئے  
 مردے کو زندہ کیا تو کجا عیسیٰؑ اور کجا مرتبہ علیؑ۔ ملاحظہ فرمائیں انوار نعمانیہ جلد 1  
 صفحہ 30

علامہ سید محمد مدنی موسیٰ طاب نژاد اس کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں  
 کہ عیسیٰؑ علیہ السلام بنفس نفیس مردوں کو زندہ کرتے تھے اور وہ بھی دو تین  
 دن کے مرے ہوؤں کو لیکن علیؑ نے اپنے ایک ایلیچی کے ذریعے تین ہزار  
 سالہ مردے کو زندہ کیا۔

### موت و حیات دونوں مطیع امام ہیں

ذاذان خادم سلمان سے روایت ہے کہ جب سلمان کا انتقال ہوا اور مولا  
 امیر المومنینؑ اسے غسل دینے تشریف لائے فکشف الرداء عن  
 وجہہ فتبسم سلمان الی امیر المومنینؑ سلمان امیر المومنینؑ

کو دیکھ کے مسکرائے اور لگے اٹھنے (تعلیماً) حضرت نے فرمایا عدالیٰ  
موت تک کہ اپنی موت کی طرف پلٹ پس سلمان اپنی پچھلی حالت کی طرف  
پلٹا۔ ملاحظہ فرمائیں

صحیفۃ الابرار ص ج مطبوعہ لبنان مناقب ص ج مطبوعہ ایران  
طولع الانوار ص 255 مطبوعہ ایران

صاحب طوابع لکھتے ہیں ان الموت والحيوة مطيعان  
لمولاک وسيدک وامامک علی ابن ابی طالب وکل باقی  
اوصیائہ الاحد عشر من ولده کہ اے شیعہ اس حدیث پر غور کر  
موت و حیات دونوں تیرے آقا و مولا علی ابن ابی طالب کے مطیع ہیں اور  
اسی طرح ان کی اولاد میں سے باقی آئمہ کے بھی مطیع ہیں۔

# حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور احیاء امانت

شاہ چین کی بیٹی زندہ ہو گئی : اکسیر العبادات میں مروی ہے کہ امام حسنؑ کے زمانہ میں جو شاہ چین تھا۔ اس کی بیٹی انتہائی حسین و جمیل تھی۔ وزیر کا بیٹا تھا جو اپنے وقت میں لاثانی حسین تھا بادشاہ کو دونوں سے بے انتہا محبت تھی جب ان دونوں نے ایک دوسرے کا حسن و جمال سنا تو پہلے غائبانہ طور پر ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے پھر یہ سلسلہ بڑھا اور وہ دوسرے سے خفیہ طور پر ملنے لگے کسی طرح ان کی محبت کا راز افشا ہو گیا۔ کانوں کان یہ خبر بادشاہ تک بھی پہنچ گئی۔

بادشاہ نے دونوں کے قتل کا حکم دے دیا۔ دونوں قتل ہو گئے قتل کے بعد بادشاہ بڑا پشیمان ہوا اس نے وزیر اور دوسرے عمائدین مملکت کو بلا کر انہیں پہلے تو بتایا پھر ان سے کہا کہ اب میں بڑا پشیمان ہوں کوئی ایسی ترکیب بتائیے کہ دونوں زندہ ہو جائیں۔

تمام دم بخود تھے کوئی بادشاہ کو پاگل سمجھنے لگا کسی نے کوئی خیال کیا اور کسی نے کوئی۔ انہی میں سے ایک ایسا شخص بھی تھا جو سفارتی سلسلہ میں ایک دو مرتبہ شام اور ایک مرتبہ کوفہ آچکا تھا وہ شام سے بھی کمالات آل محمدؐ سن چکا تھا۔ اور کوفہ سے بھی سن کے گیا تھا اس نے کہا اس وقت کہہ ارض پر ایک شخص ہے اگر وہ ہم تک پہنچ جائے یا ہم اس تک پہنچ جائیں تو دونوں

زندہ ہو سکتے ہیں۔

تمام وزراء اور عمائدین حکومت نے کان کھڑے کئے اور اس کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگے۔ یہ تو کیا کہہ رہا ہے کبھی مردے بھی زندہ ہوتے ہیں؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا ہوئے یا نہیں جس شخص کے متعلق میں کہہ رہا ہوں وہ کر سکتا ہے

بادشاہ نے پوچھا وہ کون ہے؟

اس نے کہا یہ تو آپ نے سنا ہے کہ عرب میں محمد نامی ایک شخص نے دعوائے نبوت کیا تھا ہمارے ان سے سفارتی تعلقات بھی تھے؟ اس نے کہا سنا ہے۔

وزیر نے کہا اس کا نواسہ ہے بیٹا کہلاتا ہے۔ ویسے علیؑ کا بیٹا ہے اس کا نام حسنؑ ہے اس وقت مدینہ میں رہتا ہے میں ایک دو مرتبہ سفارتی سلسلہ میں گیا ہوں۔ اس کو دیکھنے کا موقعہ بھی ملا ہے۔ ہر شخص یہی کہتا ہے کہ اس میں تمام وہ کمالات موجود ہیں جو ان کے نبی میں تھے۔ بادشاہ نے پوچھا مدینہ کا یہاں سے کتنا سفر ہے اس نے بتایا کہ چھ ماہ کا

بادشاہ نے کہا زادراہ لے اور یہاں سے ابھی روانہ ہو جا مجھے حسنؑ ابن علیؑ چاہیئے اور اسی جگہ چاہیئے۔ اس نے سر جھکا لیا عرض کیا سرکار ہم ضرورت مند ہیں اسے ضرورت نہیں ہے اگر وہ آنے پر راضی نہ ہوا تو میں کیا کروں گا۔

بادشاہ نے کہا اگر وہ اتنا باکمال ہے تو اسے یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے وہ وہیں سے ہماری آرزو پوری کر سکتا ہے۔ یہ بیچارہ بے دلی سے چلا۔ زادراہ لیا۔ چلتا بھی رہا اور سوچتا بھی رہا کہ چھ ماہ کا سفر بھلا پندرہ دنوں میں

کیسے ممکن ہے جب جب بیرون شہر آ گیا تو اسے کوئی خیال آیا گھوڑے سے اترا سر برہنہ کیا۔ اور سوئے آسمان منہ کر کے کہنے لگا۔ اے رب محمدؐ! اے رب علیؑ! اے رب حسنؑ میری اور میرے بچوں کی زندگی کا معاملہ ہے۔ اگر تو برحق ہے تو اپنے نمائندہ حسنؑ کو اسی جگہ بھیج دے۔ اگر تو قادر ہے جیسا کہ میں نے مسلمانوں سے سنا ہے میرے لئے سب کچھ مشکل ہے اور تیرے لئے آسان ہے تو وہ کر سکتا ہے جس کا کوئی دوسرا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر وہ اوندھے منہ بحالت سجدہ ہو گیا۔ اور اپنی طرف سے جو دعا ہو سکتی تھی۔ مانگی اسی عالم سجدہ میں تھا کہ کسی نے پاؤں پر چھڑی مار کر کہا۔ اٹھ کیوں یوں فریاد کر رہا ہے۔ کیا بات ہے؟

یہ حیران ہو کر اٹھا دیکھا تو ایک خوش پوش عرب کھڑا ہوا ہے اس نے سلام کیا۔

اس نے جواب سلام دیا۔ اور پوچھا کیا بات ہے۔  
اس نے کہا۔ اگر تو وہ ہے جس کی دعائیں نے مانگی ہے تو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں آپ کو میری آرزو معلوم ہوگی اگر وہ نہیں ہے تو اپنی راہ لے مجھے نہ ستا۔

اس وقت امام حسنؑ مسکرائے اور فرمایا۔ میں ہی حسن ابن علیؑ ہوں جاشاہ چین کو اطلاع دے میں یہیں تیرا انتظار کرتا ہوں۔  
یہ سنتے ہی وہ آپؑ کے قدموں پر گرا۔ اپنی آنکھیں آپؑ کے قدموں پر ملنے لگا اور کہنے لگا۔ پہلے مجھے اپنے دین کا کلمہ پڑھائیے پھر دوسری بات کریں گے۔

امام حسنؑ نے کلمہ پڑھایا۔

وہ واپس شہر میں گیا شاہ چین کو بتایا۔ شاہ چین شاہانہ استقبال سے آپؑ

کو لے گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے اور کام بھی ہیں تو دونوں لاشیں منگوا۔ لاشیں منگوائی گئیں۔ امام حسنؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اور دست دعا بلند کر کے عرض کیا اے مردوں کو زندہ کرنے والے ان دونوں کو زندگی عطا فرما۔ وہ دونوں اٹھ بیٹھے امام حسنؑ کے قدمبوس ہوئے۔ آپؐ نے شاہ چین سے کہا۔ ان دونوں کی آپس میں شادی کرا دینا اب میں چلتا ہوں۔ یہ کہتے ہی آپؐ اٹھے۔ اور چند لمحوں میں لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

ومعته الساکبہ جلد 3 صفحہ 235

## شہزادہ آذربائیجان زندہ ہو گیا

عالم جلیل شمس المحدثین علامہ سید ابوالحسن علی بن محمد بن حسین بن علی موسوی بحرانی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ کتب مناقب قدیمہ میں وارد ہے کہ آذربائیجان کا ایک رئیس جس کا نام فضل بن عامر بن شیروہ تھا جس کی سات بیٹیاں اور سب سے چھوٹا بیٹا تھا جب وہ جوان ہوا شکار کے دوران ناگاہ گھوڑے سے گرا اور مر گیا حاکم اپنے بیٹے کی میت کو محل سرا میں لایا اور اپنے حکیموں طبیبوں مشیروں اور وزیروں سے کہا اس کو زندہ کرو اس کا ایک مشیر فحید بن سلامہ کہنے لگا کہ مردہ زندہ حضرت مسیحؑ سے کیے اور اب یہ کام رسول خداؐ کا جانشین ہی کر سکتا ہے اس لیے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ میں تھا تو جانشین رسولؐ علی علیہ السلام نے ایک مردہ زندہ

کیا اور وہاں فرمایا تھا کہ ہم میں سے جو بھی امام ہو گا وہ حلال مشکلات مافی الضمیر کا جاننے والا اور مردے زندہ کرے گا اور یہ

نشانی بتائی کہ جو مردے زندہ نہ کر سکے اور دل کے بھید سے واقف نہ ہو اور عالم امکان کا علم نہ رکھتا ہو وہ امام نہیں ہو سکتا جب مشیر کا یہ بیان حاکم نے سنا تو اس کو امید کی کرن نظر آئی فوراً بولا کہ جانشین رسولؐ کو لاؤ بتایا گیا کہ حضرت علی علیہ السلام شہید ہو چکے ہیں اور منند ولایت پر سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام رونق افروز ہیں حاکم نے سختی کی اور اصرار کیا کہ مولا مجتبیٰؑ تک رسائی کی جائے فخریدین سلامہ باغ میں آیا اور سجدے میں گر کر حضرتؑ کو پکارا اچانک حضرت حسن مجتبیٰؑ وہاں ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ شہزادے کی میت لیکر آجاؤ فخرید نے حضرتؑ کے قدموں پر سجدہ کیا اور محل میں آکر حاکم خوشخبری سنائی تابوت لیکر بمعہ مشیروں اور انبوه کثیر کے باغ میں آئے مجتبیٰ علیہ السلام نے عظمت اسلام شان پیغمبرؐ اور منزلت ولایت پر ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم محی النفوس ہے اور ہم اس کے مظهر مثل اعلیٰ اور ایت کبریٰ ہیں (یعنی ہم صفات خداوندی کے مظهر ہیں)

نحن مثل الاعلیٰ و آیت الکبریٰ و ولایۃ امر اللہ

نحن قدرت المقدرہ ہم والیان امر خدا اور اللہ کی قدرت مقتدرہ ہیں یہ فرما کہ حضرتؑ نے اپنے پائے مبارک کی ٹھوکر تابوت کو ماری اور فرمایا قم باذن اللہ و باذن حسن ابن علیؑ اسی لمحہ وہ شہزادہ زندہ ہو گیا اور مولا علیہ السلام کے قدموں پر رکھ کر کہا اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمد رسول اللہ و اشہدان علیاً ولی اللہ و اشہدان امیر المومنین و اشہدانک حجت اللہ حاکم شہر آپ کے قدموں پر رکھ کر گیا اور اقراء ولایت کیا حضرتؑ نے

فرمایا اپنے سر کو اٹھا لو اقرار ولایت اور ہماری تعظیم کی بدولت اللہ تعالیٰ تجھے دنیا و آخرت میں سرفراز کرے گا اس نے بیش بہا تحائف کے اور ہدیے آپ کی خدمت اس پیش کیے اور اپنی بیٹی کا رشتہ بھی دیا جیسے آنحضرتؐ نے قبول فرمایا اور اس شہزادی کو جس کا نام رملہ تھا با اعجاز مدینہ لے آئے اس شہزادی کے بطن سے ایک شہزادی پیدا ہوئی جس کا نام فروہ رکھا گیا۔ شہزادی ہر وقت اس کو اپنے ساتھ رکھتی اور ایک لمحہ کے لئے بھی اسے اپنے جدا نہ کرتی حتیٰ کہ اہل مدینہ اور تمام گھروالے ہاشمی شہزادی کو امؑ فروہ کے نام سے پکارنے لگے دو سال کی عمر میں وہ شہزادی خالق حقیقی کے حضور جا پہنچی ایک دن حضرت امؑ فروہ نے اپنی خالی گود کا تذکرہ کیا تو مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آج ہی بیٹا تیری گود میں آئے مخدومہ نے کہا کہ جو میرے مردہ بھائی کو زندہ کر سکتا ہے اور ایک لمحہ میں مدینہ اور آذربائیجان میں حاضر ہو سکتا ہے اس کے لئے یہ مشکل نہیں ہے مولاً نے اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر پھیری اور پھر وہی ہتھیلی حضرت امؑ فروہ کی پیشانی پر پھیری اور ایسا کلام فرمایا جس کے سمجھنے والا اس لمحے وہاں موجود نہ تھا جناب امؑ فروہ فرماتی ہیں کہ میں سرخ سبز اور سفید انوار کو اپنے ارد گرد دیکھا اور مجھے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی ہر طرف اتنا شدید نور تھا کہ جس سے میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں اتنے میں مجتبیٰ کی آواز آئی کہ حجرے میں جائیں بی بی فرماتی ہیں کہ میں حجرے میں آئی اور اسی لمحہ ایک شہزادہ متولد ہوا جو ناف بریدہ اور محتون تھا حضرت ام کلثومؑ اس شہزادے کو اٹھا کر حسن مجتبیٰ کے پاس آئیں آپ نے اس شہزادے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی اور اس کا نام قاسم (علیہ السلام) رکھا (یہی وہ شہزادہ قاسم علیہ السلام جن کا حضرت فاطمہ بنت حسینؑ

عقد سے ہوا اور کریملا میں شہید ہوئے)

ملاحظہ فرمائیں - کشف الیقین فی اسرار المصومین

جلد پنجم صفحہ 245 مطبوعہ نجف اشرف

علامہ ابراہیم بن بحرانی انوار القلوب صفحہ 425 مطبوعہ لبنان

علامہ جلال الدین نیشاپوری - (iii) قرۃ العیون صفحہ 127 مطبوعہ ایران

چاپ قدیم

علامہ حیدر کاظمینی - (iv) مناقب امام حسنؑ صفحہ 67 مطبوعہ لکھنؤ

## آیت اللہ شیخ علی قرنی گلیپایگانی فرماتے ہیں

عزرائیل مرنے والے کے سرہانے آکر اس کو خدا کا سلام پہنچاتا ہے

اور اس سے قبض روح کی اجازت مانگتا ہے

اگر اجازہ میدہی تو را قبض روح کنم

ملاحظہ فرمائیں اسرار المعراج صفحہ 114 تا 115 مطبوعہ ایران

# حضرت امام حسین علیہ السلام اور احیاء امانت

شہادتِ ثانیہ کا روشن ثبوت

سید الشہداء کا میدانِ کربلا میں اذان دینا

سرکارِ زبدۃ العلماء والمحدثین علامہ محمد جعفر تبریزی قدس اللہ روحہ تحریر فرماتے ہیں۔

کتابِ نجات الخافقین میں صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں کربلا معلیٰ شہادتِ امام مظلوم کے بعد وارد ہوا تو وہاں ایک آدمی کو ہائے حسین ہائے مظلوم کہتے ہوئے سنا جو شدید گریہ زاری کر رہا تھا جب اس کو آفاقہ ہوا گریہ میں قدرے کمی ہوئی تو میں نے اس سے پوچھا سبب گریہ کیا ہے؟ اور تو کون ہے؟۔ اس نے بیان کیا کہ میں لشکرِ عمر بن سعد بد بخت میں تھا۔ جب اسیرانِ آلِ محمد کو کوفہ لے گئے تو میں بوجہ تنہا و خستگی یہیں رہ گیا۔

جب وقتِ نماز آیا تو موزن کی صدا سنی جو با آواز بلند و فصیح صدائے شرین ملیح سے اذان دے رہا تھا میں نے باہوش گوش اس کی آواز سنی اس کی زبان گوہرِ فشاں سے بعد از شہادتین شہادتِ امیر المومنین جاری ہوئی۔

اشمدان علیا ولی اللہ بعد از شہادتین کہا) پھر جی علی خیر العل بھی کہا میں یہ سن کر بہت حیران ہوا کہ سبحان اللہ یہ کون بہادر و جری شیعہ ہے جو اتنے بڑے سانحہ کے بعد تقیہ کا لحاظ کئے بغیر اور عمر سعد اور ابن زیاد کے دور میں ان کی حکومت کے خوف خطر کے باوجود اتنی صراحت سے شہادت ولایت دے رہا ہے۔ (اشمدان علیا" ولی اللہ کہہ رہا ہے) راوی کہتا ہے میں متفکرانہ اور مترذرانہ بیابان میں اس صحرا میں پھرنے لگا اسی نفخ و تجسس میں تھا کہ اچانک میری نگاہ قتل گاہ سید الشہداء کی طرف اٹھی تو میں نے دیکھا فرزند خیر البشر امام حسین علیہ السلام باوجود پارہ پارہ تن مجروح قبلہ رخ کھڑے ہیں سربریدہ جسم اطہر سے خون جاری ہے مگر اذان دے رہے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں بحر المصاب جلد چہارم صفحہ 430 مطبوعہ ایران

## افادات

اس روایت سے مندرجہ ذیل حقائق منکشف ہوتے ہیں۔

اول :- امام زندہ ہے اور کلام فرماتا ہے۔ وہ موت و حیات پر قادر ہے۔  
دوئم :- صدر اسلام میں شیعیان اہل بیت اذان و اقامت میں شہادتین کے بعد شہادت ثالثہ اشمدان علیا ولی اللہ کہتے تھے اور اس کا سب کو علم تھا۔  
سوئم :- خود امام کا اذان میں اشمدان علیا" ولی اللہ کہنا اس امر کی دلیل ہے کہ یہ شہادت ثالثہ آج کے دور کی اختراع نہیں جیسا کہ صدر المقصرین نے اپنی جبلی جمالت و ضلالت کے باعث اصلاح الرسوم الظاہرہ میں لکھا ہے۔ بلکہ اذان میں شہادت ولایت عمل امام معصوم ہے۔ اور عمل معصوم پر اعتراض

خروج اسلام و ایمان کا باعث ہے جس کا ارتکاب مقصرین اور صدر المقصرین نے کیا ہے۔

## توثیق

کتاب شریف بحر المصاب زبدۃ العلماء و المحدثین سرکار علامہ شیخ محمد جعفر بن سلطان احمد بن شیخ علی بن حسن قدس اللہ اسرارہم کی تالیف ہے، بزرگ علماء اعلام کا ماخذ ہے سرکار علامہ محمد باقر القائمی البرجندی طاب ثراہ نے کبریت احمدی شرائط منبر میں اور فاضل جلیل سرکار علامہ سید محمود امامی اصفہانی رضوان اللہ علیہ نے ثمرات الحیوة میں اس سے استفادہ فرمایا ہے۔ سرکار آیت اللہ آغا بزرگ تهرانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ بحر المصاب و کنز الغرائب چار جلدوں پر مشتمل فارسی میں ہے جس کے مصنف شیخ محمد جعفر بن سلطان احمد بن علی بن الشیخ حسن تبریزی ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں الذریعہ الی تصانیف الشیعہ جلد سوم صفحہ نمبر 46 مطبوعہ

## توضیح المرام

بیروت

حضرت سید الشہداء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعد از شہادت اذان دینا آپ کی شہادت عظمیٰ اور ولایت کلیہ مطلقہ کی دلیل ہے جب عام شہید زندہ ہے اور قرآن کی نص موجود ہے تو سالار شہیدان کا مرتبہ تمام شہداء اولین و آخرین سے بلند تر ہے جہاں کسی کی پہنچ ہو سکتی ہے نہ اس مرتبہ ملکوتی تک کوئی عقل رسائی حاصل کر سکتی ہے۔

مذکورہ بالا روایت کی تائید میں متعدد روایات موجود ہیں کہ سید الشہداء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد از شہادت کربلا میں اپنے انصار و اصحابؑ سے اور انبیاءؑ اوصیاءؑ ماسبق سے کلام فرمایا۔ بطور تبرک صرف دو نورانی روایات زیب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں۔ الد معنہ الساکبہ جلد چہارم صفحہ 385 مطبوعہ بیروت -  
نظم الزہرا صفحہ 226 ایران

## امام حسین علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کو زندہ کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شہادت کے بعد تین دن تک مغرب کے وقت امام حسین علیہ السلام تمام شہداء کو ان کے والد کا نام لیکر پکارتے تو تمام شہداء حضرتؑ کے پاس جمع ہو جاتے حضرتؑ ان کے ساتھ جنتی طعام و آب نوش فرماتے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چند کوفیوں نے مکرر اس کو دیکھا لیکن انہوں نے اس میں غور و فکر نہیں کیا اپنی شقاوت اور بد بختی کی وجہ سے اس مقام کو نہ جان سکے۔ ملاحظہ فرمائیں (ثمرۃ الحیوۃ جلد اول صفحہ نمبر 145)

## خاتم الانبیاءؑ اور سید الشہداءؑ

ابو مخنف نے طراح ابن عدی سے روایت کی ہے کہ گیارہ محرم الحرام کی رات میں زمنوں سے چور لاشوں کے درمیان پڑا تھا کہ بیس (20) سوار آئے میں نے سمجھا ابن زیاد اپنی فتح کا یقین کرنے آیا ہے یہ سب سوار تھے

جب لاشہ مظلوم کربلاؑ کے پاس آئے تو پیدل ہو گئے ایک شخص لاشہ مظلومؑ کے قریب آیا ساتھ بیٹھ گیا اپنے ہاتھوں سے بے سر لاشہ کو سارا دے کر بٹھا لیا پھر کوفہ کی طرف ہاتھ بڑھایا میں نے دیکھا تو اس کے ہاتھوں پر سر مظلومؑ تھا مظلومؑ نے عرض کیا نانا میرا سلام میں سمجھ گیا کہ نبی اکرمؐ ہیں۔

آپؐ نے مظلوم کربلاؑ کو گلے لگایا اور فرمایا بیٹا ان ظالموں نے تجھے بے دردی سے قتل کر دیا ہے بیٹے انہوں نے تجھے دم آخر تک پانی نہیں دیا بیٹے کیا تجھے پہچانتے نہ تھے اللہ کے حضور انہوں نے کتنی بڑی جرات کی ہے پھر ساتھ والوں سے فرمایا اے بابا ابراہیمؑ اے باپ اسماعیلؑ بھائی موسیٰؑ ذرا دیکھو ان ظالموں نے کس طرح میرے لخت جگر کو شہید کیا ہے پھر تمام انبیاءؑ نے باری باری پرسہ دیا۔ ملاحظہ فرمائیں نظم الزہراءؑ صفحہ 226 مطبوعہ ایران قم

# حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام اور احياء امانت

بلخ سے ایک مومن ہر سال حج کو آتا تھا اور امام سجادؑ کے لئے کچھ تحائف بھی لاتا تھا۔

ایک سال جب واپس گیا تو اسے بیوی نے کہا۔  
وہ کون ہے جس کے لئے ہر سال تو تحائف لے تو جاتا ہے لیکن وہاں  
سے تجھے کچھ بھی نہیں ملتا۔ اور خالی ہاتھ لوٹتا ہے۔

اس مومن نے کہا۔ ایسا نہ کہہ تو عورت کیا جانے کہ وہ کون ہے؟  
عورت نے کہا۔ اسی لئے تو پوچھ رہی ہوں کہ وہ کون ہے؟  
مومن نے کہا۔ ہمارا امام ہے۔ اللہ کی طرف سے حجت ہے۔ کائنات کا  
مالک ہے۔ فرزند رسولؐ ہے اور خلیفہ خدا ہے۔

اگلے سال وہ حج کو آیا۔ حسب معمول حج سے فراغت کے بعد مدینہ آیا  
روضہ رسولؐ پر سلام کرنے کے بعد امام سجادؑ کی خدمت میں آیا دسترخوان  
لگ رہا تھا۔

قد مبوسی کے بعد بیٹھ گیا۔

امام سجادؑ کے حکم سے کھانا کھایا۔ کھانا سے فراغت کے بعد اٹھا اور لوٹا  
لے کر امام کے ہاتھ دھلانے لگا۔

آپؐ نے فرمایا۔ تو ہمارا مہمان ہے۔ آفتابہ مجھے دے میں تیرے ہاتھ دھلواؤں۔

اس نے عرض کیا۔ قبلہ ارادت مند جہاں بھی ہوتا ہے وہ عقیدت مند ہوتا ہے میں مہمان بن کر نہیں آتا اپنے کعبہ عقیدت کی زیارت کو آیا ہوں۔ اور میری سعادت ہے کہ ذات احدیت نے مجھے یہ موقعہ فراہم کیا ہے کہ آپؐ کے ہاتھوں پر پانی ڈالوں۔

آپؐ نے فرمایا۔ خوش قسمت ہے۔ اللہ بھی تجھے اتنا نوازے گا۔ کہ تیرا دل خوش ہو جائے گا۔

امامؑ نے طشت میں ہاتھ بڑھایا۔ مومن نے پانی ڈالا طشت کا تیسرا حصہ پانی سے بھر گیا۔ امامؑ نے پوچھا طشت میں کیا ہے۔

مومن نے عرض کیا۔ قبلہ پانی ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ ذرا غور سے دیکھ پانی کہاں ہے طشت میں یا قوت احمر ہیں۔

اب جو مومن نے دیکھا طشت میں یا قوت احمر بکھرے ہوئے تھے۔

امامؑ نے فرمایا۔ لے پانی ڈال۔ اس نے پانی ڈالا طشت کا دوتہائی پانی سے پر ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا طشت میں کیا ہے؟

مومن نے عرض کیا۔ حضرت یا قوت احمر اور پانی ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ ذرا غور سے دیکھ یا قوت احمر اور سبز مرد ہے۔

مومن نے دیکھا تو یا قوت احمر کے اوپر سبز مرد کی تہہ تھی۔

امامؑ نے فرمایا۔ پانی ڈال۔ بس نے پانی ڈالا۔ طشت پر ہو گیا۔

آپؐ نے فرمایا۔ طشت میں کیا ہے۔

مومن نے عرض کیا۔ سرکارِ یاقوتِ احمر۔ زمرہ سبز اور پانی ہے۔  
 آپ نے فرمایا نہیں یاقوتِ احمر۔ زمرہ سبز اور در سفید ہیں۔  
 مومن نے دیکھا تو واقعاً ”طشتِ یاقوتِ احمر۔ زمرہ سبز اور سفید موتیوں  
 سے پر تھا۔

امامؑ نے فرمایا۔ تجھے معلوم ہے ہمیں دنیا سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔  
 ہماری طرف سے بعدِ معذرت اپنی بیوی کو یہ تحفہ پیش کر دینا۔ امید ہے پھر  
 تجھے کبھی شکوہ نہیں کرے گی۔

مومن نے عرض کیا قبلہ آپؑ کو کیسے پتہ چلا؟  
 آپؑ نے فرمایا۔ اللہ جسے روئے زمین پر اپنا خلیفہ مقرر فرماتا ہے اسے  
 اتنے علم سے ضرور نوازتا ہے جس سے وہ اپنی رعیت کے حالات  
 سے باخبر رہ سکے۔

وہ مومن واپس گیا۔ عورت کے سامنے جواہرات کا ڈھیر لگا دیا۔ اور تمام  
 واقعہ سنایا۔ عورت نے کہا۔ اب کے سال تو تنہا اس امامؑ کی زیارت کو نہیں  
 جائے گا۔ میں بھی اس کریم کا سلام کرنے جاؤں گی۔  
 اگلے سال دونوں میاں بیوی چلے۔

حج سے فارغ ہو کر مدینہ آرہے تھے۔ راستہ میں عورت بیمار ہو گئی۔ کافی  
 علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکی فوت ہو گئی۔ مومن عالم پریشانی میں آپؑ کے  
 پاس آیا اور جنازہ کی درخواست کی۔

آپؑ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہر جا۔ دو رکعت نماز پڑھی۔ اور دعا مانگی۔ پھر  
 فرمایا۔ جا اللہ نے تیری بیوی کو زندہ کر دیا ہے۔ وہ تیرے انتظار میں ہے۔  
 مومن خوشی خوشی واپس آیا دیکھا تو بیوی انتظار میں تھی۔

اس نے پوچھا۔ تو تو مر گئی تھی۔ پھر زندہ کیسے ہو گئی۔  
 عورت نے کہا۔ ملک الموت میری روح قبض کر کے جا رہا تھا کہ ایک  
 انتہائی وجہ اور حسین شخص سامنے آیا عورت نے جب تمام حلیہ بیان کیا۔  
 تو مرد نے کہا۔ بالکل میرا امام اسی طرح ہے ملک الموت نے اسے دیکھ کر  
 السلام علیک یا حجتہ اللہ السلام علیک یا زین العابدینؑ کہا۔  
 اس نے ملک الموت کو حکم دیا۔ اس کی روح واپس کر۔ میری زائرہ  
 تھی۔ اور ہم پر ہمارے زائرین کا حق ہے۔ میں نے اللہ سے درخواست کی  
 ہے۔ اللہ نے اس کی زندگی میں تیس برس بڑھا دیئے ہیں۔  
 ملک الموت نے عرض کیا۔ قبلہ جیسے حکم ہو۔  
 پھر میری روح میرے جسم میں واپس کر کے چلا گیا۔  
 مومن نے کہا۔ اگر اس محسن کو دیکھ لے تو پہچان لے گی۔  
 عورت نے کہا۔ بھلا اب کیسے نہ پہچانوں گی۔ میں تو ان کی آواز بھی  
 پہچان لوں گی۔

دونوں مدینہ آئے امام سجادؑ حلقہ اصحاب میں تشریف فرما تھے۔ عورت  
 نے جو نہی دیکھا۔ دوڑ کر پکاری بخدا یہی وہ ہے۔ انہوں نے ملک الموت کو حکم  
 دیا تھا۔ انہی کو ملک الموت نے السلام علیک یا حجتہ اللہ کہا تھا۔ یہ کہہ کر آگے  
 بڑھی اور آپؑ کے قدموں میں گر کر قدم چومنے لگی۔

اس کے بعد تازندگی دونوں میاں بیوی ہر سال آپؑ کی زیارت کو آتے  
 رہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ صحیفۃ الابواب جلد دوم 143/144 مطبوعہ بیروت مدینہ  
 المعجاز 301 - 302 مطبوعہ ایران بحار الانوار جلد نمبر 47 انوار المواہب 84

## مردہ کا زندہ ہونا

ثور ابن سعد بن علاقہ سے مروی ہے کہ جب کچھ لوگوں آل محمدؐ نے جناب محمدی حنفیہ کی امامت کا پرچار شروع کیا تو پہلے تو آپ نے انہیں روکا لیکن جب وہ نہ رکے تو وہ ان سے چند سرکردہ افراد کو ساتھ لے کر امام سجادؑ کے پاس آئے اور کہا سجادؑ آپ کو معلوم ہے میں علی کا بیٹا ہوں۔ اور امام حسنؑ و حسینؑ کے بعد میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ یہ لوگ بھی مجھے امام مانتے ہیں۔ لہذا آپ بھی مجھے امام مان لیں۔

امام سجادؑ نے فرمایا۔ امامت کا تعلق نہ تو بڑے پھوٹے سے ہوتا ہے اور نہ لوگوں کے مان لینے سے ہوتا ہے۔ آئیے قبرستان میں چلے چلتے ہیں اور امامت کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

کافی لوگ دونوں کے ساتھ قبرستان میں آئے  
امام سجادؑ نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔  
چچا یہ نئی نئی قبر ہے۔ صاحب قبر سے کہیں آپ کی امامت کی گواہی دے۔

جناب محمدؐ نے کہا۔ اگر آپ امام حق ہیں تو پھر آپ ہی اسے کہہ دیں تاکہ ہم بھی سن لیں۔

امام سجادؑ نے صاحب قبر سے فرمایا۔ اٹھ اور بتا امام حق کون ہے۔  
قبر شگاف ہوئی۔ صاحب قبر سر سے مٹی جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا اے فرزند علیؑ امامت علیؑ ابن حسینؑ کا وہ حق ہے جو اسے اللہ کی طرف سے ملا ہے لہذا آپ کو یہ نزاع زیب نہیں دیتا۔

جناب محمدؐ نے آگے بڑھ کر امام سجادؑ کو گلے لگایا اور کہا۔ بیٹے میں مان

گیا ہوں آپ امام حق ہیں آئندہ میری طرف سے ایسی کوئی بات نہ ہو گی۔ الثاقب فی المناقب 351 مطبوعہ قم - مدینۃ المعاجز 318 مطبوعہ ایران



### امامؑ اور احیائے امامت

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ علیہما السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ وارث رسولؐ ہیں تو انہوں نے کہا ہاں! میں نے عرض کی رسولؐ وارث علوم انبیاءؑ تھے وہ انبیاء کے جملہ علوم جانتے تھے فرمایا بالکل جانتے تھے۔ فقلت انتم تقدرون علی ان تحيوا الموتی وتبری الاکمه والابرص فقال لی نعم باذن اللہ پس میں نے عرض کی کیا آپ مردہ زندہ کر سکتے ہیں کور مادر زاد کو بینا اور کوڑھیوں کو صحیح کر سکتے فرمایا ہاں خدا کے اذن سے ایسا کر سکتے ہیں

عیون المعجزات ص مناقب ابن شہراشوب ص

بصار الدرجات ص 269 ج - 6



## حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور احیاء امانت

امالی طوسی میں سلیمان سے مروی ہے کہ ..... شام سے ایک شخص اپنے کاروباری سلسلہ میں مدینہ آتا تھا اور امام محمد باقر کی محفل میں آکر بیٹھتا تھا۔

ایک مرتبہ کہنے لگا۔

اے محمد ابن علیؑ مجھے جتنی عداوت تم اہل بیتؑ سے ہے اور کسی سے نہیں کیونکہ میرا عقیدہ ہے کہ اللہ اور رسولؐ اور امیر کی اطاعت صرف اور صرف تمہارے بغض میں ہے میں یہاں صرف اس لئے آ بیٹھتا ہوں کہ آپ کا اخلاق اچھا ہے اور آپ کے کلام میں فصاحت و بلاغت ہوتی ہے۔

امام باقرؑ نے فرمایا میں نے کبھی تجھ سے نہ تو محبت کی خواہش کی ہے اور نہ ہی تجھ سے اس قسم کا سوال کیا ہے تیری جیسے مرضی کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

ایک مرتبہ وہی شامی مدینہ میں بیمار ہو گیا جب مرض کا زور بڑھ گیا تو اس نے اپنے میزبان سے کہا۔

اگرچہ مجھے اہل بیتؑ سے سخت عداوت ہے لیکن پھر بھی مدینہ میں مجھے محمد ابن علیؑ سے کوئی شخص زیادہ نیک نظر نہیں آتا۔ اگر میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کیلئے محمدؑ ابن علیؑ سے درخواست کرنا۔ اگر وہ قبول کرے تو وہی پڑھے ورنہ جو بھی پڑھائے ٹھیک ہے۔

نصف شب کے قریب وہ مرگیا اس کا میزبان صبح مسجد نبوی میں آیا امام  
باقر تعقیبات صبح میں مصروف تھے اس نے آکر تمام واقعہ سنایا۔

آپ نے فرمایا تو چل میں تیرے مکان پر آرہا ہوں لیکن میرے آنے  
تک اسے غسل و کفن وغیرہ نہ دینا۔

آپ اٹھے دو رکعت نماز پڑھی پھر سجدہ میں گئے اور طلوع آفتاب تک  
سجدہ میں رہے سجدہ سے اٹھے شامی کے میزبان کے گھر آئے۔  
میت پر کپڑا پڑا ہوا تھا۔

آپ شامی کے سرہانے آئے اس کا نام لے کر پکارا۔  
شامی نے جواب دیا۔

آپ نے سہارا دے کر اٹھایا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور آپ کی طرف دیکھ کر  
ندامت سے سر جھکا لیا آپ کافی دیر بیٹھے رہے۔  
پھر آپ واپس آگئے۔

شام کے وقت شامی حسب عادت آیا اور آپ کے قدموں پر گر کر معافی  
مانگنے لگا۔

آپ نے فرمایا کیا بات ہے۔

اس نے عرض کیا دنیا نہ مانے تو نہ مانے لیکن اب مجھ سے کوئی آپ کی  
محبت و اطاعت نہیں چھین سکتا۔

آپ نے فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے

اس نے عرض کی میں اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ چکا ہوں اور اپنے  
کانوں سے سب کچھ سن چکا ہوں جب ملک الموت میری روح قبض کر کے  
لے گیا صبح کے وقت میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کوئی کہہ رہا تھا شامی کی

روح اس کے جسم میں پلٹا دو۔

محمد ابن علیؑ اس کی زندگی مانگ رہا ہے۔

پھر میں نے دیکھا کہ ملک الموت خود میری روح میرے جسم میں واپس کر کے گیا ادھر آپ نے آکر مجھے جگایا۔ واقعاؑ آپ ہی حجت خدا ہیں۔  
ملاحظہ فرمائی الدعوتہ السابغہ جلد ششم صفحہ 100 صفحہ 106 مطبوعہ بیروت

مردہ زندہ

خراج میں ابو عیینہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں امام باقرؑ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک شام آیا۔ عرض کی۔

میرے سردار! میں اہل شام سے ہوں آپ کا محب ہوں لیکن میرا باپ آپ کے اعداء سے اور بنی امیہ کے موالیوں سے تھا۔ آپ کی محبت کی وجہ سے اس نے مجھے اپنے سے دور کر رکھا تھا اتفاق سے میرا کوئی بھائی اور بہن نہیں ہے میرا باپ فوت ہو گیا ہے میں اس کا تمنا وارث ہوں لیکن چونکہ میں آپ کا محب ہوں اس لئے اس نے مجھے اپنے ترکہ سے بھی دور رکھا ہے وہ زندگی میں ترکہ کو ایسی جگہ ٹھکانے لگا کے گیا ہے کہ مجھے بھی معلوم نہیں ہے وہ کہاں ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کیا تجھے ضرورت ہے۔

اس نے عرض کیا میرے مولا میں سخت ضرورت مند ہوں۔

آپ نے فرمایا میں بھی بتا تو سکتا ہوں کہ تیرا باپ اپنا ترکہ کہاں چھپا کے گیا ہے لیکن بہتر ہوگا اگر تو خود ایک مرتبہ اپنے باپ کو مل لے اور اسی سے پوچھ لے۔

اس نے عرض کیا میرے آقا کیا اب میں اپنے باپ کو مل سکتا ہوں۔

آپ نے فرمایا کیوں نہیں مل سکتا۔

اس نے عرض کیا اگر ممکن ہے تو میں ضرور اپنے باپ سے ملوں گا۔

آپ نے ایک خط لکھا اپنی مہر لگائی اسے دیا اور فرمایا یمن کی وادی برہوت میں چلا جا۔ رات کے وقت وادی میں جانا قبرستان کے عین وسط میں کھڑے ہو کر تین مرتبہ یاد رکھ! کہہ کر پکارنا ایک شخص آئے گا تجھ سے پوچھے گا کہ کون ہے؟ اور کیا چاہتا ہے؟

تو اسے اتنا بتا دینا کہ میں محمد ابن علیؑ کا قاصد ہوں۔

وہ چلا جائے گا کچھ دیر بعد تیرے باپ کو لے آئے گا اس سے جو پوچھنا ہو پوچھ لینا۔

اس نے عرض کیا۔ سردار! ہم نے باپ کو دفن تو اسی جگہ جنت البقیع میں کیا تھا یمن کی وادی برہوت میں کیوں جاؤں۔

آپ نے فرمایا میں نے تجھے کہہ دیا ہے وہیں چلا جا یہ بھی اپنے باپ سے پوچھ لینا کہ دفن تو تجھے جنت البقیع میں کیا تھا آپ یہاں کیسے تشریف لائے۔

اس نے عرض کیا حضور! یمن تو یہاں سے بہت دور ہے اور میں افلاس کی آخری حد تک پہنچ چکا ہوں۔ وہاں کیسے جاؤں گا۔

آپ نے مسکرا کر فرمایا مدینہ سے باہر نکل کے آنکھیں بند کر کے میرا نام لے کر زمین سے کہنا کہ مجھے ابھی اور اسی وقت یمن پہنچا دے جب باپ سے مل لینا۔ وادی برہوت سے باہر آکر پھر زمین سے کہنا تجھے مدینہ پہنچا دے گی۔

ابوعینہ کا بیان ہے کہ میں اور وہ ایک وقت آپ کے ہاں سے

روانہ ہوئے میں نے اپنے دو چار قریبی ساتھیوں کو بھی بتایا اور انہیں کہا کہ کل علی الصبح امام باقر کے ہاں جائیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ شامی آیا ہے یا نہیں اگر آیا ہے تو کیا ہوا ہے۔

چنانچہ دوسرے دن ہم علی الصبح امام باقر کے دروازہ پر آئے تو وہ شامی پہلے سے موجود تھا۔

میں نے پوچھا کیا تو گیا نہیں تھا۔

اس نے کہا کیوں نہیں گیا تھا گیا بھی تھا اور پلٹ کے آ بھی گیا ہوں۔

میں نے کہا پھر کیا ہوا۔

اس نے کہا ابھی آقا کے سامنے سب کچھ سناؤں گا۔

کچھ دیر بعد امام باقر باہر اپنی مسند پر تشریف لائے۔

اس سے پوچھا۔ ہاں کیا بنا۔

وہ آپ کے قدموں میں گر گیا اور قدم چومنے لگا۔

آپ نے دونوں ہاتھوں سے اسے اوپر اٹھایا اور فرمایا ذرا سنا کیا ہوا۔

اس نے عرض کیا۔

حضور! آپ کے حکم کے مطابق میں وادی برہوت میں پہنچا اور یادرجان

کا نام لے کر پکارا ایک شخص آیا اس نے مجھ سے کہا کیا کہتا ہے بتا میں نے

بتایا کہ مجھے امام باقر نے بھیجا ہے اس نے کہا ذرا ٹھہر میں اسے لے آتا ہوں

کچھ دیر بعد وہ ایک سیاہ ترین شخص کو لے آیا اور کہا۔

لے یہ تیرا باپ ہے۔

میں تو اسے دیکھ کر نہ صرف ڈر گیا بلکہ میں نے انکار کر دیا کہ میرا باپ

گندمی رنگ کا حسین شخص تھا تو کس کالے کو پکڑ کر میرا باپ بنا کر لے آیا

ہے۔

میرے باپ نے سر جھکا کے کہا۔  
بیٹے! میں تیرا باپ ہوں مجھے شرمندہ نہ کر۔  
میں نے کہا آپ مجھے کوئی نشانی دیں۔

میرے باپ نے مجھے میرا نام۔ میری ماں کا نام۔ میرے نانا اور دادا کا نام بتایا پھر کہا بیٹے تو خوش نصیب ہے میں بد قسمت تھا میں نے بنی امیہ کو سب کچھ مان لیا تھا آج پتہ چل رہا ہے کہ غلط کیا تھا بیٹے آل محمدؐ کی محبت نہ چھوڑنا اس دنیا میں صرف محبان آل محمدؐ ہی کا کوئی ٹھکانا ہے۔

جب مجھے یقین ہو گیا کہ واقعا "یہی میرا باپ ہے تو میں نے پوچھا ہم نے تو آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا تھا۔  
آپ یہاں کیسے پہنچ گئے۔

اس نے کہا بیٹے! تم تو دفن کر کے چلے گئے لیکن بعد میں کچھ افراد آئے انہوں نے مجھے میری اس قبر سے نکالا اور یہاں وادی برہوت میں چھوڑ کر چلے گئے یہاں آکر پتہ چلا کہ جتنے بھی دشمنان آل محمدؐ ہیں وہ سب اس جگہ ہیں مجھ سے پہلے مرنے والے دشمنان آل محمدؐ بھی اسی جگہ ہیں مجھے بتایا گیا کہ محب آل محمدؐ کسی بھی جگہ ہو اسی جنت البقیع میں لایا جاتا ہے اور دشمن آل محمدؐ جہاں مرے اسے یمن کی اس وادی برہوت میں ہی لایا جاتا ہے۔

میں نے کہا کیا اب آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ نے اپنا مال کہاں چھپایا

ہے۔

اس نے کہا بیٹے گھر کے قریب جو ہمارا فلاں باغیچہ ہے اس میں درخت زیتون کے نیچے شمالی طرف سب کچھ دفن ہے جا کے نکال لے دو لاکھ درہم ہیں۔

حضور! میں واپس آیا وہ مال نکالا ایک لاکھ درہم اپنے گھر چھوڑ آیا ہوں اور ایک لاکھ درہم آپ کے لئے لایا ہوں مہربانی فرما کر قبول فرمائیں اور انکار نہ فرمائیں میری دل شکنی ہوگی۔ الدمعتہ الساکبہ جلد ششم صفحہ 104

## سواری زندہ ہوگئی

مفضل ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام باقرؑ مکہ اور مدینہ کے مابین تھے حج کو جا رہے تھے ایک حاجی مسافر روتا ہوا آیا اور عرض کی۔

حضور! میری سواری کا گدھا تھا وہ مر گیا ہے اب میں تو اپنی جان بھی مکہ نہیں لے جاسکتا یہ سامان کہاں لے جاسکتا ہوں۔

آپ نے مسکرا کر فرمایا کوئی اور سواری خریدے۔

اس نے عرض کیا حضور میرے پاس اتنا سرمایہ کہاں ہے کہ سواری

خریدوں۔

آپ نے فرمایا میں کوشش کرتا ہوں۔

اس نے عرض کیا حضور! آپ سرمایہ فراہم کرنے کی کوشش نہ فرمائیں سواری کی تلاش تک قافلہ چلا جائے گا مجھے اپنے اس گدھے سے بڑا پیار تھا۔ آپ مہربانی فرما کر مجھے گدھا زندہ کر دیں۔

آپ اٹھے مردہ گدھے کے قریب آئے دست دعا بلند کئے اور عرض کیا بار الہا! تیرا یہ بندہ آل محمدؐ کو آزمانے کی فکر میں ہے اسے اس کا گدھا لوٹا دے۔

ابھی تک آپ نے دعا ختم نہیں کی تھی کہ گدھا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔

ملاحظہ فرمائی الدمعتہ الساکبہ جلد ششم 107 مطبوعہ بیروت

## وارث رسولؐ

بصائر الدرجات میں ابوبصیر سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے امام باقرؑ سے عرض کیا کیا آپ وارث رسولؐ ہیں؟  
آپ نے فرمایا ہاں ہم وارث رسولؐ ہیں۔

میں نے کہا کیا رسول اکرمؐ تمام ان علوم و کمالات کے وارث تھے جو سابقہ انبیاء کے پاس تھے؟

آپ نے فرمایا ہاں آپ ان تمام علوم و کمالات کے وارث تھے جو تمام سابقہ انبیاء کے پاس تھے۔

میں نے کہا کیا آپ بھی مردوں کو زندہ بیمار کو شفا اور مبروص کو تندرست کر سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا ہاں باذن اللہ ہم ایسا کر سکتے ہیں پھر آپ نے میری دونوں آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔ تو میری بینائی بحال ہو گئی۔

پھر پوچھا۔ کیا اسی طرح بیٹا رہنا چاہتا ہے؟ ایسی صورت میں اگر تو نے آنکھوں سے کوئی جرم کیا تو اس عذاب میں لوگوں کے ساتھ شریک ہوگا جو وہ آنکھوں سے کرے ہیں اور اگر پہلی حالت کو قبول کر لے تو پھر بلا حساب جنت میں جائے گا۔

میں نے عرض کیا قبلہ! بس مجھے وہی پہلی حالت منظور ہے۔

آپ نے پھر میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو میں پہلے کی طرح ہو گیا۔

پھر مولا علیہ السلام نے فرمایا ہم جنب اللہ عزوجل ہیں ہم صفوة اللہ ہیں ہم خیرۃ اللہ ہیں اُمناء اللہ ہیں انبیاء کے ترکے کے ہمارے سپرد کئے گئے ہیں ہم حجتہ اللہ ہم جبل اللہ المتین ہیں ہم صراط اللہ المستقیم ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبیل ہم مومنین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے سب سے کھولتا ہے اور ہمارے سب سے ختم کرتا ہے جس نے ہمارا دامن پکڑا نجات پا گیا جس نے ہمارا دامن چھوڑا گمراہ ہو گیا، ہم روشن پیشانی والوں کے راہنما ہیں جس نے ہمیں سچا جانا ہمارے حق کو جانا ہمارے حکم پر عمل کیا وہ ہم سے ہے اور اس کی بازگشت ہماری طرف ہے۔

بصار الدرجات جز ششم صفحہ 269 مطبوعہ ایران

عیون المعجزات صفحہ 79 مطبوعہ بیروت

ملاحظہ فرمائیں۔ الدمعتہ الساکبہ جلد ششم صفحہ 108

# حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور احیاء امانت

## عبدی کی بیوی کو حیات دی

خراج میں صفوان ابن یحییٰ سے مروی ہے کہ مجھے عبدی نے بتایا ہے ایک سال حج کے موقع پر مجھے میری بیوی نے کہا۔ عرصہ ہوا ہے زیارت امام صادقؑ نہیں کی۔ اگر اس سال حج پر چلے جاتے تو شرف زیارت بھی ہو جاتا۔ میں نے کہا۔ میرے پاس تو ایک کوڑی بھی نہیں۔

پھر حج پر کیسے جائیں گے۔

میری بیوی نے کہا۔ یہ میرے زیورات ہیں میرا خیال ہے ان سے ہم حج تو کر ہی لیں گے۔

میں زیورات کو لے کر بازار میں گیا۔ فروخت کیا زادراہ کے پیسے مل گئے۔ ہم نے تیاری کی اور روانہ ہو گئے۔

حج سے فارغ ہو کر ہم مدینہ آ رہے تھے کہ راستہ میں میری بیوی بیمار ہو گئی۔ جوں جوں مدینہ قریب آتا گیا اس کے مرض میں اضافہ ہوتا گیا۔

جب مدینہ پہنچ گئے تو میری بیوی زندگی کے آخری سانس لینے لگی میں نے ٹھکانا بنایا بیوی اور سامان سفر کو وہاں چھوڑا۔

اور امام صادقؑ کے پاس آیا۔

آپ نے حال احوال پوچھا۔

میں نے عرض کیا۔ حضور میری بیوی! بڑا اشتیاق لے کر گھر سے چلی تھی لیکن شاید آپ کی زیارت اس کے مقدر میں نہ تھی وہ سخت بیمار ہے اور میں مایوس ہو کر آیا ہوں۔

آپ نے کافی دیر تک سر جھکائے رکھا۔  
پھر فرمایا۔ کیا بہت پریشان ہے۔

میں نے عرض کیا حضور! پریشانی تو ہے سفر ہے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اگر وہ اللہ کو پیاری ہو گئی تو تنہائی کا تصور بھی مشکل ہوگا۔  
آپ نے فرمایا میں نے اللہ سے دعا کی ہے اور اللہ نے دعا قبول فرمائی ہے جا اسے افاقہ ہو چکا ہے جب تو جائے گا تو کنیز اسے کچھ میٹھا کھلا رہی ہوگی۔

میں خوشی خوشی واپس آیا۔ دیکھا تو وہ اٹھ کر بیٹھی ہوئی تھی اور کنیز اسے کچھ کھلا رہی تھی میں نے پوچھا کیا حال ہے؟  
اس نے کہا الحمد للہ اچھی ہوں۔

میں نے اسے بتایا کہ مجھے امام صادقؑ نے اس طرح بتایا ہے۔  
اس نے کہا تجھے امام صادقؑ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اب میری عمر کتنی بڑھ گئی ہے۔

میں نے کہا۔ نہیں  
اس نے کہا مجھے وہ بتا کر گئے ہیں کہ اب میری عمر بیس برس مزید بڑھ گئی ہے۔

میں نے کہا وہ کیسے!  
اس نے بتایا جب آپ باہر گئے میں آخری سانس لے رہی تھی ملک

الموت میرے سامنے تھا اور قبض روح پر آمادہ تھا۔

کہ امام صادقؑ تشریف لائے اور مجھ سے پوچھا کیا حال ہے؟  
میں نے عرض کیا حضور میں کیا بتاؤں کیا حال ہے میرا شوہر آپ کی  
زیارت کو گیا ہے یہ ملک الموت اس وقت آپ کے سامنے قبض روح کی  
خاطر موجود ہے۔

یا ملک الموت قال لبيك ايها الامام فقال الست امرت  
بالسمع والطاعته لنا قال بلى قال فاني امرك ان تاخر  
امرها عشرين قال السمع والطاعته۔

آپ نے ملک الموت سے فرمایا۔ کیا تجھے اللہ کی طرف سے یہ حکم ہے  
کہ تو آئمہ اہل بیت کی اطاعت کرے گا۔

ملک الموت نے عرض کیا۔ حضور! آپ ہی حجت خدا ہیں ایک میں کیا  
تمام کائنات کو آپ کی اطاعت کا حکم ہے۔

آپ نے فرمایا۔ میں نے اللہ سے بیس برس کیلئے درخواست کی ہے کہ  
اس عورت کی زندگی میں اضافہ فرمادے۔

اب تو واپس چلا جا۔ اور بیس برس کے بعد اس کی روح قبض کر لینا۔  
ملک الموت نے عرض کیا حضور! جیسے ارشاد ہو یہ کہہ کر ملک الموت  
واپس چلا گیا اور امام صادقؑ بھی باہر تشریف لے گئے۔

ملاحظہ فرمائیں: الخراج و الجرائح جلد اول 295 مطبوعہ ایران

مدینتہ المعاجز صفحہ 384 مطبوعہ ایران  
حدیقتہ الشعیہ صفحہ 547 تا 548 مطبوعہ ایران

## گائے کا زندہ فرمانا

مفضل ابن عمر سے مروی ہے کہ میں منیٰ میں امام صادقؑ کے ساتھ تھا ایک مقام پر ایک عورت اپنے چند بچوں کے ساتھ ایک مردہ گائے کے قریب بیٹھی زور رہی تھی۔

امام صادقؑ نے پوچھا کیا بات ہے؟

کیوں رو رہی ہے؟

اس نے کہا میرا تو تمام ترکہ یہی ایک گائے تھی اور اسی گائے سے میں اپنے بچوں کا پیٹ پالتی تھی اب جب یہ سوچتی ہوں کہ اب کیا ہوگا تو بے ساختہ آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ اللہ اسی گائے کو زندہ کر دے یا نعم البدل عنایت فرما دے؟

عورت نے مانتائی ترشروئی سے آپؑ کی طرف دیکھا۔

اور کہنے لگی اگر آپؑ میری غمگساری نہیں کر سکتے تو کم از کم میرا مذاق تو نہ اڑائیں۔ آپؑ تصور نہیں کر سکتے کہ میں اس وقت کتنی مصیبت میں گھری ہوں۔

آپؑ نے فرمایا میں نے کبھی کسی سے مذاق نہیں کیا۔

اس نے کہا۔ اگر تو اتنا باکمال ہے تو پھر میں تو یہی چاہوں گی کہ میری یہی گائے مجھے دوبارہ مل جائے۔

آپؑ نے زیر لب کچھ پڑھا۔

اور گائے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

عورت گائے کو بھول گئی۔ آپؑ کے قدموں کی طرف دوڑی۔

آپ نے فرمایا حاجیوں کا رش ہے کہیں گائے نہ کھو بیٹھے۔ گائے کو  
 سنبھال

یہ کہہ کر آپ آگے بڑھ گئے۔ ملاحظہ فرمائیں: الخرنج والجرانج جلد اول  
 294 مطبوعہ ایران

### عورت کو زندہ فرمانا

داؤد بن کثیر رقی سے منقول ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے  
 حج کیا اور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے ماں باپ آپؑ پر  
 قریبان۔ میری اہلیہ مر گئی ہے اور میں یکہ و تنہا رہ گیا ہوں حضرتؑ نے فرمایا۔  
 اوکنت تجہا کیا تو اسے عزیز رکھتا تھا۔ عرض کی جی ہاں فرمایا۔ اپنے گھر  
 واپس جا انشاء اللہ وہ تجھے وہاں زندہ بیٹھی ملے گی جو (کچھ) کھا رہی ہوگی راوی  
 کہتا ہے کہ جب میں نے واپس آکر گھر میں دیکھا۔ رائتیہا قاعدۃ وہی  
 تامل وہ صحیح سالم بیٹھی کچھ کھا رہی تھی۔ (بصائر الدرجات ص ) مطبوعہ ایران  
 ملاحظہ فرمائیں دمعتہ الساکبہ جلد ششم صفحہ 364 مطبوعہ بیروت

### احیائے امانت باذن امامؑ

محمد بن راشد اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ  
 میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کے علامت امامؑ  
 کے بارے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا پوچھ جو کچھ پوچھنا چاہتا ہے میں انشاء  
 اللہ تجھے بتلا دوں گا۔ میں نے عرض کی کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس  
 قبرستان میں دفن ہے آپؑ اسے حکم دیں کہ وہ مجھ سے بات چیت کرے امامؑ  
 نے پوچھا کہ اس کا نام کیا ہے میں نے عرض کی احمد فرمایا!

یا احمد قم باذن اللہ باذن جعفر بن محمد فقام واللہ ہو

کہ اے احمد خدا کے اذن اور میرے اذن سے اٹھ۔ امامؑ نے ابھی فرمایا ہی تھا کہ وہ زندہ ہو کر اٹھ بیٹھا۔ ملاحظہ فرمائیں الدمعتہ الساکبہ جلد ششم صفحہ 363 مطبوعہ بیروت



محمد بن راشد سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بتایا ہے کہ مجھے ایک مسئلہ کے جواب کی ضرورت تھی۔

چنانچہ میں امام صادقؑ سے مسئلہ پوچھنے آیا مجھے بتایا گیا ایک شیعہ شاعر سید حمیری فوت ہو گیا ہے آپ اس کے جنازہ میں شرکت کرنے گئے ہیں۔

میں قبرستان میں آیا آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے مسئلہ بتایا میں واپس ہونے لگا آپ نے میری عبا کو سختی سے پکڑ کر فرمایا۔

یہ تم لوگ علم کہاں سے تلاش کرتے پھرتے ہو۔ میں نے کہا جہاں سے مل جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا جو لوگ مسند امامت کے وارث ہیں ان سے کیوں علم نہیں لیتے۔

میں نے کہا۔ کیا آپ امام زمانہ ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اگر میں نہیں تو اور کون ہے۔

میں نے کہا آپ کی امامت کی کیا دلیل ہے۔

آپ نے فرمایا جو چاہے پوچھ لے۔

میں نے کہا میں کچھ پوچھتا نہیں ہوں میرا ایک بھائی اسی قبرستان میں دفن ہے اگر آپ اسے زندہ کر دیں تو میں آپ کی امامت کو تسلیم کر لوں گا۔

آپ نے فرمایا اس قبرستان میں تیرا جو بھائی مدفون ہے اس کا نام احمد تھا اور وہ ہمارا شیعہ تھا جب زندگی میں تم نے اس سے جرم شیعیت کی بدولت بائیکاٹ کیے رکھا تھا اب تجھے اس سے کیسے محبت پیدا ہو گئی ہے۔ میں نے کہا میں تو صرف دلیل امامت کے بطور اس کا خواہش مند ہوں۔ آپ میرے بھائی کی قبر پر آئے۔

اور فرمایا

یا احمد قم باذن اللہ وباذن جعفر ابن محمد۔ اے احمد اللہ اور جعفر ابن محمد کے اذن سے اٹھ جا۔

میں نے دیکھا قبر شگافتہ ہوئی اور میرا بھائی کفن میں لپٹا ہوا قبر سے باہر آیا امام صادقؑ کو سلام کیا۔ اور کہا فرمائیے کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا تیرا بھائی تجھے دیکھنا چاہتا ہے اور میری امامت کی دلیل کا خواہش مند تھا۔

احمد نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا یا اخی اتبعہ واللہ انہ حق بھیا اس کی اتباع کر لے بخدا یہی امام حق ہے۔

یہ کہہ کر میرا بھائی واپس قبر میں گیا اور سو رہا۔ ملاحظہ فرمائیں الخراج و الجرائح جلد دوم صفحہ 742/743 مطبوعہ ایران، بحار الانوار جلد 47 صفحہ 118 مطبوعہ بیروت اثبات الہدایہ جلد 5 صفحہ 418 مطبوعہ ایران مدینہ المعاجز صفحہ 409 مطبوعہ ایران ثاقب المناقب صفحہ 337 مطبوعہ ایران وصحۃ الساکبہ جلد ششم صفحہ 343 مطبوعہ بیروت

جیل ابن دراج سے مروی کہ ایک دن میں امام صادقؑ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک عورت بڑی پریشان روتی پیٹتی ہوئی آپ کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے۔

اس نے عرض کیا میرے سردار بڑی مدت کے بعد اللہ نے بچہ دیا تھا لیکن پھر واپس لے لیا ہے خدا کیلئے میرا بچہ مجھے واپس دلا دیں۔ آپ نے فرمایا گھبرا نہیں واپس گھر جا غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا خود ہی مانگ لے اللہ دوبارہ عنایت فرما دے گا۔

یا من وھب لی ولم یک شیئاً جدد لی ھبتہ اے وہ ذات جس نے نہ ہونے کے بعد دیا تھا مجھے ایک مرتبہ پھر واپس کر دے۔ کچھ دیر کے بعد وہ عورت اپنے بچے کو سینے سے لگائے مسکراتی ہوئی آئی اور آپ کے قدموں میں بچہ ڈال دیا۔

ملاحظہ فرمائیں بصائر الدرجات جز ششم صفحہ 272 مطبوعہ ایران  
الد معجمہ الساکبہ جلد ششم صفحہ 324 مطبوعہ بیروت

### صادق آل محمدؑ اور احیائے امانت

داؤد رتی سے مروی ہے کہ ایک دن میں امام صادقؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک نوجوان آنسو بہاتا ہوا آیا۔

آپ نے پوچھا کیوں رو رہا ہے۔

اس نے عرض کیا حضور! منت مانی تھی کہ حج پر جاؤں گا اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے جاؤں گا گھر سے چلا تو بیوی راستہ میں بیمار ہو گئی۔ یہاں مدینہ میں آکر مر گئی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ پھر اب جا اور دفن کر دے

اس نے عرض کیا حضور! آپ کے پاس اس لئے تو نہیں آیا کہ آپ  
دفن کا مشورہ دیں۔

آپ نے فرمایا میت کو دفن ہی کیا جاتا ہے۔  
اس نے عرض کیا آپ فرزند رسولؐ ہیں میری درخواست ہے میری بیوی  
زندہ کر دیں

آپ نے فرمایا کیا اس سے بہت محبت تھی۔  
اس نے عرض کیا قبلہ! اگر محبت منوں اور سیروں میں بتائی جاسکتی تو  
ضرور عرض کرتا کہ مجھے اس سے کتنی محبت تھی اب تو صرف زبان ہی سے  
کہہ سکتا ہوں کہ میری بیوی کے مرنے سے میری محبت ہی مر گئی ہے۔  
آپ نے تھوڑا سا سر جھکایا۔

پھر سر بلند کر کے فرمایا جا اللہ نے تیری بیوی کو زندہ کر دیا ہے۔  
وہ واپس چلا گیا

کچھ دیر بعد آکے عرض کی حضور! آپ کی نوازش  
میں یہ سب سن رہا تھا لیکن مجھے اطمینان نہیں تھا۔  
امام صادقؑ نے میرے دل کا چور تاڑ لیا۔

فرمایا۔ داؤد کیا تیرا دل نہیں مان رہا۔

میں نے کھسیانا ہو کر عرض کیا۔

میرے آقا مان تو رہا ہے لیکن اطمینان چاہتا ہے۔

آپ نے فرمایا اچھا جب وقت آئے گا تو اطمینان بھی ہو جائے گا۔

جب 7 ذی الحجہ کا دن آیا تو مجھے فرمایا۔

کیا مکہ جانا چاہتا ہے۔

میں نے عرض کیا میرے سردار آج سات ذی الحجہ ہو گئی ہے اب مکہ

پہنچتے پہنچتے حج کا وقت تو گزر جائے گا آپ نے فرمایا میرا اونٹ لے کر مدینہ کے باہر آجا چلتے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو حج کر ہی لیں گے۔  
میں حیران تھا کہ کیا کرتے ہیں۔

میں اونٹ لے کر بیرون مدینہ آیا۔

آپ پہلے وہاں موجود تھے خود سوار ہوئے۔ مجھے پیچھے بٹھایا مہارہاتھ میں لی اور مجھے فرمایا آنکھیں بند کر لے میں نے آنکھیں بند کیں پھر آپ نے اونٹ بٹھایا میں آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔

آپ نے فرمایا آنکھیں کھول دے اونٹ سے اتر آ احرام باندھ لیں میں نے جب آنکھیں کھولیں تو ہم میقات پر تھے۔ حیرت کے مارے میرا برا حال ہو گیا ہم نے احرام باندھے۔

آپ نے فرمایا اب پیدل چلیں گے آپ نے مہار خود پکڑی ٹھیک جگہ کھڑے ہو گئے اور مجھے فرمایا آنکھیں بند کرے میں نے آنکھیں بند کیں۔  
آپ نے فرمایا کھول دے میں نے آنکھیں کھولیں دیکھا تو سامنے بیت اللہ تھا۔

آپ نے فرمایا اب مجھے تنہا چھوڑ دے جا اعمال حج کر، عشاء کی نماز کے وقت سواری تیار رکھنا۔

میں اونٹ کو ساتھ لے کر علیحدہ ہو گیا نماز عشاء کے بعد میں نے اونٹ تیار کیا آپ آگئے اونٹ پر سوار ہوئے مجھے پیچھے بٹھا لیا آپ نے سورہ قل اور سورہ یٰسین کی تلاوت کی آپ نے کئی مقامات پر رک کر اعمال کئے جب صبح طلوع ہوئی آپ اٹھے اذان و اقامت کسی نماز صبح پڑھی پہلی رکعت میں آپ نے الحمد للہ کے بعد سورہ الضحیٰ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد

سورہ توحید پڑھی بعد از نماز تعقیبات میں مصروف رہے۔ جب سورج طلوع ہونے لگا تو وہی نوجوان اپنی بیوی کے ساتھ ہمارے قریب سے گزرا جو نہی اس کی بیوی نے امام صادقؑ کو دیکھا دوڑ کر آپ کے قدموں میں آگری۔

نوجوان نے قریب آکر سلام کیا

اور بیوی سے پوچھا کیا بات ہے۔

اس نے جواب دیا یہی تو وہ تھا جس نے اس وقت ملک الموت کو میری روح واپس کرنے کا حکم دیا تھا جب وہ میرے جسم سے لے کر سوئے آسمان جا رہا تھا۔

آپ نے میری طرف دیکھا۔

میں نے عرض کیا فرزند رسول اگر یہ نہ بھی بتاتی تو میں کل سے سب کچھ مان چکا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں الدعاء الساکبہ جلد ششم صفحہ 364 مطبوعہ بیروت

یونس ابن ظبیان سے مروی ہے کہ ہم کافی افراد امام صادق کی خدمت میں بیٹھے تھے میں نے عرض کیا۔

حضور! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کون کونسے پرندے ذبح کئے تھے۔

آپ نے فرمایا صرف پوچھنا چاہتے ہو یا دیکھنا چاہتے ہو۔

میں نے عرض کیا سردار اگر دکھا دیں تو کیا ہی بات ہے۔

آپ نے آواز دی۔

یا طاؤس۔ ایک مور اڑ کر آپ کے سامنے آ بیٹھا۔

پھر آواز دی

یا غراب۔ ایک کوا اڑتا ہوا آکر آپ کے سامنے گیا۔

پھر آواز دی

یا باز۔ ایک باز آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔

پھر آواز دی

یا حمامہ۔ ایک کبوتر اڑتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔

آپ نے فرمایا انہیں ذبح کرو اور جس طرح جی چاہے ان کے گوشت کو

ملاؤ ہم نے انہیں ذبح کیا گوشت کا قیمہ بنایا آپس میں رکس کیا۔

آپ نے پہلے مور کا سر ہاتھ میں لے کر فرمایا الی الی یا طاؤس ہمارے

آنکھوں کے سامنے مور کا گوشت اڑنے لگا اور آپ کے ہاتھ میں سر کے

ساتھ لگ کر مور بننے لگا۔

چند لمحات میں مور مکمل ہو کر چلنے لگا۔

اسی طرح ایک ایک پرندے کو بلاتے گئے وہ زندہ ہو کر چلنے لگا۔ ملاحظہ

فرمائیں الخرائج والخرائج جلد اول صفحہ 297 مطبوعہ ایران بحار الانوار جلد 47

صفحہ 111 مدینہ المعاجز صفحہ 287 مطبوعہ اثبات الہدایۃ جلد پنجم صفحہ 404 مطبوعہ

ایران

# حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

## اور احیاء امانت

علی بن مغیرہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالصالح امام موسیٰ بن جعفرؑ مقام منیٰ میں ایک عورت کی طرف سے گزرے تو دیکھا کہ وہ بیچاری رو رہی ہے اور اس کے ارد گرد اس کے سارے بچے بھی رو رہے ہیں اور اس کی گائے سامنے مری ہوئی پڑی ہے آپ سے عورت کے قریب گئے اور پوچھا اے کینز خدا کیوں رو رہی ہے اس نے جواب دیا بندہ خدا یہ میرے بچے یتیم ہیں میرے پاس یہی ایک گائے تھی اور اس سے میرا اور میرے بچوں کا گزرا ہوتا تھا اب یہ مر گئی اور ہمارے پاس اپنا ذریعہ معاش بھی کوئی نہیں رہ گیا ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا اے کینز خدا کیا تو چاہتی ہے کہ میں اسے زندہ کر دوں اس نے کہا اے بندہ خدا میرے لیے اسے بہتر اور کیا ہے کہ یہ زندہ ہو جائے اس کے بعد آپ ایک طرف تشریف لے گئے دو رکعت نماز پڑھی اور دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند کیے لب ہائے مبارک کو کچھ حرکت دی پھر اٹھے اور آگے بڑھ کر اس گائے کو لکڑی چھبوا کر اٹھایا اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی وہ سیدھی زمین پر کھڑی ہو گئی جب اس عورت نے دیکھا کہ میری گائے مر گئی تھی اب کھڑی ہو گئی تو چلا اٹھی ارے لوگو رب کعبہ کی قسم یہ تو عیسیٰؑ ابن مریم ہیں راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپؑ لوگوں کی بھیڑ میں مل جل گئے تاکہ آپ کو کوئی پہچان نہ سکے اللہ ان پر اور ان کے آبائے طاہرین پر اپنی رحمت نازل فرمائے بصائر الدرجات جلد 4 باب 4 صفحہ 79 مطبوعہ ایران

جلد دوم صفحہ 292 الخراج و الجرائح جلد اول صفحہ 294  
 علی بن حکم نے بھی عبد اللہ بن مغیرہ سے ایسی ہی روایت کی ہے اصول  
 کافی جلد 1 صفحہ 484 مطبوعہ ایران  
 مناقب شہر آشوب جلد چہارم صفحہ 309 مطبوعہ ایران کشف الغمہ جلد دوم  
 صفحہ 411 مدینہ المعجاز صفحہ 441 مطبوعہ ایران ثاقب المناقب صفحہ 431 مطبوعہ

## حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے جابر مقصر وہ ہیں جو آئمہ طاہرین اور معرفت روح و امر جو  
 خداوند عالم نے ان پر فرض کی ہے اس میں تقصیر کرتے ہیں میں نے عرض کیا  
 میرے سردار معرفت روح کیا ہے۔ ارشاد فرمایا ان معصومین کی معرفت  
 جنہیں اللہ تعالیٰ نے روح کے ساتھ خاص فرمایا اور اپنا امر ان کے سپرد فرمایا  
 وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے خلق کرتے ہیں اور مردے زندہ کرتے ہیں اور  
 لوگوں کے مافی الضمیر کو جانتے ہیں علم ماکن و مایکون رکھتے ہیں قیامت تک  
 کے پیش آنے والے واقعات و حالات کو جانتے ہیں وہ اس لیے کہ یہ روح  
 امر اللہ سے ہے بس خداوند کریم جسے اس روح کے ساتھ خاص کر دے پس  
 وہ کامل و اکمل ہو گا ناقص نہیں وہ جو کچھ چاہے باذن اللہ کر سکتا ہے اور  
 باذن اللہ آن واحد میں مشرق و مغرب اور زمینوں سے آسمان تک جا اور آ  
 سکتا ہے۔

بحار الانوار جلد 26 صفحہ 14 تا 15 مطبوعہ بیروت

# حضرت امام علی رضا علیہ السلام

## اور احیاء امامت

ابراہیم بن سہیل سے روایت ہے کہ ایک دن میری ملاقات امام رضا علیہ السلام سے ہوئی جو کہیں سوار ہو کے جارہے تھے میں نے عرض کی مولاً اکثر شیعہ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کے والدؑ نے (آپ کی) وصیت نہیں کی اور اس مقام پر نہیں بٹھایا جس کے آپ مدعی ہیں (یعنی امامت) حضرتؑ نے فرمایا تیرے نزدیک امامؑ کی کیا نشانی ہے میں نے عرض کی کہ امامؑ وہ ہے جو غیب کی خبریں بتلائے آدمیوں کو مارے اور جلائے حضرت نے فرمایا میں یہ سب کچھ کرتا ہوں۔

پس سن تیرے پاس پانچ دینار ہیں تیری ایک عورت جس کو فوت ہوئے ایک سال ہو گیا جسے میں نے ابھی ابھی زندہ کیا ہے جو سال بھر تیرے پاس رہے گی۔ بعد میں اسے بلا لوں گا تاکہ تجھے پتہ چلے کہ میں بلا اختلاف امام ہوں یہ سن کر مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ امامؑ نے فرمایا اطمینان سے گھر چلے جاؤ۔ تو امن میں ہے پس میں اپنے گھر گیا۔ دیکھا عورت واقعتاً (فرمان امامؑ کے مطابق) زندہ بیٹھی تھی میں نے پوچھا کہ تو زندہ کیسے ہوئی اور تجھے لایا کون؟ وہ بولی کہ میں سوئی ہوئی تھی کہ ایک نوجوان (اس نے امام رضا علیہ السلام کا حلیہ بتلایا) نے آ کے کہا کہ اٹھ اور جا کے اپنے شوہر سے مل تجھے اللہ ایک بچہ عطا کرے گا راوی کہتا ہے کہ جیسے امامؑ نے فرمایا تھا ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا فرمایا۔

ملاحظہ فرمائیں دلائل الامامہ طبری ص مطبوعہ نجف اشرف  
صحفیتہ الابرار جلد دوم صفحہ 224 مطبوعہ بیروت  
مدینۃ المعارف صفحہ 406 مطبوعہ ایران  
شمس ولایت صفحہ 63 مطبوعہ ایران

امام رضا علیہ السلام کا موت و حیات پر تصرف  
صاحب انوار المجالس علامہ محمد حسین ابن عبداللہ شہرابی تحریر فرماتے  
ہیں۔

ایک دن مامون نے ایک عورت (جس کا ایک بیٹا تھا) کو پاس بلا کے  
اسے لالچ وغیرہ دے کر سمجھایا کہ اپنے بچے کو کفن پہنا اور تابوت کے اندر  
سلا کے اوپر سے چادر ڈال کر اسے مردوں کی طرح مسجد میں لا کر رکھیں اور  
امام رضا علیہ السلام سے جا کے کہیں کہ وہ آکر اس پر نماز پڑھائیں اور بچے کو  
دوران نماز اٹھنے کی تلقین کریں (تاکہ امام کی خفت ہو) پس وہ عورت سب  
کچھ (تیار) کر کے امام کی خدمت میں حاضر ہو کر نماز پڑھانے کیلئے دعوت دینے  
آئی۔ امام نے اسے بلا تکلف قبول فرمایا اور مسجد میں تشریف لائے تابوت  
کے پاس کھڑے ہو کے تکبیر کہہ کے نماز شروع فرمائی نماز ختم ہوئی وہ بچہ نہ  
اٹھا جسے دیکھ کے اس بوڑھی عورت کو بہت غصہ لگا کہ باوجود سمجھانے کے وہ  
(اس کا بیٹا) پڑا کیوں رہا۔ جب امام تشریف لے گئے تو اس لڑکے کی ماں  
تابوت کے پاس آ کے اسے ڈانٹنے اور کوسنے لگی کہ تو نماز کے درمیان اٹھا  
کیوں نہیں جب تابوت کے اندر دیکھا تو بچہ زندہ کی بجائے مردہ پڑا تھا یہ دیکھ  
کر وہ عورت سرپیٹتے اور گریہ زاری کرتے ہوئے حضرت کے پیچھے دوڑی اور

سارا ماجرا کہ سنایا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے عورت تجھے پتہ نہیں کہ جو بھی آل رسول (کی خفت کرے اس کا حشریوں ہی ہوتا ہے) عورت نے عرض کی من توبہ کر دم و فرزندم را از تو میخوایم کہ مولاً میں اپنے کئے پر نادم اور توبہ کرتی ہوں خدا را میرا بچہ لوٹا دیجئے میں تو اپنا بچہ آپ سے ہی مانگوں گی۔ چنانچہ مولاً تابوت کے پاس تشریف لائے اور اس لڑکے کو آواز دی وہ بچہ بحکم خدا زندہ ہو کر سلام کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور مولاً اسے جلا کے واپس گھر چلے گئے۔

ملاحظہ فرمائیں طریق البکاء ص 244 مطبوعہ ایران طبع جدید

### وارث اور ورثہ

آئمہ علیہم السلام کی زیارت میں وارد ہے اسلام علیک یا وارث عیسیٰ روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کمالات - علم غیب شفاء امراض خلق اور احیاء اموات کے وارث اہل بیت ہیں اگر یہ کمالات ان میں تسلیم نہ کرو گے مفہوم وارث بے معنی ہو جائے گا۔

# حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور احیاء امانت

## مسیحائی

احمد بن محمد حضرتؑ کہتے ہیں کہ امام محمد تقی علیہ السلام جب منزل زبالہ پر تھے وہاں ایک ضعیف عورت کو دیکھا جو مری ہوئی گائے پر رو رہی تھی حضرتؑ نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے وہ عورت کھڑی ہوئی اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا فرزند رسولؐ میں غریب عورت ہوں میرے پاس کچھ نہیں تھا میرا کل مال یہی گائے تھی جو مر گئی حضرت نے فرمایا تو چاہے تو اسکو زندہ کر دوں بڑھیا نے عرض کیا فرزند رسولؐ میں آپؐ کی مشکور ہوں گی حضرت دو رکعت نماز پڑھی اور پھر اپنے قدم سے مردہ گائے کو ٹھوکر ماری گائے زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی بڑھیا کہنے لگی آپؐ عیسیٰ ابن مریمؑ ہیں حضرتؑ نے فرمایا ایسا مت کہو ہم اللہ کے مکرم و مقرب بندے ہیں اور سید الانبیاء کے وصی ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں الثاقب فی المناقب ص 50 مطبوعہ ایران، مدینہ المعاجز ص 534

مطبوعہ ایران

# حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور احیاء امانت

## مثل عیسیٰ پرندہ خلق فرمایا

ہاشم بن زید سے روایت ہے کہ میں نے علی بن محمدؑ صاحب عسکر کو دیکھا کہ ایک مادر زادنا بیٹا کے پاس۔ تشریف لائے۔ اور اس کو ٹھیک کر دیا۔ اور میں نے حضرتؑ کو دیکھا کہ مٹی کا پرندہ بنایا اور اس میں پھونک مارا۔ وہ اڑنے لگا۔ میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کی لافرق بینک و بین عیسیٰ آپؑ میں اور عیسیٰؑ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ انا منہ وھو منی میں عیسیٰ سے ہوں اور عیسیٰ مجھ سے ہے۔

ملاحظہ فرمائیں عیون المعجزات ص 134

## گدھے کو زندہ کرنا

محمد بن سنان زاہری روایت کرتے ہیں کہ ابوالحسن علی بن محمدؑ علیم السلام حج کے لئے روانہ ہوئے جب واپس مدینہ لوٹ رہے تھے تو حضرتؑ نے ایک خراسانی کو دیکھا جو اپنے مردہ گدھے کے پاس کھڑا رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ میں اپنا سامان کس چیز پر لا دوں۔ امام علیہ السلام جب اس کے پاس سے گزرنے لگے تو حضرتؑ سے کہا گیا کہ یہ خراسانی آپ اہل بیتؑ کو دوست

رکھتا ہے۔ آپ مردہ گدھے کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بنی اسرائیل کی گائے مجھ سے زیادہ مکرم نہ تھی کہ بنو اسرائیل اس کے جسم کے ایک حصہ کو مردہ پر مارتے تھے۔ وہ مردہ زندہ ہو جاتا تھا۔ حضرتؑ نے اپنا دایاں پاؤں مردہ گدھے پر مارا اور فرمایا۔ قم باذن اللہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ۔ گدھے نے حرکت کی۔ پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ خراسانی نے گدھے پر اپنا سامان رکھ دیا۔ اس کو مدینہ میں لے آئے۔ جب حضرتؑ کا (مدینہ میں) گذر ہوتا تھا تو لوگ اپنی انگلیوں سے آپ کی طرف اشارہ کر کے کہتے تھے۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے خراسانی کے گدھے کو زندہ کیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں عیون المعجزات ص 135 - 134 مطبوعہ بیروت

### احیائے امانت

ابراہیم بن بلطلون کہتے ہیں کہ میں متوکل عباسی کا ملازم تھا مجھے اس نے پچاس غلام دیئے کہ میں ان کی تربیت کروں میں ایک سال تک ان کی تربیت کرتا رہا ایک دن حضرت امام علی نقی علیہ السلام متوکل کے دربار میں تشریف فرما تھے کہ اچانک متوکل نے مجھے حکم دیا کہ میں ان غلاموں کو ان کی قیام گاہ سے دربار میں لے آؤں جیسے ہی ان کو دربار میں لے کر آیا فلما بصرہ ابو الحسنؑ سجدوا لہم جیسے ہی انہوں نے مولا علی نقی علیہ السلام کو دیکھا حضرتؑ کے سامنے سارے کے سارے سجدے میں گر گئے اور انہوں نے متوکل کی کوئی پرواہ تک نہ کی جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھائے متوکل نے اشارہ کیا تو میں انہیں لے کر پردے میں چلا گیا کچھ دیر بعد مولا علی نقی علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے تو متوکل نے مجھے بلایا اور سختی سے کہا

اے بلطون یہ غلاموں نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم مجھے کچھ علم نہیں ہے متوکل نے کہا غلاموں سے پوچھو؟ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ ہم نے غلاموں سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگے یہ تو وہ ہستی ہیں جو ہر سال تبلیغ دین کے لیے ہمارے پاس آتے ہیں ہمارے پاس قیام فرماتے ہیں اور یہی وصی رسول ہیں متوکل نے کہا ان سب کو ذبح کر دو جلاد نے تمام غلام قتل کر دیئے بلطون کہتا ہے کہ میں دربار برخواست ہونے کے بعد حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی قیام گاہ پر حاضر ہوا خادم دروازے پر تھا وہ مجھے لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا جہاں حضرت تشریف فرما تھے حضرت نے فرمایا بلطون غلاموں کے ساتھ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا فرزند رسول وہ سارے ذبح ہو گئے حضرت نے فرمایا سارے؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم سارے امام نے ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ انہیں دیکھے؟ میں نے کہا جی ہاں فرزند رسول

حضرت نے ہاتھ بڑھا کر ایک پردہ کھنچا اور فرمایا اس کے اندر داخل ہو جاؤ میں نے دیکھا کہ وہ سارے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور پھل کھا رہے ہیں۔  
ملاحظہ فرمائیں صحیفہ الابرار جلد دوم ص 273 مطبوعہ بیروت۔ مدینتہ المعاجز ص 551 مطبوعہ ایران ثاقب فی المناقب 529 مطبوعہ ایران۔

# حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

## اور احیاء امانت

روایت کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ ابوہاشم نے حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام سے مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر دریافت کی۔

ثم اورثنا الكتب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد و منهم سابق بالخيرات باذان الله (سورہ فاطر ایت 32)

ترجمہ:- پھر ہم نے جنہیں اپنے بندوں میں سے اصطفیٰ کر لیا انہیں کتاب کا وارث بنا دیا۔ پس لوگوں میں سے کچھ تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ اللہ کے حکم سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں

آپؑ نے فرمایا اس آیت میں ظالم لنفسہ سے مراد وہ ہیں جو امام کا اقرار نہیں کرتے۔ مقتصد سے وہ مراد ہیں جو امام کی معرفت رکھتے ہیں اور سابق بالخیرات سے مراد خود امام ہیں۔

یہ سن کر میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ یہ بڑی چیز ہے جو آل محمدؑ کو اللہ نے عطا کی ہے اور یہ سوچ کر میں رونے لگا۔

آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا سنو آل محمدؑ کی عظمت شان جو تمہارے ذہن میں ہے اس سے ایک بڑی چیز ہے اور وہ یہ کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو اس نے تمہیں آل محمدؑ کے دامن سے متمسک رہنے کی توفیق عطا

فرمائی۔ قیامت کے دن جب تمام لوگ اپنے اپنے امام و سردار کے ساتھ  
بلائے جائیں گے تو تم آل محمد کے ساتھ محشور کیے جاؤ گے۔

تفسیر کنز الدقائق جلد دہم صفحہ 569

تفسیر نور الثقلین جلد چہارم صفحہ 364 مطبوعہ ایران

## وارث قرآن

آل محمد علیہم السلام وارثان کتاب خدا ہیں یہ وہ کتاب ہے جس کا  
یہ دعویٰ ہے

لوان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ  
الموتی بل اللہ الامر جمعیا

اس قرآن سے پہاڑ ہٹ جاتے ہیں مسافت ہو جاتی ہے اور مردے بول  
اٹھتے ہیں

جب ورثہ اس مقام کا حامل ہے تو وارث قرآن کتنی منزلت پر فائز ہو گا  
وارث قرآن کا امر ہو تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں وارث قرآن کا  
یہ مقام ہے کہ کائنات میں ہر جگہ حاضر و ناظر ہو قطعاً بہ الارض اس کے  
لئے ہے

وارث قرآن امر فرمائے تو مردہ زندہ ہو جائیں اس لیے کہ وارث قرآن اولی  
الامر ہے

## حضرت امام مہدی علیہ السلام اور احیاء امانت

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال اذا قام قائم آل محمد استخرج من ظهر الکعبة سبعة وعشرین رجلاً "خمسة وعشرین من قوم موسیٰ الذین یقضون بالحق وبه یعدلون وسبعة من اصحاب الکف و یوشع بن نون وصی موسیٰ ومومن آل فرعون وسلمان الفارسی و اباد جائته الا نصاری و مالک الا شتر آپ نے فرمایا جب قائم آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے تو آپ پشت کعبہ سے ستائیس آدمیوں کو قوم موسیٰ کے پچیس آدمیوں کو جو حق کے ساتھ عدل و فیصلے کیا کرتے تھے اور اصحاب کف میں سات آدمیوں کو اور یوشع بن نون وصی موسیٰ کو اور مومن آل فرعون کو اور سلمان فارسی ابو دجانہ انصاری اور مالک بن اشتر کو زندہ کر کے قبروں سے نکالیں گے۔ تفسیر العیاشی جلد دوم 32 مطبوعہ ایران - بحار الانوار جلد 52 صفحہ 346 مطبوعہ بیروت لبنان

کابلی نے حضرت امام علی ابن الحسینؑ سے روایت کی ہے کہ قال یقتل القائم علیہ السلام من اهل المدينته حقى ينتهى الى الا جفر ویصمیم مجاعته شديدة قال فیضجون وقد

نَبَتْ لَهُمْ ثَمَرَةٌ يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَيَتَزَوَّدُونَ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُهُ  
تَعَالَى شَانَهُ - (الایۃ) وَاِیتُهُ لَهُمُ الْاَرْضُ الْمِیْتَةُ اَحْیَاہَا  
وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَأْكُلُونَ (سورہ یُسین آیت  
(33)

ثم یسیر حتی ینتہی الی القادسیۃ وقد اجتمع  
الناس بالکوفۃ وبایعوا السفیانی  
آپؑ نے فرمایا = امام قائم علیہ السلام جب اہل مدینہ کو قتل کرتے ہوئے مقام  
اجفر تک پہنچیں گے تو آپؑ کی فوج شدید بھوک میں مبتلا ہوگی تو وہاں ان  
کیلئے پھلدار درخت اگیں گے اور وہ ان پھلوں کو کھائیں اور ان ہی سے زاد  
سفر میا کر لیں گے اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے  
ترجمہ آیت = اور ان کیلئے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ جس کو ہم نے  
زندہ کیا اور ہم نے اس میں سے اناج کو نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں (سورہ یسین 33)

ترجمہ روایت = پھر وہاں سے چل کر قادسیہ پہنچیں گے ادھر کوفہ میں  
بہت سے لوگ جمع ہوں گے اور سفیانی کی بیعت کر لیں گے۔  
بحار الانور جلد 52 --- 387 مطبوعہ بیروت لبنان

ہر شے مطیع ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا  
یس من شئ الا و هو مطیع لہم حضرت صاحب الزمان علیہ  
السلام جب ظہور فرمائیں گے تو وقت ظہور کوئی ایسی شے نہیں جو ان کے  
مطیع نہ ہو۔ اثبات الہدایہ جلد 6 صفحہ 450

## احیاء اموات

کے متعلق علماء اہل سنت کے تائیدی بیانات

### کرامات کی قسمیں

علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات کبریٰ میں بیان کیا ہے کہ کرامتوں کی کی بہت سی قسمیں ہیں

(۱) مردوں کا زندہ کرنا اور دلیل میں ابو عبیدہ بصری کا قصہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک جنگ میں اللہ تعالیٰ سے یہ یہ دعا کی تھی کہ ان کی سواری کو زندہ فرما دیں اور حق تعالیٰ نے (اسکو انکی دعا سے) زندہ فرمایا تھا اور مفرج و مایمی کا قصہ ذکر کیا ہے انہوں نے بھنے ہوئے پرندوں کے بچوں کو فرمایا تھا کہ اڑ جاؤ تو وہ اڑ گئے تھے اور شیخ ابدال کا قصہ لکھا ہے کہ انہوں نے مری ہوئی بلی کو آواز دی تو وہ ان کے پاس آگئی اور شیخ عبدالقادر کی حکایت لکھی ہے کہ آپ نے گوشت کھا لینے کے بعد مرغ کی ہڈیوں کو فرمایا کہ اس خدا کی اجازت سے اٹھ کھڑی ہو جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرماتے ہیں تو مرغ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور شیخ ابو یوسف دہمانی کا واقعہ کہ آپ ایک مردہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی اجازت سے اٹھ جا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر عرصہ دراز تک زندہ رہا اور شیخ زین الدین فاروقی مشافعی مدرس شامیہ کا قصہ بھی لکھا ہے جس کے متعلق علامہ سبکی یہ کہتے ہیں کہ میں نے اس قصے کو ان کے صاحبزادہ اللہ تعالیٰ کے ولی شیخ فتح الدین یحییٰ سے سنا ہے کہ ان کے گھر میں

ایک چھوٹا بچہ چھت سے گر گیا اور مر گیا تھا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا تھا ان سب واقعات کی نقل کرنے کے بعد سبکی کہتے ہیں کہ کرامات کی اس قسم میں جو جو واقعات بیان کئے جاتے ہیں چونکہ وہ بہت زیادہ ہیں اس لئے ان سب کے ضبط کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے

2- مردوں کا بات چیت کرنا اور یہ قسم تو پہلی قسم سے بھی زیادہ واقع ہوئی ہے اسی قسم کا ایک واقعہ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ اور پھر عبدالقادر اور ایک جماعت سے روایت ہے جن کے آخری بزرگ علامہ تاج الدین سبکی کے والد ماجد حضرت شیخ امام تقی الدین سبکی ہیں۔

اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اس امت میں تین باتیں ایسی پائی ہیں کہ اگر وہ نبی اسرائیل میں ہوتیں تو کوئی امت انکی شریک و سیم نہ ہو سکتی ہم نے پوچھا کیا کیا فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صفہ میں تھے کہ ایک عورت ہجرت کر کے آئی۔ ساتھ میں اس کا ایک بالغ لڑکا بھی تھا کچھ ہی دن ٹھہری تھی کہ اس کے لڑکے کو مدینہ منورہ میں وبا لگ گئی لڑکا چند روز بیمار رہ کر مر گیا حضور نے اس کی آنکھیں بند فرمادیں اور تجنیز و تکفین کا حکم فرمایا ہم لوگوں نے غسل دینے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ انس اس کی والدہ کے پاس جاؤ اور اس کے اطلاع کرو میں گیا اور اطلاع کر دہ وہ آئی اور اس کے پیروں کے پاس بیٹھ گئی پھر اس نے اس کے دونوں پاؤں پکڑ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ میں آپ کے لئے بخوشی اسلام لائی ہوں اور بتوں کو نفرت کر کے چھوڑ آئی ہوں اور اپنی رغبت سے آپ کی طرف ہجرت کر آئی ہوں اے اللہ آپ میری مصیبت سے

بتوں کو پوجنے والوں کو خوش نہ فرمائیے اور مجھ پر اس مصیبت کا اتنا بار نہ ڈالئے جس کے برداشت کی مجھ میں طاقت نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس کی بات بھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ لڑکے نے پیر ہلائے اور چہرہ سے کپڑا ہٹا دیا اور پھر حضور اقدس ﷺ کی رحلت تک زندہ رہا اور یہاں تک کہ اس کی ماں بھی مر گئی۔ ملاحظہ فرمائیں جمال الاولیا صفحہ 61 مطبوعہ ملتان

### محمد بن مسلم بن عبدالرحمن قنطری

بہت بڑے صوفی مریدوں کی تربیت کرنے والے بڑے بڑے متقیوں اور زاہدوں کے پیر ہیں حضرت جنید کے مشائخ میں سے ہیں آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ آپ کا ایک بھانجا تھا آپ نے اس کو دیکھا کہ ڈھول وغیرہ سے کھیل رہا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی اسے موت دیدیں وہ اسی روز مر گیا اور آپ کی وفات 260ھ میں ہوئی ہے اسکو منادی نے بیان کیا ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہ آپ کی کرامتوں میں سے وہ ہے جس کو بیہقی نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان میں داخل ہوئے تو آپ نے با آواز بلند فرمایا اے قبروں والو اسلام علیکم ورحمۃ اللہ یا تو تم ہم کو اپنی خبریں بتاؤ یا ہم تم کو بتائیں حضرت سعید فرماتے ہیں ہم نے یہ آواز سنی اے امیر المومنین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ ہم کو بتائیے ہمارے بعد کیا کیا ہوا آپؑ نے فرمایا تمہاری بیویوں نے نکاح

کر لئے تمہارے مال تقسیم کر لئے گے تمہاری اولاد یتیموں کے زمرہ میں شمار کر لی گئی اور وہ مکانات جن کو تم نے بنایا تھا ان میں تمہارے دشمن رہنے لگے یہ تو ہمارے پاس کی خبریں ہیں تمہارے پاس کیا کیا خبریں ہیں ایک مردے نے جواب دیا ہمارے کفن پھٹ چکے ہیں بال بکھر گئے ہیں کھالیں پر آگندہ ہو چکی ہیں آنکھیں رخساروں پر بہہ پڑی ہیں ناک کے نتھنے رادا اور پیپ سے بہہ رہے ہیں جو کچھ کیا تھا وہ پالیا جو چھوڑ دیا تھا اس کا خسارہ اٹھایا اور اب ہم رہن ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب جمال الاولیاء صفحہ 45 مطبوعہ ملتان

## محمد بن مسلم بن عبد الرحمن قنطری

تصرفات ولی

شیخ محمد آوانی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت شیخ (عبد القادر جیلانیؒ) کی خدمت میں ایک عورت نے عرض کی کہ میرے بچے کو آپ سے قلبی لگاؤ ہے اس لئے اس کے حق سے دستبردار ہو کر اس کو آپ کی اور اللہ کی سپردگی اس دیتی ہوں چنانچہ حضرت شیخؒ نے اس کی عرض گزشتہ قبول فرمائی اور اس بچہ کو اسلاف کے طریقہ پر مجاہدات اور ریاضتیں کرینا حکم دیا کچھ عرصہ کے بعد جب اس لڑکے کی ماں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ اس کا بچہ بہت لاغر اور کمزور ہو گیا ہے اور صرف ایک جو کی ٹکیہ اس کو غذا میں ملتی ہے جب حضرت کے پاس پہنچی تو دیکھا کہ حضرت کے سامنے برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جس کو آپ تناول فرما چکے ہیں یہ دیکھ کر اس عورت نے کہا اے شیخ آپ نے خود تو مرغی کھاتے ہیں اور بچہ کو جو کی روٹی

کھلاتے ہیں اس وقت حضرت نے ہڈیوں پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا  
 قم باذن اللہ یعنی اللہ کے حکم سے آٹھ  
 مرغی نے اپنی اصلی حالت میں کھڑے ہو کر کلمہ طیبہ پڑھا اور کہا والشیخ  
 عبدالقادر ولی اللہ پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا جب تیرا بچہ یہ مقام  
 حاصل کر لیگا تو پھر جو جی چاہے کھا سکتا ہے

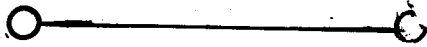
### اولیاء کا تصرف حیات اور ممات میں یکساں

جمہیر علماء اور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اولیاء اللہ جو صاحب  
 تصرف نام ہوتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ منتخب فرما کر اپنے بندگان خاص میں  
 شامل کرتا ہے ان سے تصرفات خوارق عادات جو حیات میں صادر ہوتے ہیں  
 وفات کے بعد بھی ظہور میں آتے ہیں ان میں سیدنا شیخ حضرت  
 عبدالقادر جیلانیؒ اور چار شیوخ سادات صلحاء سے ہیں جو خدا کے حکم سے  
 مردے کو زندہ مادر زاد اندھے کو بینا اور مبروص کو اچھا کر دیتے ہیں ان میں  
 غوث الصمدانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سید احمد رفاعی شیخ علی بن ہیتی اور شیخ  
 بقابن بطو شامل ہیں

ملاحظہ فرمائیں قلائد الجواہر ص 134 تا 135 مطبوعہ کراچی

# قم باذنی

گل حسن شاہ قادریؒ تحریر فرماتے ہیں  
 (ایک بادشاہ کا لڑکا مر گیا اس کے دربار میں حضرت شمس تبریز کو لایا گیا  
 کہ مثل عیسیٰؑ مردہ زندہ کریں)  
 حضرت شمس تبریز نے تین بار فرمایا قم باذن اللہ  
 مگر لڑکے نے جنبش نہ کی آخر غصہ میں آکر ایک ٹھوکر ماری اور کہا قم باذنی  
 شنوارہ اسی دم کھڑا ہو گیا  
 ملاحظہ فرمائیں تذکرہ غوثیہ ص 381 مطبوعہ لاہور



## خلاصہ تحقیق

ہم نے حضرات محمد وال محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اذن امر سے احیاء اموات کی احادیث و روایات کتب معتبرہ سے زیب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

جہان ہستی کے تمام امور خواہ موت ہو یا حیات خلق ہو یا رزق شفاء ہو یا امراض یا اجال غرض جمیع امور تکوین خلفیتہ اللہ کے دست مبارک سے انجام پاتے ہیں۔ بجانب اللہ مشیت ربانی اور ارادہ صدانی کے تحت نظام عالم چلا رہا ہے جہان ہستی اس کے دست تصرف میں ہے

آیت اللہ المرحوم السید خمینی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ان هیولی عالم الالمکان کان مسخرہ تحت یدی  
الولی یقلبہا کیف یشاء مصباح الہدیہ صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ ایران  
ہیولی عالم امکان حضرت ولی اللہ الاعظم علیہ السلام کے دست مبارک میں ہے اور وہ اس کو جیسے چاہتا ہے منقلب کرتا ہے اس کو چلاتا ہے  
متصرف فی العوالم ہے جمیع کائنات و مافیہا پر اس کی حکومت ہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد  
والحمد للہ الذی اختیار لنا محاسن الخلق و اجرہ  
علینا طبیبات الرزق و جعل لنا الفضیلۃ بالملکۃ علی

جميع الخلق فكل خلقيته منقادہ لنا بقدرہ و صائرہ  
الی طاعتنا بعزته

تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے خلقت و آفرینش کی تمام  
خوبیاں ہمارے لیے منتخب کیں اور پاک و پاکیزہ رزق کا سلسلہ ہمارے لئے  
جاری کیا اور ہمیں غلبہ تسلط دے کر تمام مخلوقات پر برتری عطا کی چنانچہ تمام  
کائنات اس کی قدرت سے ہمارے زیر فرمان اور اس کی قوت و سر بلندی کی  
بدولت ہماری اطاعت پر آمادہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں صحیفہ کاملہ 95 مترجم مفتی جعفر حسین مرحوم

یہ امام علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان ہے جس کا انکار خروج ایمان  
کا باعث ہے اس پر ایمان لانا اور ولایت تکوینی کا اقرار کرنا واجب ہے جب  
کل کائنات آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے تابع ہے تو ملائکہ مومنین ہوں  
یا مدبرات امور جبرائیل و میکائیل و ہذا سرافیل و عزرائیل تمام فرشتے خواہ  
علوی ہو یا سفلی ارضی ہوں یا سماوی ان کی ڈیوٹی تخلیق پر ہو یا تقسیم رزق پر  
حیات پر ہو یا موت پر سب مدبرات امور تابع امام ہیں لہذا امام جب چاہے  
اور جس وقت چاہے حیات ممات پر تصرف فرماتا ہے ملائکہ مدبرات امور  
ہمہ وقت ان ذوات مقدسہ کے اذن و امر کے پابند ہیں جیسا کہ احادیث شریفہ  
سے مستفاد ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین سر اللہ فی العالمین علیہ السلام کا  
فرمان واجب الاذعان

انا حجتہ اللہ علی خلقہ من اهل سماواتہ وارضہ ولا

فی السما ملک یخطو قدماً" عن قدم الابدانی فی یرتاب  
المبطلون

ملاحظہ فرمائیں القطرہ جلد اول صفحہ 94 مطبوعہ نجف اشرف  
میں اللہ کی مخلوق پر حجت ہو جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور آسمانوں  
پر کوئی فرشتہ ایک قدم بھی میرے اذن کے بغیر نہیں اٹھاتا حضرات آئمہ  
ہدیٰ کے حاکم ملائکہ ہونے کے متعلق کشیدہ احادیث وارد ہیں جو ہم نے  
شواہد الولایت اور دلائل الولایت میں درج کی ہیں وہاں رجوع فرمائیں۔

### تسخیر کائنات

عماد السالکین رئیس المحققین سرکار علامہ السید  
علی خان بن السید احمد حسینی قدس سرہ کا بیان حقیقت ترجمان  
حضرت امام سجاد علیہ السلام کے مذکورہ بالا فرمان واجب الاذعان  
جعل لنا الفضیلۃ بالملکۃ علی جمیع خلقۃ کی شرح  
کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حدیث قدسی میں خداوند عالم نے فرمایا خلقت الاشیاء  
لا جعلک و خلقتک لاجلی کہ میں نے تمام اشیاء عالم کو آپؐ  
کے لیے خلق فرمایا ہے اور آپ کو صرف اپنے لیے خلق فرمایا نیز یہ فرمایا  
لولاک لما خلقت الافلاک اور حضرت رسول خدا ﷺ نے  
حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ اگر ہم نہ ہوتے خدا نہ آدم کو خلق  
کرتا نہ حواء نہ جنت نہ درزخ نہ آسمان نہ زمین نہ مخلوقات عالیہ نہ مخلوقات  
سافلہ تمام عالم امکان انسان کامل (محمد ﷺ) کے تابع ہے جیسا کہ ارشاد

خداوندی ہے سخر لکم اللیل وانهار و الشمس القمر  
 مسخرات بامرہ ہم نے دن رات اور سورج چاند کو تمہارے تابع کر دیا  
 ہے اپنے امر سے دوسری جگہ ارشاد سبحانہ تعالیٰ ہے سخر لکم مافی  
 السموات والارض اور جو کچھ زمین و سموات میں ہے وہ سب انسان  
 کامل بلکہ کامل و اکمل اور اکمل تر (محمد و آل محمد علیہم السلام) کے تابع  
 ہے۔

## ملائیکہ بھی تابع ہیں

پھر فرماتے ہیں  
 اور ملائیکہ مدبرات امور سب کے سب ان ذوات نوریہ کے تابع اور  
 خاوم ہیں خواہ وہ آسمانوں پر موکل ہوں یا زمینوں پر ان ذوات قدسیہ کے مطیع  
 ہیں  
 ملاحظہ فرمائیں ملخصاً "ریاض السالکین" صفحہ 57 مطبوعہ  
 مشہد مقدس ایران

## آیت اللہ میرزا محمد تقی اصفہانی فرماتے ہیں

الولایۃ التکوینہ فہی عبارة عن تسخیر  
 المکونات والکائنات الامکانیہ تحت ارادتهم ومشیتهم  
 بحیثیت تصیر فی طاعتهم اختیارهم وینفذ امرهم  
 فیہا

ولایت تکوینہ اس سے عبارت ہے کہ جمیع کائنات و مکونات عالم امکان  
 ان ذوات قدسیہ کے ارادہ اور مشیت کے تابع ہے اور جہان ہستی میں ان کا

امرنافذ ہے بحول اللہ و قوتہ جیسا کہ زیارت حجت ارواحناله الفداء میں وارد ہے مامناشی الاوانتم له السبب (زیارت ندبہ معروفہ بحار جلد 102 صفحہ 93 ہر شے کا سبب یہ ہی ہیں اور حقیقت میں یہ ذات قدسیہ علیہم السلام مظاہر اسما و صفات خدا ہیں ان کا فعل اس کا فعل اور ان کا قول اس کا قول ہے اور یہ مرتبہ ولایت تکوینہ ان کی ذات سے مختص ہے یہ ان کی ذوات نورانیہ نفوس قدسہ کے تقاضے کے مطابق ہے اور کوئی اس پر فائز نہیں ہو سکتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں ولایتہ الاولیاء صفحہ 45 / 44 مطبوعہ ایران شہادت ثالثہ مقدسہ صفحہ 358 مطبوعہ ایران

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام اور ولایت تکوینیہ  
 اول:- سرکار آیتہ اللہ العظمی السید حسن الحجت  
 حوزہ علمیہ قم۔

ولایت تکوینی و تشرعی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں ولایت تکوینی اور ولایت تشرعی دو جداگانہ خصوصیات ہیں اور کسی موقع پر بھی ولایت تشرعی کو ولایت تکوینی سے جدا نہیں کیا جاسکتا اس دلیل پر کہ انبیاء علیہم السلام اپنی رسالت کے ثبوت میں معجزات سے کام لیتے ہیں اور معجزات ولایت تکوینی سے عبارت ہیں اسی بناء پر تکوینی اور تشرعی دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

(غالی و قالی کے بعد) تیسرا گروہ ان کا ہے جو افراط و تفریط دونوں سے دامن بچا کر حدود وسط میں قائم ہیں صراط مستقیم پر گامزن ہیں یہ لوگ قرآن پاک کے منطقی دلائل اور حس و شہود کی بنیاد پر انبیاء اور اوصیا علیہم

السلام کو خدا کے بندے تسلیم کرتے ہیں لیکن یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ بزرگوار حق تعالیٰ کی طرف سے علوم نبوت و امامت کے دارا ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بن کر بندوں کی ہدایت پر مبعوث ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے سے ولایت تکوینی کے بھی حامل ہیں جو تمام ممکنات کا جز ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی مادی وسیلے کے بغیر اللہ کی مخلوقات اور موجودات پر تصرف فرماتے ہیں معنی یہ کہ تمام مخلوقات پر انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کا اقتدار و تصرف کا حق خدا کے حکم سے خدائے تعالیٰ کے حق تصرف کی طرح جاری رہتا ہے اندھوں کو بینائی عطا کرتے ہیں بیماروں کو شفا بخشتے ہیں مردوں کو زندہ کرتے ہیں غیب کی خبریں دیتے ہیں زمان و مکان کا کوئی حجاب ان کے حق تصرف میں مانع نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ اپنی موت کا علم بھی رکھتے ہیں اور دوسروں کے لیے ان کے موت کے اوقات اور نوعیت کی خبر بھی کرتے ہیں اسی بناء پر یہ کہنا حق ہے کہ یہ بزرگوار جو بھی اقتدار اور صلاحیت رکھتے ہیں وہ انہیں اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے

اور یہ کہ یہ بزرگوار ایک لمحہ بھی خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے اور نہ حکم خدا سے سرتابی کرتے ہیں سرتابی کرنا تو درکنار سرتابی کرنے کا تصور بھی نہیں کرتے اور انبیاء اپنی نبوت اور اوصیاء اپنی امامت کے دور ہیں خدا کی بارگاہ عظمت و عزت سے عطا کئے ہوئے دستور دین پر جو حکمت بالغہ الہیہ نے ان کے لیے اور ان کی امت کے لیے مناسب اور مفید قرار دیا ہے عمل پیرا رہتے ہیں اور اس پر عمل کروانے میں کوشاں رہتے ہیں اور اپنی اس پر خلوص کوشش میں ہمہ اقسام کے مصائب اور بلیات سے دوچار ہوتے ہیں چاہے اس کو ناقص عقل والے انسان پسند کریں یا نہ کریں خلاصہ یہ کہ اپنی ذات سے کوئی چیز رکھتے ہیں اور نہ کوئی کام کرتے ہیں بلکہ اپنے مبداء اعلیٰ

حضرت سبحانہ تعالیٰ سے ارتباط رکھنے کی وجہ سے ہر چیز رکھتے ہیں اور ہر قسم کی قدرت و طاقت کی بناء پر جسے ولایت تکوینی کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے اختیارات کا ممکنات اور موجودات پر تصرف کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں

دلائل الولاية صفحہ 13 تا صفحہ 14 مطبوعہ ایران

## ولایت سلب نہیں ہوتی

استقلال تفویضی یا تبعی اس کا مطلب یہ ہے کہ عالم کے تمام موجودات میں سے ہر موجود اللہ تعالیٰ کے تفویض کردہ فریضے کی بجا آوری میں مستقلاً "مصرف اور مشغول رہے اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے فیوض الہیہ کے تجدید کی ضرورت محسوس نہ کرے یعنی تخلیق کے وقت خدا کی طرف سے جو فیض عطا ہوا ہے وہ مستقل ہے اور جس طرح پاسپورٹ یا اور دوسرے لائسنس کی ان کی مدت کے اختتام پر تجدید کرانی پڑتی ہے تفویض الہیہ میں ایسے اندیشے نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر ملائک ساواتی میں سے چار فرشتوں کو امور دنیاوی کے لیے موکل بنا دیا گیا ہے حضرات جبرائیل میکائیل عزرائیل و اسرافیل علیہم السلام اور دوسرے ملائکہ جو مخصوص کاموں پر متعین کئے گئے ہیں یا افلاک سیارے اور ستارے وغیرہ چونکہ من جانب اللہ ان کے فرائض کے ساتھ انہیں عمل کے مستقل اختیارات عطا کر دے گئے ہیں یہ مخلوق اپنے اپنے فرائض کی بجا آوری میں مسلسل مصرف و مشغول رہتی ہے اور ان کی صلاحیتوں میں کمی و بیشی نہیں ہوتی اور نہ رک کر اللہ تعالیٰ سے اپنے فرائض کی تجدید کرانی پڑتی ہے اس سے واضح ہو گیا کہ جو کام حق تعالیٰ کی جانب سے انہیں تفویض ہو

گیا ہے اور ان کاموں کی بجا آوری کے لیے مخصوص صلاحیتیں عطا کر دی گئیں تو یہی پہلی سپردگی ان کے لیے کافی اور مکمل ہے اور ان کی طاقتیں محتاج تجدید نہیں۔

بالکل اسی طرح انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام جن کو خدا کی مشیت سے عالمین کے امور کے لیے ولایت تکوینی عطا ہو چکی ہے یہ بزرگوار اپنی اس طاقت کو عالم کے امور کے لیے تصرف میں لاتے ہیں اور انہیں عطا شدہ فیضان اول ہی کے تصرف کے لیے کافی ہے اور کسی موقع پر اس کی تجدید کی ضرورت داعی نہیں ہوئی۔

ملاحظہ فرمائیں

دلائل الولايت صفحہ 14 مطبوعہ ایران

## ولايت تکوينه اور تصرف في العالم

سرکار ایتہ اللہ العظمیٰ السید حسن المجتہد الکوه کمریؒ تحریر فرماتے ہیں۔

بغیر مادی وسائل کے استعمال کے امور عالم امکان میں تصرف کرنا ولایت تکوینی کا معجزہ کہلاتا ہے۔ معجزہ اس لیے ضروری ہے تاکہ متعصب دماغ اور کافرانہ مزاج والے افراد اس کا مشاہدہ اور ادراک کر سکیں اس سے ان کے مقابلے میں وہ معجزہ حق کی روشن دلیل قرار پائے واضح رہے کہ حسی دلیل ہر مدعی کی زبان بند کرنے کی واضح دلیل ہے اور ہر دعویٰ کے سرکوبی کا ہتھیار ہے کیونکہ آدمی چاہے وہ اسفل ترین درجے کا اور علم و فہم سے کورا ہو ضد اور ہٹ دھرمی اور تعصب پر ڈٹا ہوا نہ رہے تو ان معجزات کے ادراک سے

فطرتاً حق کو تسلیم کرتے پر مائل ہو جاتا ہے۔  
ملاحظہ فرما ہیں دلائل الالایتہ صفحہ ۸۱ مطبوعہ ایران

## چہارم تصرفات کا منکر جاہل ہے

سرکار علامہؒ فرماتے ہیں

میں اولیا اللہ علیہم السلام کی ولایت کے مقام اعلیٰ کے بیان کرنے کے ضمن میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب ان اولیاء اللہ سے ان کے فیوض الہیہ سے کسی کو کچھ فیض مل جاتا ہے تو اس سے کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے تو یہ قیاس کرنا کہ یہ انوار مطہرہ و مقدسہ جو فیضان الہی سے مالا مال ہیں اگر امور عالم میں تصرف نہیں کر سکتے اور نہ اپنی حیات و موت کی خبر رکھتے انتہائے جمالت اور بد بختی کی دلیل ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

دلائل الالایت صفحہ ۴۱ مترجم مطبوعہ کراچی

ہم نے حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کی احادیث متکثرہ و ارشادات متضافرہ کی روشنی میں ان ذوات مقدسہ کی ولایت تکوینہ کلیہ فضائل ظاہریہ و باطنیہ اور معارف نورانیہ دلائل قاہرہ و براہین باہرہ سے ثابت کر دیے ہیں۔ اس رسالہ شریفہ و عجالہ منیفہ میں منکرین فضیلت کے ہر قسم کے شبہات باطلہ و نظریات فاسدہ کا کماحقہ رد کر دیا ہے۔

بجملہ اللہ ہم پورے وثوق سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ کہا ہے وہ سب احادیث محمد و آل محمد علیہم السلام سے ماخوذ ہے۔ اور ان کی فرمائشات مبارکہ کے مطابق ہے۔ اور معصومین علیہم السلام کا فرمان واجب الاذعان

ہے اور ہر قسم کی خطاء و نسیان سے پاک ہے اور حق ہے ہم حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کو جمیع کائنات کے لئے علت العلل مانتے ہیں باذن اللہ متصرف فی العالم اور بامر اللہ مدبر الامور مانتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ ذوات مقدسہ باذن اللہ جمیع الامور پر تصرف رکھتے ہیں خواہ خلق ہو یا رزق موت ہو یا حیات سب ان کے حکم سے ہے۔ اور پوری کائنات ان کی مطیع و تابع ہے اور وہ اللہ کی طرف اس کی مخلوق پر حجت خدا ہیں۔  
اور اسی حجت اللہ کی معرفت کے لیے صبح و شام دعا کرتے ہیں

## دعا مبارکہ

اللهم عرف فنی نفسک فانک ان لم تعرف فنی نفسک لم  
اعرف نبیک اللهم عرف فنی رسولک فانک ان لم تعرف فنی  
رسولک لم اعرف حجتک اللهم عرف فنی حجتک فانک  
ان لم تعرف فنی حجتک ضللت عن دینی

ملاحظہ فرمائیں بحارا الانوار جلد 95 صفحہ 226 مطبوعہ ایران چاپ جدید

یا اللہ مجھے اپنی معرفت عطا فرما اگر تیری معرفت نہ ہوئی تو میں تیرے  
نبی کو نہیں پہچان سکوں گا اے اللہ مجھے اپنے رسول کی معرفت نصیب فرما  
اگر تو نے اپنے نبی کی معرفت نہ کرائی تو میں تیری حجت کو نہ پہچان سکوں گا  
اللہ مجھے اپنی حجت کی معرفت نصیب فرما اگر مجھے اپنی حجت کی معرفت نہ تو  
میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

بارگاہ خداوندی میں ہماری دعا ہے اے اللہ مومنین کرام و موالیان  
کے قلوب کو حجت اللہ کی معرفت نورانیہ سے منور فرما ہماری  
صفوں میں اتحاد فرما ہمیں شردشمنان (نواصب و خوارج و مقصرین) سے

محفوظ فرما رینا تقبل منا انک انت السميع العليم بجاہ  
محمد والہ الطہیین الطاہرین

السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

بعد سے پھر 5 بجے ربیع الثانیہ 1420ھ

بیت الزہراء

494 سٹریٹ نمبر 106

سکینز آئی 8/4 اسلام آباد پاکستان

# فہرست مطالب

خطبہ

5

9

تمہید سدید

29

مقدمہ اول

55

مقدمہ دوم

62

احیاء امامت اور آنحضرت ﷺ

70

احیاء امامت اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا السلام علیہا

74

احیاء امامت اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام

108

احیاء امامت اور حضرت امام حسن علیہ السلام

115

احیاء امامت اور حضرت امام حسین علیہ السلام

120

احیاء امامت اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

126

احیاء امامت اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

135

احیاء امامت اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

147

احیاء امامت اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

149

احیاء امامت اور اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام

152

احیاء امامت اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

153

احیاء امامت اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام

156

احیاء امانت اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

158

احیاء امانت اور حضرت امام مہدی صاحب الزمان علیہ السلام

160

احیاء الموات کے متعلق علماء اہل سنت کے تائیدیات

166

خلاصہ تحقیق

## مصادر تحقيق

- |                                    |                           |
|------------------------------------|---------------------------|
| 1- قرآن مجيد                       | 19- تجر القمه             |
| 2- تفسير البرهان                   | 20- الحكومت الاسلاميه     |
| 3- تفسير اطيب البيان               | 21- عماد الاسلام بالواسطه |
| 4- تفسير مرآة الانوار              | 22- عيون المعجزات         |
| 5- تفسير بحر الفرائب وكنوز الحقائق | 23- مدينته المعاجز        |
| 6- تفسير فرات كوفي                 | 24- حار الانوار           |
| 7- تفسير نمونه                     | 25- اصول كافى             |
| 8- تفسير صافى                      | 26- بصائر الدرجات         |
| 9- نور الثقلين                     | 27- مختصر البصائر الدرجات |
| 10- مفاتيح الجنان                  | 28- احسن الفوائد          |
| 11- كفاية الموحدين                 | 29- اصول الشريعه          |
| 12- حقائق الاسرار                  | 30- احتجاج طبرسى          |
| 13- نفس الرحمان                    | 31- ينابيع المعاجز        |
| 14- بحر المعارف                    | 32- صحيفته الابرار        |
| 15- طوابع الانوار                  | 33- عيون اخبار الرضا      |
| 16- رياض السالكين                  | 34- حق اليقين             |
| 17- لوايح الحيينه                  | 35- اسرار ولايت           |
| 18- شرح زيارت جاهه كبيره           | 36- دلائل الولايت         |

- |     |                                 |     |                   |
|-----|---------------------------------|-----|-------------------|
| 37- | الانوار الهدايت                 | 55- | الفضائل           |
| 38- | منصب الامت                      | 56- | جامع المصاب       |
| 39- | ازالته الحقا                    | 57- | نظم الزهرا        |
| 40- | مولعظ حسنه                      | 58- | شمرأة الحيواة     |
| 41- | طوالع الانوار                   | 59- | الثاقب في المناقب |
| 42- | انوار اليقين                    | 60- | كشف النمه         |
| 43- | ومعته السكبه                    | 61- | شمس ولايت         |
| 44- | معاني الاخبار                   | 62- | طريق البكا        |
| 45- | حيات حبيب ابن مظاهر             | 63- | اسرار المعراج     |
| 46- | موسع المشموم بالواسطه           | 64- | القطره            |
| 47- | اثبات الهدايت                   | 65- | رياض السالكين     |
| 48- | الخروج والجرائح                 | 66- | جمال الاولياء     |
| 49- | رياضين الشريعه                  | 67- | قلامد الجواهر     |
| 50- | تخته المجالس                    | 68- | تذكرة غوشيه       |
| 51- | دلائل الامامت                   | 69- | دلائل الولايات    |
| 52- | عظمت صديقه الكبرئى              | 70- | ولاية الاولياء    |
| 53- | انوار الموهاب                   | 71- | شهادت ثالثه مقدس  |
| 54- | مناقب ابن ابى طالب ابن شهر آشوب |     |                   |



مَجْدُ الْأَسْلَامِ عَلَّامَةُ آغا السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَسَنِ الْمَوْسَوِيِّ  
الْمَشْهُدِيِّ

ہماری جدید مطبوعات

## \* احقاق الحق و ابطال الباطل \*

اصلاح الرسوم الظاہرہ کا جواب

مہدی آخر الزمان علیہ السلام

\* علم شہادت اور معصومین \*

حصول مراد

\* معرفت نفس الہیہ \*

تجلیات ولایت

\* نامہ آدمیت (جز دوم) \*

برہان المبین

کشف الحجاب ————— زیطبع

اسرار غیبی

\* حلیقۃ المعاصر \*

\* کفایت المؤمنین \*

ولایت الہییت کے بنیادی عقائد پر مبنی شب و روز کے اعمال  
ہر مؤمن و مولیٰ کے گھر جس کا ہونا ضروری ہے

پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵  
اسلام آباد - پاکستان

دار التبلیغ الجفریہ